خطبات

حقوق الوالدین والاولاد

مصنف
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ

ناشر
حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید موڑ امین آباد گوجرانوالہ 0300-6433008

ابوالحسن محمد معاذ راشدی
بلانواله سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبات

حقوق الوالدین والاولاد

مصنف
ابوحنظلہ محمد نواز جمیہ

ناشر
حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید و سنت موڑ امین آباد گوجرانوالہ 0300-6433008

نام کتاب	....	خطبات حقوق الوالدین والاولاد
مصنف	....	ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ
ناشر	....	حنظلہ اکیڈمی
اشاعت اول	....	جون 2009ء
ڈیزائننگ	....	سعید احمد ناز خطاط
کمپوزنگ	....	عبدالروف
قیمت	....	200/- روپے

ملنے کے پتے

- اسلامی اکادمی الفضل مارکیٹ 17 اردو بازار لاہور
- مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ بالمقابل رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور
- مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ
- والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد

فہرست مضامین

حقوق والدین

عظمت ماں

حقوق اولاد

نام کس طرح رکھیں؟

اسلامی پردہ

زینت یا فیشن

اسلام کی تربیت یافتہ عورتیں

سوسائٹی اچھی یا بُری؟

تربیت یافتہ بچے

علم کی تلاش

احترام وفضائل علماء

مقدمہ

اَحْمَدُهٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اما بعد!

میں اپنے اللہ عزوجل کا بے حد شکرگزار ہوں جس نے میرے جیسے بندہ ناچیز کو دین حقہ کی تحریری اور تقریری خدمت کی توفیق بخشی۔ تحقیقی میدان میں آنے سے پہلے میری تحریری اور تقریری حالت یہ تھی کہ غرائبات کا شوقین تھا کہ ایسے قصے کہانیاں بیان کروں جو لوگوں نے پہلے بہت کم سنے ہوں لیکن ان میں صحت و ضعف کی صلاحیت نہ تھی۔

جب اللہ نے مجھے کچھ صحت وضعف میں تمیز کرنے کی توفیق بخشی تو میں نے بحمد اللہ اپنی سابقہ کتب کو بھی اپنی استطاعت کے مطابق ضعف سے ساف کیا اور الحمدللہ آئندہ ہر کتاب اسی طریقہ سے تحریر کر رہا ہوں۔

پورا عنوان مقبول احادیث و روایت کے مطابق اور ہر عنوان کے آخر پر مضمون کے متعلقہ ضعیف اور من گھڑت روایات کی نشان دہی کر دیتا ہوں۔

مجھے بعض احباب نے مشورہ دیا ہے کہ آپ اپنی تقریروں اور تحریروں میں ضعیف اور من گھڑت روایات پر خاموشی اختیار کریں۔

حضرات اچھائی کی پہچان اس وقت ہوتی ہے جب برائی کی نشاندہی کی جائے ضعیف روایات کی نشاندہی کا یہی مقصد ہے کہ ان کو بطور اثبات بیان نہ کیا جائے بلکہ

ان کی نفی کی جائے تاکہ دین اسلام سے تضاد ختم ہو اور صحیح دین سامنے آئے۔

میں پہلی کتب کے مقدمات میں بھی عرض کر چکا ہوں کہ میں اپنی کتب میں عربی عبارات کا عام فہم خطیبانہ انداز میں ترجمہ کرتا ہوں۔

میری کتب میں جو خوبی نظر آئے تو وہ اللہ کی توفیق سے ہے اور جو کمی نظر آئے تو اسے میری طرف منسوب کرتے ہوئے مجھے اطلاع دینا آپ کی اطلاع میری اصلاح۔

وما توفیقی إلا باللہ

ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ

۲۱-۱-۲۰۰۹

............*

حقوق والدین

((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾

(بنی اسرائیل : ۲۳)

”اور آپ کے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔“

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انسانی زندگی کے جو آداب بیان فرمائے ان میں ایک دوسرے کے حقوق بیان فرمائے۔

پہلا حق ادب:

ادب کے کئی پہلو ہیں آیئے میں عرض کرتا ہوں۔

﴿ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ

أُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴾ (الاسراء: ۲۳)

''اگر والدین میں سے ایک یا دونوں بوڑھے ہوجائیں تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ ان کو ڈانٹنا اوران دونوں سے بڑے مؤدبانہ انداز میں بات کرنا۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ادب کے تین پہلو بیان فرمائے۔

اُف تک نہ کہنا...... ڈانٹنا نہیں...... مؤدبانہ انداز میں کلام کرنا۔

اُف...... : کسی چیز سے نفرت کا اظہار کرتے وقت بولا جاتا ہے۔

بڑھاپے میں بچوں جیسی عادتیں ہوجاتی ہیں تو ان کی کسی ادا یا کسی بات پر ظاہری یا باطنی نفرت وغصہ یا افسوس نہ کرنا۔

لَا تَنْهَرْ...... : ان کی کسی کمزوری پر ان کو جھڑک نہ دینا۔

کلام ادب:

ادب واحترام سے کلام کرنا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے مؤدبانہ کلام کیا:

﴿ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۞ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۞ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۞ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۞ ﴾ (مریم: ۴۲ تا ۴۵)

''اے ابا جان آپ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے نہ ہی آپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اے ابا جان میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آپ میرے پیچھے چلیں میں آپ کو سیدھی راہ دکھاؤں گا۔''

باپ کی سختی:

﴿ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّاO ﴾ (مریم : ۴۶)

"باپ نے کہا اے ابراہیم کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کرتا ہے اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا مدت دراز تک مجھ سے دور ہو جا۔"

ڈانٹ نہیں بلکہ کلام:

﴿ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّاO ﴾ (مریم : ۴۷)

"ابراہیم علیہ السلام نے کہا اچھا ابوجان سلامت رہو میں اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش مانگتا رہوں گا کیونکہ وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔"

یہ ہے ادب کہ باپ کی تلخیوں اور سختیوں کے باوجود ادب کا دامن نہیں چھوڑا۔

ادب کا چوتھا پہلو احترام:

﴿ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِO ﴾ (الاسراء: ۲۴)

"اپنے بازو کو ان کے سامنے پیار اور عاجزی سے جھکا دے۔"

کسی پرندے کو دیکھو کہ وہ اپنے بچوں سے شفقت کے وقت اپنے پروں کو جھکا لیتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جَنَاحَ الذُّلِّ ارشاد فرمایا کہ اپنے پر عاجزی و پیار سے جھکا دے یعنی ان سے شفقت و پیار کر۔

ادب کا پانچواں پہلو کلام نہ کاٹنا:

والدین بات کرتے ہوں تو ان کی بات نہ کاٹنا بلکہ بات مکمل ہونے کے بعد بات کرنا۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور مُحیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر میں گئے اور وہاں جدا جدا ہو گئے...... جب مُحیصہ عبداللہ کے پاس واپس آئے تو انہیں مقتول پایا...... مدینہ پہنچ کر اطلاع دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کرنے کے لیے حضرت عبداللہ کے چھوٹے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور حویصہ اور مُحیصہ آ گئے...... عبدالرحمٰن بن سہل عمر میں چھوٹے تھے بات کرنے لگے آپ نے فرمایا کَبِّرْ کَبِّرْ بڑوں کا خیال رکھ (یعنی پہلے انہیں بات کرنے دے)۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الکبیر ۶۱۴۲)

اس حدیث کے مطابق بات کرنے میں پہلے والدین کو موقع دیا جائے۔

دوسرا حق دعا:

﴿ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ ﴾ (الاسراء: ۲۴)

''اور کہہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح ان دونوں نے میرے بچپن میں شفقت ورحم سے میری پرورش کی۔''

ماں پیو تائیں جھڑکیں ناہیں اف نہ کرنی مولے
ماں پیو جسدم حکم سناوے بیٹا جلد قبولے
نال ادب دے بولیں بھائی دبکا مول نہ ماریں
کرکے خدمت تابعداری دل انہاندا اٹھاریں
حق انہاندے کریں دعائیں آکھیں یا رب سائیں
رحم کریں انہاں دونہاں اتے انہاں پالیا میرے تائیں
یا رب کھول انہاں دوہاں دے لئی رحمت دا دروازہ
کریں معاف قصور انہانہدے رب غریب نوازہ

تیسرا حق شکر گزاری:

﴿ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴾ (لقمان: ۱۴)

''اور ہم نے انسان کو تاکید فرمائی کہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کر کیونکہ اس کی ماں نے اسے بڑی تکلیف سے شکم میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے..... (اے انسان) تو میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر اور تم نے میرے پاس ہی لوٹ آنا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے والدین کی شکر گزاری کا حکم دیا کہ والدین کے سامنے ان کے احسانوں کا اقرار کر کہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پالا پوسا آپ نے مجھے اچھے ادب سکھائے تعلیم دلوائی..... ہنر سکھلایا..... وغیرہ

چوتھا حق اطاعت:

﴿ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ﴾ (لقمان: ۱۵)

''اگر وہ دونوں تجھے میرے ساتھ شرک پر مجبور کریں جس کا تجھے علم نہیں تو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا ہاں ان کے ذاتی معاملات اچھا سلوک کرنا۔''

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ حمنہ بنت سفیان بیٹے پر غضبناک ہوئیں کہا..... وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ..... کہ میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی حتیٰ میں مر جاؤں گی جب تک تو کفر نہ کرے مسند احمد میں ہے والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے

والدین کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم نہیں دیا؟ (پھر تو میرا کہا کیوں نہیں مانتا) اللہ نے آیت نازل فرمائی:

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَ إِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ﴾ (العنکبوت :۸)

''ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید فرمائی اگر وہ تجھے میرے ساتھ شرک کرنے پر مجبور کریں تو ان کا کہا نہ مان۔''

(ترمذی کتاب التفسیر سورہ عنکبوت آیت نمبر ۸ ومسند احمد ج ۱ص ۱۸۵ سندہ صحیح)

تفسیر قرطبی میں ہے کہ میری ماں نے بھوک ہڑتال کردی اور مجھے عار دلاتے ہوئے کہتی اپنی ماں کے قاتل...... جب اس طرح دو دن گزرے تو میں نے والدہ محترمہ سے کہا......

((يَا أُمَّاهُ لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَا تَرَكْتُ دِيْنِي هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِيْ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَأْكُلِيْ))

''اے ماں اگر آپ کی سو جانیں بھی ہوں ایک ایک کر کے نکلتی جائیں میں پھر بھی اپنا دین نہ چھوڑوں گا آپ کی مرضی ہے کھائیں یا نہ کھائیں۔''

(تفسیر قرطبی تفسیر مذکورہ آیت سندہ حسن بتحقیق شیخ عبدالرزاق مہدی)

ثابت ہوا کہ خلاف شرع والدین کی اطاعت نہ کی جائے البتہ جائز امور میں والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہے۔

حدیث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا:

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ

الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ))

"والد جنت کا مرکزی دروازہ ہے اب تجھ پر منحصر ہے چاہے تو اسے ضائع کرلے چاہے تو اسے سنبھال لے۔"

(ترمذی، کتاب البر والصلہ نمبر ۱۹۰۰ وابن ماجہ کتاب الادب باب برالوالدین ۳۶۶۳ ومسند احمد ج ۶ ص ۴۴۵ سندہ صحیح)

نوافل پر اطاعت مقدم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جُریج نامی ایک عابد زاہد تھا اس نے بستی سے باہر اونچی جگہ عبادت خانہ بنایا اور وہاں عبادت الٰہی میں مصروف رہتا...... ایک دن اس کی والدہ آئی اور اپنے دائیں ابرو پر ہاتھ رکھ نظر کمرہ کی طرف اٹھا کر بیٹے کو آواز دی...... یَا جُرَیْجُ اَنَا اُمُّكَ كَلِّمْنِیْ...... اے جریج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر...... حضرت جریج نماز میں مصروف تھے میں نے کہا:..... اَللّٰهُمَّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ فَاخْتَارَ صَلٰوتَهٗ...... اے اللہ ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف نماز کیا کروں؟ آخر نماز کو اختیار کرلیا...... ماں واپس چلی گئی...... پھر دوسری مرتبہ آئی اسی طرح آواز دی...... جریج پھر نماز میں مصروف تھے پھر نماز کو اہمیت دی...... پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی معاملہ ہوا...... اب ماں نے غصہ میں بددعا کی......

((اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا جُرَیْجٌ وَهُوَ ابْنِیْ وَاِنِّیْ كَلَّمْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یُّكَلِّمَنِیْ فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰی تُرِیَهُ الْمُوْمِسَاتِ))

"اے اللہ یہ جریج میرا بیٹا ہے میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں لیکن اس نے انکار کردیا ہے تو اسے اس وقت تک نہ مارنا جب تک تو اسے کسی بدکارہ کا منہ نہ دکھا دے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید یہ بھی فرمایا...... لَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُّفْتَنَ

لَفُتِنَ...... اگر اس کی والدہ اس کے لیے اس سے بھی بڑے فتنے کی بدعا کرتی تو وہ بڑے فتنہ میں مبتلا ہو جاتا۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع ۲۵۵۰)

حاسدین کا حملہ:

بنی اسرائیل میں حضرت جریج کا عبادت کے سبب بڑا چرچہ ہو گیا تھا (یہ عزت دیکھ کر چند حاسد پیدا ہوئے وہ اس کی عزت کو خراب کرنے کے لیے کئی منصوبے سوچنے لگے) ایک خوبصورت بدکارہ عورت ان کے پاس آئی کہا...... اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ...... اگر تم کہو تو میں تمہاری خاطر اسے فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہو (جب ماں نے بددعا دی تو حاسدین کا تیر بھی چل گیا) اس عورت نے حضرت جریج کو برائی پر بہلایا آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی پھر اس نے اس چرواہے سے بدکاری کی جو حضرت جریج کے کٹیا کے سایہ میں بیٹھ کر بھیڑیں چراتا تھا...... جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے لوگوں سے کہا یہ جریج کا بچہ ہے۔

لوگ حضرت جریج کے پاس آئے...... فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ...... اسے عبادت خانہ سے اتارا...... عبادت گاہ گرادی...... اسے مارنے لگے...... آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے بتاؤ تو سہی؟ انھوں نے کہا تو نے اس زانیہ سے بدکاری کی اور تجھ سے بچہ بھی پیدا ہوا...... فرمایا بچہ لاؤ وہ بچہ لائے آپ نے نماز پڑھی اور بچے کے پیٹ میں کچوکا دے کر پوچھا...... يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ...... اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے کہا فلاں چرواہا...... فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ...... اب وہ سب جریج کی طرف متوجہ ہوئے اسے چومنے اور پیار کرنے لگے اور کہنے لگے ہم آپ کی عبادت گاہ سونے کی بنا دیتے

ہیں...... فرمایا نہیں جیسی تھی ویسی ہی مٹی کی بنا دو۔"

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تقدیم برالوالدین علی التطوع بالصلوٰۃ وغیرھا نمبر ۲۵۵۰)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نفلی عبادت پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔

نافرمانی اور اس کے نقصان:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا...... أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ...... کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کی جی ہاں ضرور بتایئے فرمایا...... أَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ (بخاری کتاب الادب باب حقوق الوالدین ۵۹۷۶)

والدین کا نافرمان ذلیل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور تین مرتبہ آمین آمین کہا صحابہ نے اس کے بارے میں پوچھا...... فرمایا جبریل نے میرے سامنے بددعا کی۔

(۱)...... اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ذلیل کرے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور بخشش حاصل نہ کی...... میں نے کہا آمین

(۲)...... اور وہ بھی آدمی ذلیل ہو جائے...... أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدُهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ...... جس نے اپنے والدین کو پایا یا دونوں سے ایک کو پایا پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی میں نے کہا آمین۔

(۳)...... پھر جبریل نے کہا اللہ اس آدمی کو بھی ذلیل کرے یا دور کرے جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہیں پڑھا...... میں نے کہا آمین۔

(صحیح ابن خزیمہ ج ۳ ص ۱۹۲ و سنن الکبریٰ بیہقی ج ۴ ص ۲۰۴ و طبرانی اوسط ج ۹ ص ۱۷ و ادب المفرد ج ۱ ص ۲۲۴ سندہ حسن صحیح)

نافرمان لعنتی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ...... لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ...... اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی یا برا بھلا کہا۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ سندہ قوی)

نافرمان کو اللہ دیکھے گا نہیں:

((ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ))

''تین قسم کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کو نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا...... والدین کا نافرمان...... مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت...... اور دیوث یعنی بے غیرت آدمی۔''

(سنن نسائی کتاب الزکوۃ باب المنان اذا اعطی نمبر ۲۵۶۲ صحیح ابن حبان ج ۱۶ ص ۳۳۴ سندہ صحیح)

والدین کو گالیاں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا کوئی والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں "يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتُمُ اَبَاهُ وَيَشْتُمُ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ." جب ایک آدمی کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا...... یا کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا (گویا کہ اس نے اپنے والدین کو خود گالیاں دیں۔ (ترمذی، کتاب البر والصلہ باب فی عقوق الوالدین نمبر ۱۹۰۲ سندہ صحیح)

پانچواں حق خدمت:

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۝ ﴾

(النساء:۳٦)

''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔''

والدین کے ساتھ ایسا برتاؤ کر کہ وہ تجھ پر راضی ہو جائیں کیونکہ والدین کی رضاء میں اللہ کی رضا ہے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ))

''اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلہ باب من الفضل فی رضی الوالدین نمبر ۱۸۹۹ سندہ صحیح)

دوسری حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا:

((اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ))

''اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل کون سا ہے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا عرض کیا پھر کون سا فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔''

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتها نمبر ۵۲۷)

خدمت والدین سے عمر اور رزق میں برکت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّمَدَّلَهٗ فِيْ عُمُرِهٖ وَاَنْ يُّزَادَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ))

''جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی کر دی جائے اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو وہ والدین سے اچھا برتاؤ کرے اور رشتہ داری کو ملائے۔''

(مسند احمد ج ۳ ص ۲۲۹ سندہ صحیح)

والدین کی خدمت سے گناہ معاف:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا عرض کیا:

((اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِّيْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا))

''میں نے بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کیا نہیں...... آپ نے پھر پوچھا کیا تیری خالہ ہے عرض کیا ہاں فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔''

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی بر الخالۃ نمبر ۱۹۰۴ و مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۵۵ سندہ)

مقام غور...... : آپ نے ماں کا پوچھا آپ کا مقصد یہ تھا کہ اگر تیری ماں زندہ ہو تو اس کی خدمت کر اللہ تیری توبہ قبول کر کے تیرا گناہ معاف کر دے گا۔ اگر ماں نہیں تو خالہ کی خدمت کر کیونکہ خالہ بمنزلہ ماں ہے۔

مصیبت سے نجات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی

سفر میں تھے اچانک بارش ہوئی وہ غار میں داخل ہوئے تو ایک بھاری چٹان غار کے منہ پر آ گری انہوں نے اسے ہٹانا چاہا لیکن وہ نہ ہٹی اب ایک دوسرے کو کہنے لگے:

((أُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوْ اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ))

''اللہ کی رضا کے لیے جو تم نے اعمال کیے ہیں وہ یاد کرو اور اس کے وسیلے اللہ سے دعا کرو شاید کہ اللہ تم سے یہ مصیبت دور کر دے۔''

ایک نے کہا...... اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِیْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ...... اے اللہ تو جانتا ہے میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں بکریاں چراتا تھا جب رات کو بکریاں لے کر آتا تو بکریوں کا دودھ دھوتا پہلے بوڑھے والدین کو پلاتا پھر بچوں کو...... ایک دن میں دیر سے آیا دودھ لے کر والدین کے پاس پہنچا تو وہ سو چکے تھے میں ان کے سر کے پاس فجر تک کھڑا رہا میرے بچے میرے پاؤں سے چمٹتے رہے نہ میں نے والدین کو جگایا نہ بچوں کو دودھ دیا...... فجر کو خود بیدار ہوئے تو انہیں دودھ پیش کیا۔

فَاِنْ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً...... یقیناً تو جانتا ہے میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا پس تو اس مشکل کو دور کر دے تو پتھر تھوڑا سا ہٹا...... پھر دوسرے نے خوف الٰہی سے بدکاری چھوڑنے کا عمل پیش کیا...... تیسرے نے دیانتداری کا...... اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مشکل سے نجات دے دی۔ (بخاری کتاب البیوع باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنہ ۲۲۱۵)

بکریاں ساں چارن جاندا جنگل وچ قدیموں
ماں پیو تائیں دودھ پلاواں کر کے ادب تعظیموں

اک دن بکریاں چار دا چار دا دور جنگل وچ دھایا
واپس آندیاں اسدن گھر وچ بہت اندھیرا چھایا
کرن اڈیکاں ماپے میرے نیند آئی سوجاون
بال ایا نے بھکھ تھیں آون رورو شور مچاون
پکڑ پیالہ بکریاں ہیٹھوں جلدی دودھ میں چویا
نال ادا بوں ماپیو کا رن حاضر خدمت ہویا
ایس وسیلے مولا سچیا پتھر پچھاں ہٹا دے
مصیبت وچوں کڈھیں مولا خیریں گھر پوچا دے
ہوگئی عرض قبول جنا بے کرم الہ فرمایا
کچھ کچھ اتوں ہٹیا پتھر آسماں نظریں آیا

والدین خدمت جہاد ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے جہاد پر جانے کی اجازت مانگی آپ نے پوچھا...... اَحَیٌّ وَالِدَاكَ...... کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں فرمایا......فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ...... ان دونوں کی خدمت میں جہاد کر۔

جہاد والدین کی اجازت سے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن سے ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے پوچھا:......هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْیَمَنِ قَالَ اَبَوَایَ قَالَ اَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا...... کیا یمن میں تیرا کوئی

رشتہ دار ہے؟ عرض کیا جی ہاں میرے والدین ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے والدین نے تجھے اجازت دی ہے؟ عرض کیا نہیں...... آپ نے فرمایا واپس چلا جا ان سے اجازت مانگ اگر اجازت دیں تو جہاد کر اگر اجازت نہ دیں تو ان کی خدمت کر۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرجل یغزو وابواہ کان کارھان نمبر ۲۵۳۰ سندہ عندالالبانی حسن)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کا مؤقف ہے کہ جب مسلم والدین میں سے کوئی ایک فرض کفایہ جہاد سے روکے تو پھر اولاد کا جہاد پر جانا حرام ہے...... ہاں جب جہاد فرض عین ہو جائے پھر اجازت کی ضرورت نہیں۔

(فتح الباری، کتاب الجہاد باب الجہاد باذن الوالدین حدیث نمبر ۳۰۰۴ کے تحت)

فرض عین کی تین صورتیں:

۱: جب امیر وقت کسی گروہ یا کسی آدمی کو جہاد پر جانے کے لیے نامزد کرے۔

۲: جب کوئی شخص میدان میں ہو اور لڑائی شروع ہو جائے۔

۳: جب دشمن کسی مسلم ملک پر حملہ یا قبضہ کرے تو وہاں کے ہر امیر غریب جوان بوڑھے مسلم پر جہاد فرض عین ہے۔

(تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۱ مسئلہ نمبر ۴)

غیر مسلم والدین سے بھی حسن سلوک:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ...... أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ...... نبی کریم ﷺ کے دور میں میری مشرکہ ماں میرے پاس مال کے لالچ میں آئی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا...... أَصِلُهَا...... کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں فرمایا ہاں۔ (بخاری کتاب الادب باب صلۃ الوالد المشرک نمبر ۵۹۷۸)

والدین کی دعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((ثَلاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لاشَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ))

''تین دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں......مسافر کی دعا......مظلوم کی دعا......والدین کی دعا اولاد کے حق میں۔''

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب دعوۃ الوالدین ۱۹۰۵ وابوداود ۱۵۳۶ وابن ماجہ کتاب الدعا باب دعوۃ الوالد والمظلوم ومسند احمد ج ۲ ص ۲۵۸ سندہ صحیح)

اس لیے والدین کی خدمت کر کے ان کی دعائیں لو اور بددعاؤں سے بچو۔

بددعا:

جس طرح والدین کی دعا رنگ لاتی ہے اسی طرح اولاد کی نافرمانیوں کے سبب دکھی دل سے وہ بددعا کریں تو وہ بھی رائیگاں نہیں جاتی۔

اگر والدین ناجائز بددعا کریں تو اس کا خاص خطرہ نہیں جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی والدہ کے بارے میں مسلم ہے...... فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ...... سعد کو بددعا دینے لگی۔

(مسلم کتاب فضائل صحابہ باب فضل سعد بن ابی وقاص نمبر ۱۷۴۸)

اس ناجائز بددعا کے کسی نقصان کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

اس عنوان میں ضعیف اور موضوع روایات:

مبرور حج:

جو والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھے اللہ اسے مبرور حج کا ثواب دیتا ہے صحابہ نے کہا اگر کوئی دن میں سو مرتبہ دیکھے فرمایا ہاں اللہ بڑا اور بہت پاک ہے۔ (اس کی دو سندیں ہیں شعب الایمان للبیہقی ج ۶ ص ۱۸۶، حدیث نمبر ۷۸۵۶ سند میں محمد بن حمید الرازی کذاب راوی ہے...... دوسری سند شعب الایمان ج ۶ ص ۱۸۶ حدیث نمبر ۷۸۵۹ سند میں نہشل بن

سعید راوی متروک ہے لہٰذا یہ روایت من گھڑت ہے۔

پیشانی کا بوسہ:

جس نے اپنی والدہ کی آنکھوں کے مابین بوسہ دیا تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس کے اور جہنم کے مابین رکاوٹ بنا دیں گے۔

(شعب الایمان للبیہقی ج ۶ ص ۱۸۷ و سلسلہ احادیث ضعیفہ والموضوعہ ص ۱۲۴۵ روایت موضوع من گھڑت)

وفات کے بعد دعاءِ بخشش سے فرمانبردار:

جو آدمی والدین کی زندگی میں تو نافرمان رہا لیکن وفات کے بعد ان کے لیے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہا اللہ تعالیٰ اسے فرمانبرداروں میں لکھ دے گا۔

(شعب الایمان ج ۶ ص ۲۰۹۲ و مشکوٰۃ ص ۴۹۴۹ موضوعات ابن جوزی روایت موضوع من گھڑت)

والدین کی قبر کی زیارت:

جو آدمی ہر جمعہ اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے اور وہ اللہ کے ہاں نیک لکھا جاتا ہے۔ (طبرانی اوسط نمبر ۶۱۱۴ ج ۶ ص ۱۷۵ والطبرانی صغیر ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث نمبر ۹۵۴ و شعب الایمان ج ۶ ص ۲۰۱ حدیث نمبر ۷۹۰۱۔ اسناد میں محمد بن نعمان متروک...... عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف یحییٰ بن علاء البجلی کذاب راوی ہیں)

علقمہ صحابی:

عبد اللہ بن اوفی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ فلاں عند المرگ آدمی کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہو رہا...... آپ نے پوچھا کیا وہ نمازی تھا؟ عرض کیا جی ہاں...... آپ اس جوان کے پاس آئے اور کلمہ پڑھنے کی تلقین کی لیکن کلمہ جاری نہ ہوا...... پھر آپ کو معلوم ہوا کہ یہ ماں کا نافرمان ہے آپ نے اس کی والدہ کو بلایا فرمایا اگر آگ جلا کر تجھے کہا جائے کہ تو اگر اسے معاف کر دے تو ٹھیک اگر معاف نہ کرے گی تو اسے جلا دیا جائے گا تو تیرا فیصلہ کیا ہو گا؟

عرض کیا میں اسے معاف کردوں گی......فرمایا پھر تو اللہ کو گواہ بنا کر کہہ دے کہ میں اس سے راضی ہوں ماں نے معاف کر دیا تو اس کی زبان پر کلمہ جاری ہو گیا۔

(شعب الایمان ج ٦ ص ١٩٧ نمبر ٧٨٩٢ وضعیف ترغیب والترھیب ج ٢ ص ٧٥ نمبر ١٤٨٧ ومجمع الزوائد ج ٨ ص ٢٧٥ وسلسلۃ احادیث ضعیفہ والموضوعہ ٣١٨٣ سند میں ابو الورقاء فائد بن عبد الرحمٰن متروک راوی ہے)

ماں کو کندھوں پر اٹھایا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا میں نے اپنی ماں کو پتھریلی گرم زمین پر دو فرسخ یعنی انگریزی ۹ میل کا سفر کندھوں پر اٹھایا۔ زمین اتنی گرم تھی کہ اگر میں اس پر گوشت کا ٹکڑا ڈال دیتا تو وہ بھون جاتا بتائیے کیا میں نے اپنی ماں کے احسانوں کا بدلہ دے دیا......فرمایا تیری ماں نے تیرے جنم کے وقت جو تکالیف اٹھائیں یہ ایک تکلیف کا بھی بدلہ نہیں۔

(طبرانی صغیر ج ا ص ١٦٣ نمبر ٢٥٥ ومجمع الزوائد ج ٨ ص ٢٥٤ سند میں حسن بن ابی جعفر ضعیف نیز حافظ ابن کثیر نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا (سورۃ بنی اسرائیل آیت ٢٣ کے تحت)

هما جنتك ونارك:

ایک آدمی نے آپ سے پوچھا اولاد پر والدین کے کیا حق ہیں فرمایا وہ تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب برالوالدین ٣٦٦٢ سند میں علی بن زید الھانی ضعیف راوی ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح دلائل سے ثابت شدہ والدین کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

............*

عظمت ماں

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْلِي وَ لِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ ﴾ (لقمان:۱۴)

ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی کیونکہ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں پے در پے تکلیفوں سے اٹھائے رکھا پھر دو سال کی مدت میں دودھ پلایا...... تو میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر تم نے میری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

برادران اسلام!

ماں: عربی میں ہے۔ اُم: کسی چیز کی جڑ...... اصل کو کہتے ہیں۔

ماں اپنی اولاد کی جڑ اور اولاد اس کی شاخیں ہوتی ہیں اگر جڑ نہ ہو تو شاخیں کیسے؟

پھر یہ جڑ ایسی کہ ہر وقت اپنی ہر شاخ کی دل میں فکر سمائے ہوئے۔

کبھی نہ ٹوٹے شاخ میری سوکھے نہ کملائے خوش وخرم دیکھوں اس کو تازہ نظریں آئے
کبھی نہ پہنچے گزند اسکو کبھی نہ ہو ویراں دل و جاں سے چاہتی ہے ہر کسی کی ماں
سینکڑوں ہوئے ہیں دنیا میں واقعہ ایسے مائی مریم صدیقہ یا ام موسیٰ جیسے
دکھ دیا قوم نے جو چاہا سو کہہ لیا اولاد کی خاطر ماں نے دیکھو سب کچھ ہی سہہ لیا

ام موسیٰ:

﴿ إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَ جَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَآءَ هُمْ وَ يَسْتَحْيِ نِسَآءَ هُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۝ ﴾ (القصص:۴)

''بیشک فرعون زمین میں غالب تھا اس نے اپنے ملک کے باسیوں کو

گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کر دیا (تاکہ میری حکومت کو ختم کرنے کیلئے
جمع نہ ہوسکیں سب سے بڑے قبیلہ بنی اسرائیل کو) کمزور کرنے کے لیے
ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور بیٹیوں کو چھوڑ دیتا کیونکہ فرعون بڑا فسادی تھا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرعون نے جلادوں کو چھریاں دے کر بھیجا کہ جو بھی اسرائیلی بچہ پیدا ہوا سے قتل کر دیں جلادوں نے ایسا ہی کیا کچھ وقت بعد اجلاس ہوا کہ اس طرح تو تم سب اسرائیلیوں کو ختم کر دو گے پھر جو اپنی خدمت کے کام ان سے لیتے ہو تمہیں خود کرنا پڑیں گے۔

اب فیصلہ ہوا کہ تم ان کے ایک سال بچے قتل کرو اور ایک سال زندہ رہنے دو اس سے ان کی کثرت نہ ہوگی جس سے تم خوفزدہ ہو بلکہ صرف ان کے فوت ہونے والے بڑوں کی جگہ ہی پر ہوگی...... ہارون علیہ السلام اس سال پیدا ہوئے جس سال بچے زندہ رکھے جاتے اور موسیٰ علیہ السلام اس سال پیدا ہوئے جس سال بچے ذبح کیے جاتے تھے۔
(مسند ابی یعلی ج ۵ ص ۱۰ وسنن النسائی الکبری ج ۶ ص ۳۹۶ سندہ صحیح)

﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِىْ وَ لَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝ ﴾ (القصص : ۷)

''ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہو جب تم اس کے بارے میں کوئی خطرہ محسوس کرو تو اسے تابوت میں رکھ کر پانی میں ڈال دینا کوئی خوف یا غم نہ کرنا ہم اسے تیرے پاس لوٹائیں گے اور اپنا رسول بنائیں گے۔''

اس وحی میں اللہ تعالیٰ نے ام موسیٰ کو دو بشارتیں سنائیں۔

(۱)...... یہ بچہ آپ کے پاس ہی پرورش پائے گا۔

(۲)......اسے کوئی قتل نہیں کرے گا کیونکہ ہم نے اسے اپنا رسول بنانا ہے۔

ام موسیٰ بچے کو دودھ پلاتی رہی جب جلادوں کا خطرہ محسوس کیا تو بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔

﴿ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾

(القصص: ۱۱)

''اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے فرمایا تو صندوق کے پیچھے پیچھے جا اور دور دور سے ہی دیکھتے رہنا تاکہ فرعونیوں کو شک نہ پڑے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ میں نے یہ کیا کیا؟ کہ خود اپنے ہاتھ سے ہی اپنے بچے کو دریا کی لہروں اور مچھلیوں کے حوالے کر دیا اس سے بہتر تھا کہ میرا بیٹا میرے سامنے ذبح کیا جاتا میں خود اسے کفناتی اور دفناتی دل کو اطمینان ہو جاتا۔ (مسند ابی یعلی ج ۵ ص ۱۲ اسندہ صحیح)

صندوق پانی میں بہتا بہتا فرعونی محلات کے پاس پہنچ گیا۔

﴿ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ۝ ﴾ (القصص : ۸)

''آل فرعون یعنی حضرت آسیہ کی خادمہ عورتیں دریا کے کنارے پانی بھرنے آئیں تھیں انہوں نے تابوت اٹھایا اور حضرت آسیہ کے پاس لے گئیں انہوں نے اسے کھولا تو دیکھتے ہی اس کے دل میں بچے کی شدید محبت ڈال دی گئی۔''

جب جلادوں نے یہ خبر سنی تو قتل کرنے کے لیے آئے حضرت آسیہ بنت مزاحم نے فرمایا کہ فرعون کو آنے دو جو وہ حکم کرے عمل کر لینا فرعون آیا تو

﴿ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤی

اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ﴾ (القصص: ۹)
''فرعون کی بیوی حضرت آسیہ نے فرمایا یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرنا ممکن ہے کہ یہ بچہ ہم کو فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔''

رہڑ جا بیٹا رہڑ جا بیٹا روہڑ دتا میں تینوں ۔۔۔ فیر ملاویگا مولا ساڈا اس وعدہ دتا مینوں
ہتھیں روہڑیا وچ دریا دے اپنا پت پیارا ۔۔۔ غم فکراں وچ رووے مائی چلے نہ کئی چارا
مریم بیٹی بہن موسیٰ دی محبت وچ دیوانی ۔۔۔ پچھے پچھے ٹردی جاوے کرے خوب نگرانی
جسدم صندوق موسیٰ دا فرعونی محلاں کول آیا ۔۔۔ پھڑ کے لوکاں باہر کڈیا جلدی بوہا لاہیا
شہر مصر وچ خبراں گئیاں فرعون وی ویکھن آیا ۔۔۔ آسیہ بی بی بہت سیانی سینے نال لگایا
قتل نہ کرنا اسدے تائیں پتر اسیں بنائیے ۔۔۔ فائدہ پائیے اس دے کولوں گھر وچ رونقاں لائیے

حدیث:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے۔
((لَوْ اَقَرَّ فِرْعَوْنَ بِاَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ قُرَّةُ عَیْنٍ كَمَا أَقَرَّتِ امْرَأَتُهٗ لَهَدَاهُ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا هُدَى امْرَأَتَهٗ))
''اگر فرعون بھی اپنی بیوی کی طرح میری آنکھوں کی ٹھنڈک کہہ دیتا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اس کی بیوی کی طرح ہدایت دے دیتا۔''
(مسند ابی یعلی ج ۵ ص ۱۲ سنن نسائی الکبری ج ۶ ص ۳۹۶ سندہ صحیح)

﴿ وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (القصص : ۱۰)
''ام موسیٰ کا دل بچے کی جدائی میں بے قرار ہو گیا وہ پورے واقعہ کو ظاہر کر دینے ہی لگی تھیں کہ ہم نے انہیں تسلی دی کہ وہ یقین رکھے۔''

فرعونی محلات میں بچے کو دودھ پلانے کا انتظام ہونے لگا مختلف عورتیں آئیں لیکن بچے نے کسی کا دودھ نہ پیا کیوں اس لیے کہ

﴿ وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ ﴾ (القصص : ۱۲)

''ہم نے ام موسیٰ کے جانے سے قبل سب دائیوں کا دودھ حرام کردیا تھا (جب بچہ بھوک سے روتا ہے اور کسی کا دودھ بھی نہیں پیتا) تو موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کیا میں تمہیں ایسا گھرانہ بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں گے۔''

ان کو شک ہو گیا کہا لگتا ہے کہ تو جانتی ہے یہ بچہ کس کا ہے..... اخت موسیٰ نے کہا میں نے تو اس لیے ان کو اس کا خیر خواہ کہا کہ وہ بادشاہ کی وجہ سے اس بچے سے شفقت و پیار کریں گے۔ پھر انہوں نے اسے بلانے بھیجا وہ آئی اور اپنی امی کو لے کر گئی..... بچہ گود میں گیا تو بچہ فوراً چھاتی سے چمٹ گیا اور پیٹ بھر کے دودھ پیا۔

حضرت آسیہ خوش ہو گئیں پھر ام موسیٰ سے درخواست کی کہ آپ یہاں رہیں اور میرے اس بچے کو دودھ پلائیں ام موسیٰ نے کہا میں یہاں نہیں رہ سکتی کیونکہ مجھ پر پورے گھر کی ذمہ داری ہے البتہ اگر آپ پسند کریں تو میں اسے اپنے گھر لے جاتی ہوں وہاں اس کی پوری خیر خواہی سے پرورش کروں گی تو حضرت آسیہ نے بچہ انہیں دے دیا..... اللہ کا وعدہ پورا ہو گیا اب یہ دودھ اپنے بچے کو پلاتی ہیں اور تنخواہ فرعونی خزانے سے لیتی ہیں۔ (مسند ابی یعلی ج ۵ ص ۱۴ و سنن نسائی الکبری ج ۶ ص ۳۹۶ سندہ صحیح)

یہ شفقت ہے ماں کی مشفقانہ کہ سینہ میں اولاد کی تڑپ ہے یگانہ
کرتی ہے محبت جو ماں جننے والی زمانہ سے انوکھی جہاں سے نرالی
کئی دعوے پیار کے ہیں کرتے کمال لیکن زمانہ میں نہیں ماں کی مثال

حضرت مریم صدیقہ:

حضرت مریم صدیقہ ابھی شکم مادر میں تھیں کہ ان کی والدہ نے نذر مانی:

﴿ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾(آل عمران:۳۵)

''جب زوجہ عمران نے کہا جو بھی میرے پیٹ میں ہے میں نے اسے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی ہے تو مجھ سے قبول کر تو سننے والا جاننے والا ہے۔''

جب مریم صدیقہ پیدا ہوئیں تو ان کی کفالت کی ذمہ داری حضرت زکریا علیہ السلام نے لے لی جب جوان ہوئیں تو بیت المقدس میں مشرقی جانب بغرض اعتکاف علیحدگی اختیار کر لی:

﴿ وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۝ قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ۝ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِیًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ۝ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ۝ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّاO فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّاO يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّاO فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّاO قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّاO وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّاO وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّاO وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّاO ﴾

(مریم : ۱۶ تا ۳۳)

''اے میرے نبی اس کتاب سے مریم صدیقہ کا وہ حال بیان کریں جب وہ اپنے لوگوں سے شرقی جانب علیحدہ ہوئیں...... (معتکف میں داخل ہوکر) لوگوں کی طرف پردہ ڈال لیا تو ہم نے ان کے پاس اپنی روح جبریل علیہ السلام کو انسانی شکل میں بھیجا۔ پاکباز مریم انہیں اجنبی انسان سمجھ کر ڈر گئیں فرمایا اگر تو کوئی متقی انسان ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں...... اس نے کہا میں تو تیرے رب کا پیغام رساں ہوں (تجھے پیغام دینے آیا ہوں کہ تیرا رب کہتا ہے) کہ میں تجھے ایک نیک بیٹا دینے والا ہوں۔

فرمایا: میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ جبکہ مجھے کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا نہ ہی میں غلط کار ہوں...... جبریل نے کہا تیرا رب کہتا ہے کہ یہ کام مجھ پر مشکل نہیں بلکہ آسان ہے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ کام ہوکر ہی رہے گا...... ہم اسے لوگوں کے لیے اپنی قدرت کی ایک نشانی اور سراپا رحمت بنائیں گے پس اللہ کی قدرت سے مریم صدیقہ حاملہ ہوگئیں (پھر اس اعتکاف کی جگہ سے نکل کر) دور مکان بیت لحم میں چلی گئیں پھر انہیں درد

زِہ ہوئی تو لوگوں کی ملامت کے ڈر سے کھجور کے درخت نیچے چلی گئیں (تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوگئی۔)

کہا: کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی میرا نام ونشان مٹ گیا ہوتا (ابھی ان سوچوں میں گم ہی تھیں) کہ نیچے مقام سے فرشتہ نے آواز دی غم نہ کرو آپ کے رب نے آپ کے نیچے سے ایک چشمہ جاری کردیا ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف کھینچو تو آپ پر تروتازہ کھجوریں گریں گی وہ کھجوریں کھاؤ چشمہ سے پانی پیو اور بچے سے آنکھیں ٹھنڈی کرو جب آپ کو کوئی آدمی نظر آئے تو اسے کہنا کہ میں نے رحمٰن کے لیے روزہ رکھا ہے اس لیے میں آج کسی سے کلام نہ کروں گی۔

ب فرمایا مریم تائیں پتر دیواں تینوں　　مریم آکھیا کیونکر ہووے پتر مولا مینوں
ادی میری ہوئی ناہیں سوچی نہ بدکاری　　جے کر لڑکا مینوں ہویا ہوسی بہت خواری
ب فرمایا فکر نہ کرتوں عزت میں بچاواں　　لڑکا خود گواہی دیسی قدرت میں وکھاواں

گود میں بچہ اٹھائے قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے کہا اے مریم تو نے یہ بڑی بری حرکت کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ بھی برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکارہ نہ تھی۔

حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو لوگوں نے کہا ہم گود کے بچہ سے کیسے کلام کرسکتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام خود بولے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے اپنا نبی بنایا ہے میں جہاں بھی رہوں اللہ نے مجھے مبارک بنایا ہے اور اللہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کروں میری پیدائش...... میری موت ......اور آخرت میں میرے اٹھائے جانے

کے دن مجھ پر سلامتی نازل ہو۔“

گودی اندر بولیا بچہ اللہ سچے بُلایا — اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ میں بندہ رب دا عیسیٰ آکھ سنایا
کتاب نبوت دتی مینوں میرے اللہ سائیں — سبق توحید سکھاون آیا مشرک لوکاں تائیں
سن کے قوم تعجب کیتا آکھن شک نہ کوئی — شان وکھائی اللہ ساڈوں مریم سچی ہوئی

ماں کی ممتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ پہلے زمانہ میں دو عورتیں اپنے اپنے بچے کو اُٹھائے جا رہی تھیں۔ (دوران سفر کسی حاجت کے لیے بچوں کو کسی جگہ بٹھا کر الگ ہوئیں تو) بڑی کا بچہ بھیڑیا لے گیا اس نے چھوٹی سے کہا کہ بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا ہے...... مقدمہ حضرت داود علیہ السلام کی عدالت میں پہنچ گیا۔ حضرت داود علیہ السلام نے بڑی کی زیادہ باتیں سنکر سچی سمجھا اور فیصلہ اس کے حق میں کر دیا یہ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں بات سنائی، آپ نے فرمایا چھری لاؤ میں بچے کو دو ٹکڑے کر دیتا ہوں تا کہ دونوں ایک ایک ٹکڑا لے لو اور جھگڑا ختم ہو جائے۔ بڑی کہنے لگی: نَعَمْ اِقْطَعُوْہُ بالکل صحیح ہے کاٹ دو۔ لیکن جس کا بچہ تھا اس کی ممتا نے جوش مارا بچے کو بچانے کے لیے کہا لَا تَقْطَعْهُ هُوَ وَلَدُهَا اسے کاٹو نہیں بلکہ بڑی کو دے دو۔ اسی کا بچہ ہے۔ (بخاری، کتاب الانبیاء، باب ووھبنا لداؤد سلیمان، حدیث: ۳۴۲۷)

ایک اور واقعہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ قیدی نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے۔ ان میں سے ایک قیدی کا بچہ گم ہو گیا وہ بچہ کی تلاش میں گھوم رہی تھی جب بچہ مل گیا فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ تو اس نے فوراً بچے کو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا اور دودھ پلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھ رہے ہو ماں کا بچہ سے پیار۔ کیا یہ

ماں اپنے بچے کو خود اپنے ہاتھوں آگ میں گرا سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرنے والا ہے۔'' (بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد، حدیث:۵۹۹۹)

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ﴾ (الاحقاف : ۱۵)

''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی اس کی ماں نے تکلیف در تکلیف اٹھا کر اسے شکم میں رکھا پھر بڑی تکلیف سے اسے جنم دیا اس کے حمل اور دودھ کی مدت اڑھائی سال ہے۔''

یعنی دو سال مدت رضاعت اور حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ثابت ہوئی۔

سردیوں گرمیوں کرے حفاظت بہت پیار زیادہ
لوریاں دیندی تھوڑا سوندی خدمت وچ امادہ
تو رونویں تے دوڑی آوے جند کرے قربانی
دودھ پلاوے لاڈ لڈاوے دور کرے پریشانی
دو سالاں تک دودھ پلایا ایسا کرم کمایا
دنیا اندر مانواں جیسا رشتہ کوئی نہ آیا

انصاف یہ ہے کہ جتنی کسی کی محنت زیادہ ہو اتنا ہی زیادہ بدلہ دیا جائے قربان جاؤں دین اسلام پر جس نے ہمیں بتایا کہ بہن سے بڑھ کر...... بھائی سے بڑھ کر ماموں سے زیادہ...... حتیٰ کہ باپ سے بھی زیادہ اولاد پر محنت ومشقت کرتی ہے تو ماں ہی کرتی ہے اسی لیے دین اسلام نے ماں کی خدمت میں بڑے انعامات رکھے ہیں۔

گناہوں کی بخشش .... ماں کی خدمت میں
رزق کی فراوانی .... ماں کی خدمت میں

جہاد کا ثواب .... ماں کی خدمت میں
اللہ کی رضا .... ماں کی خدمت میں
مستجابات الدعوات کی نعمت .... ماں کی خدمت میں
جنت کا داخلہ .... ماں کی خدمت میں

قرآن کریم میں ہے:

﴿ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۝ ﴾ (ھود: ۱۱۴)

''نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔''

ماں کی خدمت گناہوں کو مٹانے والی نیکی ہے آیئے حدیث سنیے:

گناہوں کی بخشش:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا عرض کیا:

((اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِّيْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا))

''میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کیا نہیں...... فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں...... فرمایا جا اس کی خدمت کر۔''

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی بر الخالۃ نمبر ۱۹۰۴ ومستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۵۵ مسند احمد ج ۲ ص ۱۳ اسنادہ صحیح)

جہاد کا ثواب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت مانگی آپ نے پوچھا:

((اَحَیٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ))

''کیا تیرے والدین زندہ ہیں عرض کیا جی ہاں فرمایا جا ان کی خدمت میں جہاد کر۔'' (بخاری کتاب الجہاد باب الجہاد باذن الوالدین نمبر ۳۰۰۴)

مستجابات الدعوات:

دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں اگر چہ دنیا میں ان کا اتنا چرچہ نہیں ہوتا لیکن ان کے اخلاص تقویٰ اعمال صالحہ اتنے کہ وہ اللہ کے محبوب بن چکے ہوتے ہیں وہ دعا کریں تو اللہ قبول کرے...... وہ کچھ مانگیں تو اللہ عطا کرے۔

ایسے خوش بخت لوگوں میں درخشندہ شخصیت حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ ہیں کہ جنہیں والدہ کی خدمت سے یہ مقام ملا۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ:

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلافت فاروقی میں یمن سے ایک امدادی وفد آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے پوچھنے لگے تم میں اویس بن عامر کون ہے؟ آپ پوچھتے پوچھتے اویس کے پاس پہنچ گئے فرمایا کیا آپ اویس ہیں؟ عرض کیا جی ہاں...... فرمایا قبیلہ قرن کی شاخ قبیلہ مراد سے عرض کیا جی ہاں...... فرمایا کیا تجھ پر برص کے داغ تھے جو چلے گئے صرف درہم برابر داغ رہ گیا ہے؟ کہا جی ہاں...... فرمایا تیری والدہ ہے؟ کہا جی ہاں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تمہارے پاس یمن سے امدادی فوج کے ساتھ قبیلہ قرن کی شاخ قبیلہ مراد سے اویس بن عامر آئے گا اس پر برص کے داغ ہوں گے پھر وہ اللہ سے دعا کرے گا تو تمام داغ ختم ہو جائیں گے صرف درہم برابر داغ رہ جائے گا...... لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ...... اس کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ بڑا اچھا سلوک کرتا ہوگا...... لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ...... اگر وہ قسم اٹھائے کہ یہ کام ہوگا تو اللہ اس کی قسم پوری کرے گا...... اگر

ہو سکے تو تو اس سے اپنے لیے بخشش کی دعا کروانا...... تو آپ میرے لیے اللہ سے بخشش کی دعا کریں...... تو انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعا کی...... پھر وہ کوفہ کی طرف چلے گئے۔ (مسلم فضائل صحابہ باب اویس قرنی ۲۵۴۲)

یہ ہے ماں کی خدمت میں درجہ کہ اللہ نے اسے مستجابات الدعوات بنا دیا۔

قدموں کے پاس:

حضرت جاھمہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی:

((اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَجِئْتُ اَسْتَشِیْرُكَ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَم قَالَ اِذْهَبْ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَیْهَا .))

''میں آپ کے پاس مشورہ لینے آیا ہوں کہ میں غزوہ پر جانا چاہتا ہوں اس کے بارے میں آپ فرمائیں کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں؟ آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے عرض کیا جی ہاں فرمایا جا اس کی خدمت لازمی کر کیونکہ اس کے قدموں کے پاس جنت ہے۔''

(مسند احمد ج ۳ ص ۴۲۹ و مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۵۱، نسائی کتاب الجہاد باب الرخصۃ فی التخلف لمن له والدة، نمبر: ۳۱۰۴ سندہ حسن)

یعنی والدہ کی خدمت کرنے سے جنت ملے گی۔

حارثہ بن نعمان:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَذَا لِكُمْ وَالْبِرُّ كَذَالِكُمُ وَالْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ))

''نیکی کا یہی بدلہ ہے نیکی کا یہی بدلہ ہے یہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں

سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔"

(مسند احمد ج ۶ ص ۱۵۱ و صحیح ابن حبان ج ۱۵ ص ۴۷۹، ۷۰۱۵ و مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۵۱ و شعب الایمان للبیہقی ج ۶ ص ۱۸۴ سندہ صحیح)

یہ ہے ماں کی عظمت کہ جتنی اس کی محنت زیادہ اتنی ہی اس کی عظمت زیادہ جتنی عظمت زیادہ اتنی ہی حسن سلوک کی حقدار زیادہ۔

حسن سلوک کی زیادہ مستحق کون:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ .))

"کہ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں عرض کیا پھر کون؟...... فرمایا پھر تیری ماں...... عرض کیا پھر کون؟ فرمایا پھر تیری ماں...... عرض کیا پھر کون فرمایا پھر تیرا باپ۔"

(بخاری کتاب الادب باب احق الناس بحسن الصحبہ نمبر ۵۹۷۱)

دوسری حدیث:

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ))

"میں کس سے زیادہ حسن سلوک کروں فرمایا اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے۔"

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی بر الوالدین نمبر ۵۱۳۹ سندہ صحیح)

یہ ہے ماں کی عظمت...... جن کی مائیں زندہ ہیں وہ موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی ماؤں کی قدر کریں...... اگر ان کو قدر نہیں آتی تو کسی یتیم سے ماں کی قدر پوچھ لیں۔

پچھ یتیماں کولوں جا کے ماپیو مرے جنہاں دے
در در رُلدے دھکے کھاندے نہ سر پیر تہاندے
تن من ننگاں کوئی نہ پچھدا سردی مار مکایا
جے ماں ہندی تے گل نال لاوندی کردی رحم سوایا
عید دیہاڑے ماپیاں والے عیشاں خوشیاں کردے
مانواں باہجھ یتیم نمانے رو رو ہو کے بھردے
دنیا اندر ماپیو جیسی نعمت ہور نہ کوئی
دنیاں توں ٹرگئے پھر پچھتاویں ویلا لنگھ گیوای

نبی کریم ﷺ والدہ کی قبر پر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امی کی قبر کی زیارت کی تو قبر پر آپ روئے صحابی بھی روئے آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ میں اپنی امی کے لیے بخشش کی دعا کروں تو مجھے اجازت نہ ملی پھر زیارت قبر کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی۔

((فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ))

''پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت موت یاد دلاتی ہے۔'' (مسلم کتاب الجنائز باب استئذان النبی وجہ فی زیارۃ قبر امہ نمبر ۹۷۶)

عنوان کے متعلقہ ضعیف روایات

رضاعی ماں کے لیے چادر بچھائی:

حضرت ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں نے مقام جعرانہ پر آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ گوشت تقسیم فرما رہے ہیں ایک عورت آپ کے قریب آئی آپ نے اس کے

لیے چادر بچھائی وہ اوپر بیٹھ گئی بعض نے بعض صحابہ سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی رضاعی ماں ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب برالوالدین ۵۱۴۴ ضعیف ہے کیونکہ سند میں جعفر بن یحییٰ بن عمارہ بن ثوبان مجہول راوی ہے۔)

دوسری روایت:

عمر بن سائب کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ کا رضاعی باپ آیا، آپ نے اس کے لیے کپڑا بچھایا وہ اس پر بیٹھ گیا...... پھر رضاعی ماں آئی آپ نے کپڑا کا دوسرا حصہ بھی بچھا دیا وہ اس پر بیٹھ گئی، پھر رضاعی بھائی آیا، آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور سامنے بٹھایا۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب برالوالدین، نمبر: ۵۱۴۵، سند مرسل ہے کہ کسی صحابی سے مروی نہیں۔)

امام بخاری کی والدہ کی دعا:

امام بخاری بچپن میں نابینا ہوگئے تو ان کی والدہ نے رو رو کر دُعا کی۔ خواب میں ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے تیرے زیادہ رونے اور دُعا کرنے کے سبب تیرے بیٹے کی بینائی لوٹا دی۔ صبح ہوئی تو امام بخاری بینا ہو چکے تھے۔

(تہذیب الکمال، ترجمہ: محمد بن اسماعیل البخاری، نمبر: ۵۰۵۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ج: ۵۲، ص: ۵۶۔ ترجمہ محمد بن اسماعیل بن البخاری وتاریخ بغداد للخطیب بغدادی، ج: ۲، ص: ۱۰۔ ترجمہ محمد بن اسماعیل البخاری، نمبر: ۴۲۴، سند میں عبداللہ بن محمد بن اسحٰق المسمار کا شیخ مجہول ہے۔ دوسری سند کرامات اولیاء للا لکائی، ج: ۱، ص: ۲۴۷ وتاریخ دمشق لابن عساکر، ج: ۵۲، ص: ۵۶ وتاریخ اسلام، ج: ۱، ص: ۲۰۱۳۔ وفتح الباری، ج: ۱، ص: ۴۷۸، سند میں محمد بن الفضل البلخی مجہول ہے۔)

عبدالرحمٰن بن شاذان بلخی:

حضرت مالک بن دینار اور صالح بن بشیر بصرہ سے حج کے لیے مکہ پہنچے حج سے فارغ ہوکر عرفات میں سوئے ہوئے تھے غائبی آواز آئی اے مالک بن دینار لوگوں کو

بشارت سنا دو کہ عبدالرحمٰن بلخی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے سب کا حج قبول کرلیا۔ تین مرتبہ یہ خواب آیا...... یہ دونوں بزرگ عبدالرحمٰن کی تلاش میں نکلے عراقیوں کے خیموں کے پاس اس کا خیمہ ملا وہ ایک ہاتھ اور ایک آنکھ سے معذور ہے جب اس کو یہ خبر سنائی وہ چیخا اور بیہوش ہوگیا ہوش آیا تو ہم نے اس سے اس کی وجہ پوچھی کہنے لگا میرا باپ رئیس اور صالح آدمی تھا وہ فوت ہوگیا میں نے غلط سوسائٹی اختیار کرلی میری والدہ مجھے مسلسل روکتی رہی...... ایک دفعہ رمضان کی پہلی رات تھی غلط ساتھیوں سے مل کر شراب نوشی کی...... میری والدہ کو پتہ چلا تو آئی میرے سر کے بال پکڑے جھنجھوڑتے ہوئے ڈانٹنے لگی...... میں نے ماں کے چہرے پر تھپڑ مارا جس سے اس کی آنکھ نکل گئی...... ماں نے روتے ہوئے بددعا کی اللہ تجھ سے ناراض رہے تیری توبہ قبول نہ کرے...... جب میرا نشہ اترا ہوش آیا تو مجھے غلطی کا احساس ہوا میں نے والدہ سے بہت معافی مانگی لیکن اس نے معاف نہ کیا...... آخر میں نے اپنا ہاتھ کاٹا اپنی آنکھ نکالی ماں کے حضور پیش ہوا ماں نے پھر بھی معاف نہ کیا...... اب میں نے یہ گناہ بخشوانے کے لیے تیسرا حج کیا لیکن ہر حج کے بعد آج کی طرح کسی آدمی کے ذریعہ میرے حج نامقبول ہونے کی اطلاع مل جاتی ہے...... دونوں بزرگ اس کو لے کر اس کی ماں کے پاس پہنچے معافی کی سفارش کی اس نے انکار کیا...... پھر حضرت صالح نے قرآن پڑھا کہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کہ مومن لوگ غصہ ختم کردیتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں کہ ماں نے قرآن سنتے ہی بیٹے کو معاف کردیا...... پھر ماں نے دعا دی تو اس کا ہاتھ اور آنکھ درست ہوگئے۔

(المقاصد السنیہ فی الاحادیث الالھیہ لابی القاسم علی بلبان المقدسی ص ۳۲۰ سند میں دو راویوں کے علاوہ تمام راوی کتب رجال سے نہیں ملے لہٰذا یہ روایت موضوع من گھڑت ہے)

موسیٰ علیہ السلام کا ہمسایہ:

قصہ گو لوگ بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ جنت

میں میرا ہمسایہ کون ہوگا...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلاں قصاب موسیٰ علیہ السلام اس قصاب کے پاس گئے کہا آج رات مجھے اپنا مہمان بنالو اس نے منظور کرلیا آپ نے دیکھا کہ اس نے کچھ گوشت لیا گھر جا کر خوبصورت پکایا بوڑھی ماں کو کھلایا تو بڑھیا نے ہونٹ ہلائے موسیٰ علیہ السلام نے بغور سنا وہ کہہ رہی ہے کہ اللہ میرے بیٹے کو جنت میں موسیٰ کا ساتھی بنا (مجھے یہ واقعہ کسی مستند کتاب سے نہیں مل سکا کئی اہل علم سے بھی پوچھا سب نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا یہ واقعہ کسی کا خودساختہ من گھڑت واقعہ ہے)

لاہور کا حلوائی:

یہ واقعہ سنا گیا ہے کہ لاہور کے کسی محلہ میں ایک حلوائی کچھ وقت سے بیمار تھا چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا اس کو کسی عالم دین نے کہا کہ اپنی ماں کے جوتے سر پر رکھ کر دعا کر اللہ تجھے صحت عطا کرے گا اس نے یہی کیا تو رات چلنے سے عاجز تھا لیکن دعا کا اثر کہ رات کو شفایاب ہوا اور فجر کی نماز مسجد میں ادا کی۔

(دعا کے شرعی آداب سے یہ طریقہ ثابت نہیں خودساختہ طریقہ ہے اور خودساختہ طرق کی تبلیغ درست نہیں بلکہ تبلیغ صرف شریعی طرق کی ہی ہونی چاہیے)

گائے برابر سونا:

بنی اسرائیل میں ایک جوان نے مال کے طمع میں اپنے چچا کو قتل کیا اور قتل کا الزام اپنے مخالف قبیلہ پر لگا دیا انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا آپ نے بحکم الٰہی فرمایا کہ گائے ذبح کرو اس کی زبان مقتول کی زبان کو لگاؤ تو وہ خود بتائے گا کس نے قتل کیا......

گائے کی جو صفات بتائی گئیں وہ گائے صرف ایک یتیم بچہ سے ملی وہ بچہ والدین کا اس قدر خدمت گزار تھا۔ ایک دفعہ ایک آدمی قیمتی موتی بیچنے آیا اس لڑکے نے اس سے ستر ہزار کا خرید لیا پھر کہا میرا باپ سویا ہوا ہے صندوق کی چابی ان کے سرہانے ہے ان کی بیداری تک ٹھہرو...... اس نے کہا ابھی رقم لاؤ تو دس ہزار کم دے دو...... بچے نے کہا میرے باپ کی بیداری تک ٹھہرو میں دس ہزار زیادہ دوں گا۔ اسی طرح

بچہ لاکھ تک پہنچا...... بیچنے والا تیں ہزار تک آ گیا...... بچہ نے یہ نفع مند سودا باپ کی نیندو آرام پر قربان کر دیا۔

اللہ نے اسے اس کا بدلہ اس طرح دیا کہ بنی اسرائیل جن صفات کی گائے تلاش کر رہے تھے وہ اسی سے ملی بنی اسرائیل نے اس سے گائے برابر سونا تول کر دیا اور گائے وصول کی۔

(تفسیر ابن جریر طبری وتفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ بقرہ آیت نمبر ۶۷ یہ نہ حدیث ہے نہ صحابی کا قول بلکہ سدی صغیر کذاب راوی کا قول ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کے ہر پہلو میں خرافات سے بچائے اور حق نصیب فرمائے۔

پیدائش موسیٰ کے ڈر سے بچوں کا قتل:

فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس سے آگ نکلی، اس نے قبطیوں کو جلا دیا اور بنی اسرائیلیوں کو چھوڑ دیا۔ تعبیر دینے والوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو مصری قبطیوں کو برباد کریگا تو فرعون نے اسرائیلی بچوں کے قتل کا حکم دیدیا یعنی موسیٰ کی پیدائش کے ڈر سے بچے قتل کروائے۔ (تفسیر ابن جریر الطبری) یہ سدی صغیر کذاب راوی کا قول ہے۔

............*

حقوق اولاد

﴿ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾
''تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے۔''

برادران اسلام!

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اس نعمت کی قدر پوچھنی ہے تو ان سے پوچھو جن کو یہ نعمت ملی نہیں یا پھر اللہ نے عطا کر کے واپس لے لی۔

ابراہیم علیہ السلام:

عرصہ بعید تک ابراہیم علیہ السلام عراق میں نمرودیوں سے مقابلہ کرتے رہے بالآخر بحکم الٰہی شام کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔

شام پہنچے تو کفر کی دن رات مخالفت سے سکون ملا تو اب اولاد کا جذبہ ابھرا اللہ کریم سے درخواست کرنے لگے:

﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ اے رب مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔''

زکریا علیہ السلام:

زکریا علیہ السلام نے جب مریم صدیقہ کے پاس غیبی رزق دیکھا وہیں دعا کرنے لگے:

﴿ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴾ (آل عمران:۳۸)

''حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اے رب مجھے اپنے پاس سے

پاکیزہ اولاد عطا فرما کیونکہ تو ہی دعا سننے والا ہے۔"

دوسرا مقام:

﴿ كٓهٰيٰعٓصٓ o ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا o اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا o قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَ هَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا o وَ اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا o يَّرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا o ﴾ (مریم ۱ تا ٦)

"یہ تیرے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی...... جب اس نے اپنے رب سے خفیہ طور پر دعا کی...... کہا اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میرا سر بڑھاپے کے سبب سفید بالوں سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں تجھ سے کبھی بھی دعا کر کے محروم نہیں رہا...... مجھے اپنے بعد اپنے عزیز و اقارب کا ڈر ہے کہ (انہیں وعظ کون کرے گا) میری بیوی بھی بانجھ ہو چکی ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما...... جو میرا اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب اسے مقبول بندہ بنانا۔"

یہ ہے اولاد کی قدر اور تڑپ کہ اتنے شدید بڑھاپے میں بھی اولاد کا جذبہ بھڑک رہا ہے۔

یاد رکھیں کہ اولاد جہاں اللہ کی نعمت ہے...... وہاں ماں باپ کے لیے آزمائش بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اولاد دے کر آزماتا ہے کہ میری اس نعمت کی قدر کون کرتا ہے۔

اولاد کی قدر یہ ہے کہ اس کے حقوق ادا کیے جائیں...... اسلامی تربیت کی جائے آیئے میں اولاد کے حقوق بیان کروں تاکہ ہم ان کے حقوق ادا کر کے انہیں اپنے لیے صدقہ جاریہ بنائیں...... اور اللہ کے ہاں سرخرو ہو جائیں۔

پہلا حق:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں جو آدمی اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو کہے...... بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا...... شروع اللہ کے نام سے اے اللہ ہم کو اور جو تو ہمیں اولاد عطا کرے اس کو شیطان سے محفوظ رکھنا...... فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَالِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا...... جو میاں بیوی کے مقدر میں اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا اتی اهله ۶۳۸۸)

یعنی اس دعا سے پیدا ہونے والا بچہ شیطانی شر سے بچے گا تو باپ کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو اس فائدہ سے محروم نہ رکھے۔

دوسرا حق...... کان میں اذان:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ))

"میں نے دیکھا جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے کان میں نماز والی اذان کہی۔"

(ترمذی کتاب الاضاحی باب الآذان فی اذن المولود ۱۵۱۴ وابوداود کتاب الادب ۵۱۰۵ ومسند احمد ج ۶ ص ۳۹۱ ومستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۹ اسندہ حسن)

اس کی سند میں عاصم بن عبید اللہ پر بعض نے جرح کی ہے لیکن امام ابن عدی فرماتے ہیں کہ عاصم بن عبید اللہ سے سفیان ثوری۔ سفیان بن عیینہ...... اور امام شعبہ نے احادیث روایت کی ہیں اسے محدثین نے قبول کیا ہے باوجود ضعف کے اس کی

حدیث لکھی جا سکتی ہیں۔ (الکامل ابن عدی ج ۵ ص ۲۲۷، نمبر ۱۳۸۱)

عمر بن عبدالعزیز کا عمل:

((اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْعَزِیْزِ کَانَ اِذَا وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ اَخَذَهٗ کَمَا هُوَ فِی خِرْقَتِهٖ فَاَذَّنَ فِیْ اُذُنِهِ الْیُمْنٰی وَاَقَامَ فِی الْیُسْرٰی وَسَمَّاهُ مَکَانَهٗ))

''حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ رحمہ اللہ کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اسی حالت میں گود میں لیتے اور اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہتے۔'' (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۳۳۶، نمبر ۷۹۸۵)

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے عمل سے بھی بچے کے کان میں اذان کہنا ثابت ہوا۔

اجماع امت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لَنْ تَجْتَمِعَ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَةٍ))

''میری ساری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔'' (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۹۳ رواتہ ثقات)

بچے کے کان میں اذان کہنا اگر غلط ہوتا تو تمام امت کا اس پر اجماع نہ ہوتا۔

تیسرا حق...... تحنیک:

ہماری زبان میں تحنیک کو گڑھتی کہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میری والدہ ام سلیم (ابوطلحہ کی بیوی نے) کپڑا میں لپیٹ کر مجھے بچہ دیا اور ساتھ کچھ کھجوریں بھی دیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے کھجور چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالی اس کا نام عبداللہ رکھا۔ (بخاری کتاب العقیقہ باب تسمیۃ المولود نمبر ۵۴۷۰)

دوسری حدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر بچہ پیدا ہوا میں اسے لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اپنے منہ مبارک میں کھجور چبا کر اسے

چٹائی اور اس کا نام ابراہیم رکھا اور برکت کی دعا دی۔
(بخاری کتاب العقیقہ باب تسمیہ المولود ۵۴۶۷)

تیسری حدیث:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ہجرت کر کے مدینہ پہنچی تو مقام قبا پر ہی بچے کو جنم دیا فرماتی ہیں کہ میں بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے بچے کو گود میں لیا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو بچہ کے پیٹ میں سب سے پہلی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک مبارک گئی پھر آپ نے اس پر پیار کا ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے برکت کی دعا دی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ (بخاری کتاب المناقب باب ہجرت النبی واصحابہ ۳۹۰۹ و مسلم کتاب الاداب باب استحباب تحنیک المولود ۲۱۴۶)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام خود بھی نیک اور صالحین تھے لیکن اپنے بچوں کو اعلیٰ شخصیت سے گڑھتی دلواتے لہٰذا اپنے بچوں کو نیک با اخلاق اور کردار کے سچے سُچے آدمی سے گڑھتی دلواؤ۔

چوتھا حق ...... نام رکھنا:

عمر بن شعیب کے پردادا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ...... اَنَّ النَّبِیَّ اَمَرَ بِتَسْمِیَةِ الْمَوْلُوْدِ یَوْمَ سَابِعِہٖ ...... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے کا حکم دیا۔ (ترمذی کتاب الادب باب فی تعجیل اسم المولود ۲۸۳۲ سندہ حسن)

پیچھے تحنیک کے باب میں تین احادیث میں ہے کہ آپ نے بچوں کے نام پہلے دن ہی رکھے۔

ولادت سے قبل نام:

ولادت کے دن سے لے کر ساتویں تک نام رکھنا جائز ہے بلکہ پیدائش سے قبل بھی نام رکھنا جائز ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۝ ﴾ (آل عمران:۳۹)

''ملائکہ نے جب زکریا علیہ السلام کو آواز دی تو وہ کمرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ نامی بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہے سردار ہے عورتوں سے بے رغبت صالح نبی ہے۔''

غور فرمائیں کہ لڑکے کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کا نام یحییٰ رکھ دیا۔

الحاصل...... : یوم ولادت سے ساتویں دن تک بچے کا نام رکھ دینا چاہیے۔

نام اچھا رکھنا چاہیے:

اولاد کا والدین پر حق ہے کہ والدین ان کے اچھے معنٰی ومفہوم والا نام رکھیں کیونکہ نام کا عقیدے پر اور کچھ طبیعت پر اثر ہوتا ہے۔

ناموں کے بارے میں تفصیلی موضوع آگے آئے گا ان شاء اللہ۔

پانچواں حق......حجامت بنوانا:

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ))

''بچہ اپنے عقیقہ تک گروی ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔''

(ترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقہ بشاہ ۱۵۲۲ ومسند احمد ج ۵ ص ۱۲ وسندہ صحیح)

بالوں کے وزن کا صدقہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا

عقیقہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا......: اِحْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهٖ...... اس کا سر مونڈ بالوں کے وزن برابر (چاندی) صدقہ کر تو انہوں نے بالوں کا وزن کیا تو ایک درہم وزن ہوا۔

(مستدرک حاکم ج ۴ص ۲۳۷ والترمذی کتاب الاضاحی ۱۵۱۹ حاکم کی سند متصل صحیح ہے)

چھٹا حق......عقیقہ:

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَاهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا))

''لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے پس اس کی طرف سے خون بہاؤ۔''

(بخاری کتاب العقیقہ باب اماطۃ الاذی عن الصبی ۵۴۷۲)

بچہ گروی ہوتا ہے:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ))

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے۔''

(ابوداؤد کتاب الضحایا باب العقیقہ ۲۸۳۸ والترمذی الاضاحی ۱۵۲۲ ومسند احمد ج ۵ص ۷ سندہ صحیح)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر بچے کا عقیقہ ضروری ہے گروی بچے کو عقیقہ کے ذریعہ آزاد کرو۔

بچے کی طرف سے دو لڑکی سے ایک:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ

وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ))

''کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کریں۔''

(ترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقہ نمبر ۱۵۱۳ و مسند احمد ج ۶ ص ۳۱ ابوداؤد کتاب الضحایا باب العقیقہ ۲۸۳۴ سندہ صحیح)

عقیقہ میں بھیڑ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ))

''کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا دو دو مینڈھوں کے ساتھ عقیقہ کیا۔''

(نسائی کتاب العقیقہ باب کم یعق عن الجاریہ، نمبر ۴۲۱۹ سندہ صحیح)

بھیڑ بکری جنس سے نر مادہ جائز ہے:

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْأُنْثٰى وَاحِدَةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا اَمْ اِنَاثًا))

''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور مؤنث کی طرف سے ایک عقیقہ میں جانور کا نر یا مادہ ہونا تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔''

(ترمذی کتاب الاضاحی باب فی العقیقہ، نمبر ۱۵۱۶ سندہ صحیح)

یعنی بھیڑ بکری جنس سے عقیقہ کرو نر ہو یا مادہ۔

الحاصل...... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عقیقہ میں صرف بھیڑ بکری

جنس ثابت ہے اور کوئی نہیں۔

اونٹ گائے بھینس سے عقیقہ نہیں:

حضرت ام کرز اور ابوکرز بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن ابی بکر کے خاندان میں سے کسی عورت نے نذر مانی کہ اگر عبدالرحمٰن کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو ہم عقیقہ میں اونٹ نحر کریں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((لَابَلِ السُّنَّةُ اَفْضَلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ))

"نہیں بلکہ سنت طریقہ ہی افضل ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔"

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۲۳۸/ امام حاکم اور حافظ ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

دوسری روایت:

حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا اے ام المؤمنین اس کے عقیقہ میں اونٹ نحر کرو فرمایا...... مَعَاذَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ...... اللہ کی پناہ اللہ بچائے ہم وہ کریں گے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جیسی دو بکریاں ذبح کریں گے۔ (سنن کبریٰ للبیہقی ج ۹ ص ۳۰۱ و ارواء الغلیل ج ۴ ص ۳۹۰ اسنادہ حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے ثابت ہوا کہ عقیقہ صرف بھیڑ بکری سے ہے۔

عقیقہ کب تک:

حضرت بریدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ...... اَلْعَقِيْقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ وَلِاَرْبَعِ عَشْرَةَ وَلِاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ...... عقیقہ کا عمل ساتویں دن ہونا چاہیے...... اگر کسی مجبوری سے ساتویں دن نہیں ہوا تو چودھویں دن ہو...... اگر کسی وجہ

سے چودھویں دن نہیں ہوسکا تو اکیسویں دن ہو۔ (طبرانی اوسط ج ۵ ص ۱۳۶ نمبر ۴۸۸۲ وسنن الکبریٰ للبیہقی ج ۹ ص ۳۰۳ سند میں اسماعیل بن مسلم ضعیف راوی ہے۔

صحیح موقوف روایت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عقیقہ ساتویں دن کیا جائے...... اگر ساتویں دن نہ ہوسکے تو چودھویں دن...... اگر چودھویں دن نہ ہوسکے تو اکیسویں دن کیا جائے۔ (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۲۳۸ سندہ موقوف صحیح)

ضعیف مرفوع کی صحیح موقوف نے تائید کردی تو مسئلہ ثابت ہوگیا کہ عقیقہ سب بہتر ہے کہ ساتویں دن کیا جائے، اگر بامر مجبوری ساتویں دن نہیں کیا گیا تو چودھویں دن...... اگر اس دن بھی نہیں کیا گیا تو پھر اکیسویں دن کیا جائے۔

بعد از بعثت عقیقہ:

زندگی میں جب موقع ملے اگر کسی مجبوری کے تحت اکیسویں دن تک عقیقہ نہیں کرسکے تو زندگی میں جب چاہو کرلو کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ عَقَّ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ مَا بَعَثَ نَبِيًّا))

''کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوۃ فرمانے کے بعد اپنا عقیقہ خود آپ کیا۔''

(طبرانی اوسط ج ۱ ص ۳۹۸ نمبر ۹۹۴ وسنن الکبریٰ للبیہقی ج ۹، ص ۳۰۰، سلسلۃ احادیث صحیحہ نمبر ۲۷۲۶) مجمع الزوائد ج ۴ ص ۹۴ حافظ ہیثمی فرماتے ہیں کہ طبرانی کے راوی صحیح کے ہیں سوائے ہیثم بن جمیل کے وہ بھی ثقہ ہیں۔ البتہ طبرانی کے شیخ احمد بن مسعود الخیاط کا میزان میں تذکرہ نہیں۔

ان کا تذکرہ مختصر تاریخ دمشق ج ۱ ص ۴۱۸ میں ہے...... نیز حافظ ذہبی نے اسے المحدث الامام قرار دیا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۱۴ ص ۲۴۴ تذکرہ ۱۲۶)

جانور کی عمر اور شراکت:

عقیقہ کے جانور کے بارے میں شرعاً کوئی پابندی نہیں دوندا ہو یا کھیرا، کان کٹا

ہو یا سینگ ٹوٹا وغیرہ قربانی کی طرح گائے اونٹ زیادہ عقیقہ بھی نہیں۔ بلکہ گائے اونٹ بھینس سے عقیقہ ثابت ہی نہیں۔

عقیقہ کی شرعی حیثیت:

امام شوکانی نے نقل کیا کہ جمہور کہتے ہیں یہ سنت ہے حضرت ابوحنیفہ کہتے ہیں۔فرض ہے نہ سنت بلکہ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ یہ جاہلیت کی رسم تھی اسلام نے مٹا دی۔ان کے شاگرد امام محمد کے نزدیک قربانی نے منسوخ کر دیا۔(نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۴۱ مطبوعہ انصار السنہ محمدیہ لاہور)

(۱)...... امام ابوحنیفہ نے معلوم نہیں کیسے رسم جاہلیت کہہ دیا اور امام محمد نے نہ جانے کیسے منسوخ کر دیا جب کہ صحابہ کرام آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی عقیقہ کرتے رہے کسی صحابی نے نہ اسے رسم جاہلیت کہا نہ ہی منسوخ قرار دیا۔

(۲)...... نفل کہنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ...... جس کے ہاں بچہ پیدا ہو پس وہ پسند کرے تو اس کی طرف سے قربانی کرے لڑکے کی طرف سے دو برابر عمر کی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

(ابوداؤد کتاب الضحایا کتاب العقیقہ ۲۸۴۲ وسنن الکبری للبیہقی ج ۹ ص ۳۰۰ سندہ حسن)

لفظ اَحَبَّ یعنی جو پسند کرے وہ عقیقہ کرے سے بعض نے سمجھ لیا کہ یہ نفل ہے جو پسند کرے وہ عقیقہ کرے جو نہ چاہے نہ کرے۔

قرآن کریم میں ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ﴾ اگر تم اللہ کو پسند کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔

بتائیے کیا لفظ تحبون سے اتباع رسول نفل ہو گئی؟

جواب ملے گا کہ اتباع رسول تو اور کئی جگہ حکماً فرض ہے...... میں عرض کروں گا کہ عقیقہ کے بارے میں بھی حکم رسول ہے...... فَاهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا...... اس کی طرف سے خون بہاؤ۔ (بخاری ۵۴۷۲) اس لیے ضروری ہے کہ جب طاقت ملے تو اسی وقت جس کا عقیقہ نہیں ہوا اس کا عقیقہ کر کے رہن سے چھڑاؤ۔

ساتواں حق...... ختنہ:

﴿ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝ ﴾ (النحل: ۱۲۳)

''پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ملت ابراہیمی پر چلو جو موحد تھا مشرک نہ تھا۔''

ملت ابراہیمی میں ختنہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ))

''ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیشے کے ساتھ اپنا ختنہ کیا۔''

(بخاری کتاب الانبیاء باب واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ۳۳۵۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابراہیمی طریقہ کے مطابق ختنہ کا حکم ہوا۔

فطرتی کام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ))

''پانچ چیزیں پیدائشی سنتوں میں سے ہیں...... ختنہ کرانا...... زیر ناف بال مونڈنا...... بغلوں کے بال اکھاڑنا...... ناخن کاٹنا...... مونچھیں کاٹنا۔

(بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب ۵۸۸۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ اَيَّامٍ .))

''کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت کے ساتویں دن ان کی طرف سے عقیقہ کیا اور ان کے ختنے کیے۔''

(سنن الکبری للبیہقی ج ۸ ص ۳۲۴ طبرانی اوسط ج ۷ ص ۱۲ سندہ حسن لغیرہ)

شاہد حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((سَبْعَةٌ مِّنَ السُّنَّةِ فِي الصَّبِيِّ يَوْمَ السَّابِعِ))

''بچے کے متعلق سات کام مسنون ہیں ایک یہ بھی کہ ساتویں دن ختنہ کیا جائے۔'' (طبرانی اوسط ج ۱ ص ۱۷۶ و مجمع الزوائد ج ۴ ص ۹۵ رجالہ ثقات)

الحاصل...... : ختنہ کرنا چاہیے ساتویں دن فرض نہیں اس کے بعد بھی ہوسکتا ہے۔

آٹھواں حق...... دعا کرنا:

اولاد کے حق والدین کی دعا اللہ تعالیٰ بڑی جلدی قبول کرتا ہے اس لیے والدین کو چاہیے کہ اولاد کو دعاؤں سے فائدہ پہنچائیں۔

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی:

﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِيْنَ ۝ ﴾ (الصفت: ۱۰۰)

ایک اور دعا:

﴿ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۝ ﴾

(بقرہ : ۱۲۸)

''اے ہمارے رب ہمیں اپنا مطیع بنا اور ہماری اولاد کو بھی مسلم امت بنا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رحمٰن کے بندے دعا کرتے ہیں:

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴾ (الفرقان : ۷۴)

''اے ہمارے رب ہمارے بیوی بچوں کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا۔''

ناواں حق ...... انصاف کرنا:

﴿ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ﴾ (المائدہ : ۴۲)

''عدل وانصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴾ (المائدہ : ۴۲)

''اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اس لیے جہاں بھی آپ کا اختیار چلے انصاف کرو۔

اولاد میں بھی انصاف کرو...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ عمرہ بنت رواحہ ایک سال تک میرے والد حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتی رہی کہ میرے بیٹے نعمان کو اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کرو آخر انہوں نے مجھے ایک غلام دیا میری والدہ نے کہا...... لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ...... میں تب راضی ہوں گی جب آپ اس ہبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یارسول اللہ میری بیوی عمرہ سے یہ میرا بیٹا نعمان ہے میں نے اسے ایک غلام ہبہ کیا ہے اور میں اس

کی والدہ کے اصرار کے مطابق اس ہبہ پر آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا:...... يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا...... اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیری اور اولاد بھی ہے؟...... عرض کیا جی ہاں...... فرمایا اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا...... کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو ایسے تحفے دیے ہیں...... عرض کیا نہیں...... فرمایا...... فَلَا تُشْهِدْنِي لِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ...... پھر مجھے گواہ نہ بنا کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا...... اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءٌ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا...... کیا تو چاہتا ہے کہ تیری ساری اولاد تجھ سے برابر اچھا سلوک کرے؟ عرض کیا جی ہاں فرمایا پھر ایسا نہ کر...... فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ...... اللہ سے ڈرو اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

(بخاری کتاب الھبہ باب الاشھاد فی الھبہ نمبر ۲۵۸۷ ومسلم کتاب الھبات باب کراھۃ تفضیل بعض اولاد نمبر ۱۶۲۳) ابوداؤد میں ہے آپ نے فرمایا:

((اِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ اَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ اَنْ يَّبَرُّوْكَ))

اولاد کا تجھ پر حق ہے کہ تو ان کے درمیان عدل کرے جیسا کہ تیرا ان پر حق ہے کہ وہ تجھ سے حسن سلوک کریں۔“

(ابوداؤد کتاب البیوع باب الرجل یفضل بعض ولدہ نمبر ۳۵۴۲ سندہ صحیح)

دوسری حدیث:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:...... اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ...... عطیات وتحائف دیتے وقت اولاد میں برابری رکھو۔ (بخاری تعلیقا باب الھبہ للولد قبل حدیث ۲۵۸۶)

ثابت ہوا کہ باپ اگر اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کرے تو بطور عطیہ بیٹے ہوں یا بیٹیاں لائق ہوں یا نالائق سب کو برابر دے...... باپ کی وفات کے بعد یہ مال ترکہ و

ورثہ ہوگا۔ پھر مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ کے مطابق بیٹی کو بیٹے سے نصف ملے گا۔

اس لیے جن حضرات سے قصداً یا سہواً بے انصافی ہوئی ہے وہ اپنی زندگی میں ہی دیئے ہوئے تحائف واپس لے کر سب میں برابری کریں۔

اولاد سے تحفہ واپس لینا:

عام طور پر تو تحفہ واپس لینا جائز نہیں لیکن اولاد کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ))

''کسی کو تحفہ دے کر واپس لینا حلال نہیں سوائے والد کے وہ اپنی اولاد کو دیا ہوا تحفہ واپس لے سکتا ہے۔'' (ترمذی کتاب البیوع باب الرجوع فی الھبہ ۱۲۹۹ والنسائی الھبہ ۳۶۹۰ وابوداؤد کتاب البیوع ۳۵۳۹ سندہ صحیح)

دسواں حق ...... وراثت سے محروم نہ کرنا:

بعض لوگ اولاد سے ناراض ہو کر ساری جائیداد کسی کے نام ہبہ یا فی سبیل اللہ خرچ کر کے اولاد کو محروم کر دیتے ہیں وہ غور کریں...... حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے آپ ﷺ ان کی عیادت کو آئے تو حضرت سعد نے عرض کیا میری بیماری بہت سخت ہو چکی ہے میرے پاس کثیر مال ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے (بیٹے اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے) کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں...... عرض کیا آدھا؟ فرمایا نہیں...... عرض کیا تیسرا حصہ؟ فرمایا کر دو لیکن یہ بھی زیادہ ہے...... اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ...... بہتر ہے کہ تو اپنے وراثوں کو مالدار چھوڑے...... محتاج بنا کے نہ چھوڑ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ

پھیلاتے رہیں۔ (بخاری کتاب الجنائز باب رثاء النبی سعد بن خولہ ١٢٩٥)

اولاد کو عاق قرار دینا:

بعض لوگ اپنی اولاد کی نالائقی پر انہیں عاق قرار دے کر اپنی جائیداد اور وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔

عاق صرف تین صورتوں میں ہے:

١: اگر بیٹا کسی کی غلامی میں ہے تو وہ باپ کا وارث نہ بنے گا۔

٢: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَالْكَافِرُ الْمُسْلِمَ...... مسلمان کافر اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔ (بخاری کتاب الفرائض باب لا یرث المسلم ٦٧٦٤)

٣: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:...... لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ...... قاتل کا وراثت سے کوئی حق نہیں۔

(طبرانی اوسط ج ١ ص ١٧١ نمبر ٨٨٤ سنن الکبری للبیھقی ج ٦ ص ٢٢٠ صحیح الجامع الصغیر ج ١ ص ٩٥٦، نمبر ٩٥٥٣، اسنادہ صحیح)

یعنی بیٹا اگر باپ کو عمداً قتل کر دے تو اسے باپ کی وراثت سے کچھ نہ ملے گا۔
ان تین صورتوں کے علاوہ اولاد کو وراثت سے محروم کرنا جائز نہیں اگر بیٹا نافرمان ہے تو وہ نافرمانی کی سزا پائے گا۔

البتہ اس کے نقصانات سے بچنے کے لیے باپ اعلان کر سکتا ہے کہ جس نے اس سے لین دین کرنا ہو وہ اپنی ذمہ داری پر کرے ہم اس کے کوئی ذمہ دار نہیں۔

ضعیف اور من گھڑت روایات

عقیقہ نہیں:

جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دو مینڈھوں سے عقیقہ

کرنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عقیقہ نہ کر صرف سر کے بال اتار ان کے وزن برابر چاندی صدقہ کردے۔

(مسند احمد ج٦ ص ٣٩٢ وطبرانی کبیر ج١ ص ٣١١ وسنن الکبری بیہقی ج ٩ ص ٣١٤ مسند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل ضعیف ہے)

اونٹ گائے سے عقیقہ:

جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ اونٹ...... گائے یا بکری سے عقیقہ کرے۔

(طبرانی صغیر ج١ ص ٢٢٨، ٢٢٩ ومختصر ارواء الغلیل ١١٦٨ ومجمع الزوائد ج ٤ ص ٩٢ سند میں مسعدہ بن الیسع کذاب راوی ہے)

بے ختنہ آدمی:

بے ختنہ آدمی کو اسلام میں برداشت نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ ختنہ کرائے چاہے وہ اسی سال کا ہو۔

(سنن الکبری للبیہقی ج ٨ ص ٣٢٤ وسلسلہ ضعیفہ ٢٩٩٧ موضوع من گھڑت)

............*

نام کس طرح رکھیں؟

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

﴿ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

''ایک دوسرے کو برے لقب نہ دو ایمان لانے کے بعد برے نام فسق ہیں جوکوئی ایسے کاموں سے توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

ہر کاروباری کی کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے کاروباری ادارے کا نام اچھے الفاظ اچھے معانی والا رکھوں تا کہ اچھا نام میرے ادارے کی اچھی پہچان بن جائے۔

دینی ذہن رکھنے والے اپنے اداروں کے اسلامی نام رکھتے ہیں تا کہ الفاظ یا نسبت سے فیوض وبرکات کا ظہور ہو۔

افسوس دنیا کمانے کے لیے تو ایسی سوچ رکھی جاتی ہے لیکن سب سے اچھی کمائی (اولاد) کے مستقبل اور ان کے لیے فیوض و برکات کے حصول اور ترقی کے لیے یہ سوچ کیوں نہیں رکھی جاتی؟

آیئے اپنے اور بچوں کے اچھے اچھے نام رکھیں تاکہ دنیا آخرت میں اچھے ناموں سے پکارے جاؤ۔

دنیا میں باپ کے نام سے:

نبی کریم ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنّٰی بیٹا بنالیا لوگ انہیں زید بن محمد ﷺ کہنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۝ ﴾ (احزاب : ۵)

''لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کے ناموں سے پکارو اللہ کے ہاں یہی انصاف ہے۔''

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب ادعوھم لاٰبائھم ۴۷۸۲)

قیامت کو بھی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْغَادِرَ یُرْفَعُ لَهٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ))

''قیامت کے دن ہر دھوکہ باز کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کے دھوکے کا نشان (جھنڈا) ہے۔''

(بخاری، کتاب الادب باب یدعی الناس بآبائھم ۶۱۷۷)

عوام میں معروف یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر کسی کو اس کی ماں کے نام سے آواز دی جائے گی لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث میں فلان بن فلان ہے یعنی مذکر کا بیٹا

مذکر اگر ماں کے نام سے ندا کی بات درست ہوتی تو فلان ابن فلانۃ (کہ فلاں مذکر فلاں مؤنث کا بیٹا) کے الفاظ ہوتے۔

تائیدی روایت:

اس استدلال کی تائید ایک ضعیف روایت سے بھی ہوتی ہے۔ فرمایا:

((اِنَّكُم تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُم فَاَحسِنُوْا اَسْمَآءَ كُمْ))

"قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے پس تم اپنے اچھے نام رکھو۔"

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء ۴۹۴۸ ومسند احمد ج ۵ ص ۱۹۴ سند منقطع ہے کیونکہ عبداللہ بن ابی زکریا نے ابو درداء سے یہ روایت نہیں سنی۔

ایک اشکال کا ازالہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پردہ پوشی کے لیے قیامت کے دن ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔

جواب...... اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جو قوانین قائم کیے ہیں انہیں قوانین کے مطابق قیامت کو جزا...... سزا ہوگی انہیں قوانین کا استعمال ہوگا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے مرتے وقت وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے لڑکا لینا چاہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...... اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ...... بچہ عورت کے شوہر یا لونڈی کے مالک کا ہوگا اور حرام کار یعنی زانی کے لیے پتھر ہیں۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر المشبہات ۲۰۵۳)

شریعت نے یہ اصول قائم کر دیا کہ اگر کوئی آدمی کسی غیر کی بیوی سے بدکاری کرتا ہے پھر اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ بچہ زانی کا نہیں بلکہ اپنی ماں کے جائز خاوند کا کہلائے گا زانی کو کوڑے یا پتھر مارے جائیں گے۔

جس طرح دنیا میں حرام نطفے کا بچہ عورت کے شوہر کا کہلائے گا قیامت کو بھی اسی مرد کا ہی بیٹا کہلائے گا۔

سب سے اچھی ذات اللہ کی:

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے اچھی ہے اسی طرح اس کے نام بھی سب سے اچھے ہیں فرمایا:

﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۝ ﴾ (الاعراف : ۱۸۰)

''اور اچھے نام اللہ کے ہیں انہیں کے ساتھ اس کو پکارو۔''

دوسرا مقام:

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ ﴾ (الاسراء : ۱۱۰)

''اے پیغمبر ﷺ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کو تم اللہ یا رحمٰن کہہ کر پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔''

تیسرا مقام:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ ﴾ (طه : ۸)

ان مقامات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کئی نام ہیں اور سب کے سب اچھے ہیں۔

اسماءِ الٰہی حفظ کرنے سے جنت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانویں یعنی ایک کم سو نام ہیں جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

ماری کتاب الشروط باب ما یجوز من الاشراط......۲۷۳۶)

اس حدیث میں ننانویں ناموں کے لیے کوئی کلمہ انحصار نہیں کہ صرف ننانویں ہی ں ان سے زیادہ نہیں بلکہ اس حدیث کی وضاحت یوں ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے جس نے ننانویں نام یاد کیے وہ جنت میں داخل ہوگا اس کی دلیل آگے حدیث ہے:

مرف ننانویں نام ہی نہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کسی کو کوئی غم پہنچے تو وہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ))

''اے اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری بندی کا بیٹا ہوں...... میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے...... میرے متعلق تیرا حکم اور فیصلہ انصاف والا ہے...... تو نے اپنے جتنے بھی نام رکھے ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو

بتائے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں...... یا اپنے پاس علم غیب میں رکھے ہیں...... ان تمام ناموں کے وسیلے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کا سرور میرے سینے کا نور بنا...... میرے غم اور مصیبت کو دور فرما اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَحُزْنَهٗ وَاَبْدَلَهٗ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا...... اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور کردے گا اور اس کی جگہ خوشی نصیب کردے گا...... صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ دعا تو ہمیں ضرور یاد کرنی چاہیے فرمایا ہاں جو بھی اسے سنے اسے چاہیے کہ وہ اسے یاد کرے۔''

(مسند احمد ج ۱ص ۳۹۱ وص ۴۵۲ وابن حبان حدیث نمبر ۲۳۷۲ ومستدرک حاکم ج ۱ص ۵۰۱ وطبرانی کبیر ج ۱۰ص ۱۶۹، حدیث نمبر ۱۰۳۵۲ ومسند ابی یعلی ج ۹ص ۱۹۸، حدیث نمبر ۵۲۹۷ ومسند بزار ج ۵ص ۳۶۲، حدیث نمبر ۱۹۹۴ ومجمع الزوائد ۱۰ص ۱۹۰وسلسلہ احادیث صحیحہ ۱۹۹ وتفسیر ابن کثیر سورہ اعراف آیت ۱۸۰ حدیث ۳۲۱۵ وشفاء العلیل لابن قیم ج ۱ص ۲۷۴ باب السابع والعشرون۔ اس حدیث کو شیخ البانی اور ابن قیم نے صحیح کہا...... عبد الرزاق مہدی نے جید کہا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حسن کہا...... شعیب الارناؤط نے ابن حبان کی تحقیق میں صحیح کہا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام بہت زیادہ ہیں کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کر دیے۔ کچھ اپنے نبی کو قرآن کے علاوہ بتا دیئے...... کچھ کسی کو نہ بتائے آیئے میں دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ننانویں نام عرض کروں تا کہ انہیں یاد کرنے سے جنت ملے...... بچوں کے نام رکھنے میں کام آئیں۔

۱	اَللّٰهُ	اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام	قصص (۷۰)
۲	اَلْآخِرُ	سب سے آخر	الحدید (۳)
۳	اَلْاَحَدُ	ایک	الاخلاص (۱)

۴	الاَعلٰی	سب سے اونچا	الاعلیٰ (۵)
۵	الاَکْرَمُ	سب سے زیادہ معزز	العلق (۳)
۶	اِلاٰلٰہُ	عبادت کے لائق	النحل (۵۱)
۷	الاَوَّلُ	ہمیشہ سے ہے	الحدید (۳)
۸	اَلْبَارِئُ	پیدا کرنے والا	الحشر (۲۴)
۹	اَلْبَاطِنُ	دنیا کی نظروں سے پوشیدہ	الحدید (۳)
۱۰	اَلْبَرُّ	نیکی کرنے والا	الحدید (۳)
۱۱	اَلْبَصِیْرُ	دیکھنے والا	الطور (۲۸)
۱۲	اَلتَّوَّابُ	توبہ قبول کرنے والا	بقرہ (۳۷)
۱۳	اَلْجَبَّارُ	مضبوط غلبے والا	الحشر (۲۳)
۱۴	اَلْجَمِیْلُ	خوبصورت	الحجر (۸۵)
۱۵	اَلْحَافِظُ	نگران	التوبہ (۱۱۲)
۱۶	اَلْحَسِیْبُ	حساب لینے والا	النساء (۸۶)
۱۷	اَلْحَفِیْظُ	نگہبان	النساء (۸۰)
۱۸	اَلْحَقُّ	سچا	حج (۶)
۱۹	اَلْحَکَمُ	فیصلہ کرنے والا	ابوداؤد ۴۹۵۵ حسن
۲۰	اَلْحَکِیْمُ	حکمت والا	بقرہ (۳۲)
۲۱	اَلْحَلِیْمُ	تحمل والا	ہود (۸۷)
۲۲	اَلْحَمِیْدُ	حمد والا	حج (۶۴)
۲۳	اَلْحَیُّ	زندہ رہنے والا	المومن (۶۰)

۲۴	اَلْحُیِیُّ	لجپال	ابوداؤد ۴۰۱۲ حسن
۲۵	اَلْخَالِقُ	تخلیق کرنے والا	الحشر (۲۴)
۲۶	اَلْخَبِیْرُ	خبر رکھنے والا	التحریم (۳)
۲۷	اَلْخَلَّاقُ	بہتر پیدا کرنے والا	الحجر (۸۶)
۲۸	اَلدَّیَّانُ	بدلہ لینے والا غالب حاکم	مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۳۸ صحیح
۲۹	اَلرَّبُّ	پرورش کرنے والا	الفاتحہ (۱)
۳۰	اَلرَّحْمٰنُ	رحم کرنے والا	الفاتحہ (۲)
۳۱	اَلرَّحِیْمُ	مہربان	الفاتحہ (۳)
۳۲	اَلرَّزَّاقُ	خوب رزق دینے والا	الذاریات ۵۸
۳۳	اَلرَّفِیْقُ	نرمی کرنے والا	بخاری ۶۹۲۷
۳۴	اَلرَّقِیْبُ	نگہبان	المائدہ (۱۱۷)
۳۵	اَلرَّؤُوْفُ	شفقت کرنے والا	النحل (۷)
۳۶	اَلسُّبُّوْحُ	ہر عیب سے پاک	مسلم (۴۸۷)
۳۷	اَلسَّتِیْرُ	پردہ ڈالنے والا	ابوداؤد (۴۰۱۲)
۳۸	اَلسَّلَامُ	سلامتی والا	الحشر
۳۹	اَلسَّمِیْعُ	سننے والا	البقرہ (۱۲۷)
۴۰	اَلسَّیِّدُ	سردار	ابوداؤد ۴۸۰۶
۴۱	اَلشَّافِیُ	شفا دینے والا ہے	بخاری ۵۷۴۲
۴۲	اَلشَّاكِرُ	قدردان	البقرہ (۱۵۸)
۴۳	اَلشَّكُوْرُ	بہت ہی قدردان	فاطر (۳۰)

۴۴	اَلشَّھِیْدُ	گواہ	حم السجدہ (۵۳)
۴۵	اَلصَّمَدُ	بے نیاز	الاخلاص (۲)
۴۶	اَلطَّیِّبُ	پاک	مسلم ۱۰۱۵
۴۷	اَلظَّاھِرُ	غالب	الحدید (۳)
۴۸	اَلْعَزِیْزُ	زبردست	البقرہ (۱۳۹)
۴۹	اَلْعَظِیْمُ	عظمت والا	الحشر (۲۳)
۵۰	اَلْعَفُوُّ	معاف کرنے والا	المجادلہ (۲)
۵۱	اَلْعَلِیْمُ	سب سے زیادہ جاننے والا	التحریم (۲)
۵۲	اَلْعَلِیُّ	بلند	البقرہ (۲۵۵)
۵۳	اَلْغَالِبُ	غالب	یوسف (۲۱)
۵۴	اَلْغَفَّارُ	بخشنے والا	ص (۶۶)
۵۵	اَلْغَفُوْرُ	بخشنے والا	یونس (۱۰۷)
۵۶	اَلْغَنِیُّ	مالدار سخی	الحج (۶۴)
۵۷	اَلْفَتَّاحُ	رزق کے دروازے کھولنے والا	سبا (۳۶)
۵۸	اَلْقَادِرُ	قدرت رکھنے والا	الانعام (۶۵)
۵۹	اَلْقَاھِرُ	غالب	الانعام (۱۸)
۶۰	اَلْقُدُّوْسُ	تمام نقائص سے پاک	الجمعہ (۱)
۶۱	اَلْقَدِیْرُ	ہر چیز پر قادر	الملک (۱)
۶۲	اَلْقَرِیْبُ	سماعت بصارت میں ہر چیز کے قریب	البقرہ (۱۸۶)
۶۳	اَلْقَھَّارُ	غالب	ابراہیم (۴۸)

۶۴	اَلْقَوِيُّ	سب سے زیادہ قوت والا	الشوریٰ (۱۹)
۶۵	اَلْقَيُّوْمُ	زندہ جاوید	البقرہ (۲۵۵)
۶۶	اَلْكَبِيْرُ	سب سے بڑا	الحج (۶۲)
۶۷	اَلْكَرِيْمُ	باعزت	الانفطار (۶)
۶۸	اَلْكَفِيْلُ	کفالت کرنے والا	النحل (۹)
۶۹	اَللَّطِيْفُ	باریک بین	الملک (۱۴)
۷۰	اَلْمُبِيْنُ	واضح کرنے والا	النور (۲۵)
۷۱	اَلْمُتَعَالُ	بہت بلند	الرعد (۹)
۷۲	اَلْمُتَكَبِّرُ	خودکو بڑا جاننے والا	الحشر (۲۳)
۷۳	اَلْمَتِيْنُ	مضبوط طاقت ور	الذاریات (۵۸)
۷۴	اَلْمُجِيْبُ	دعا قبول کرنے والا	ہود (۶۱)
۷۵	اَلْمَجِيْدُ	بزرگی والا	ہود (۷۳)
۷۶	اَلْمُحْسِنُ	احسان کرنے والا	سلسلہ احادیث صحیحہ ۴۷۰
۷۷	اَلْمُحِيْطُ	گھیرنے والا	حم السجدہ (۵۴)
۷۸	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	الحشر (۲۴)
۷۹	اَلْمُعْطِيُّ	عطا کرنے والا	بخاری ۳۱۱۶
۸۰	اَلْمُقْتَدِرُ	اقتدار والا	الکھف (۴۵)
۸۱	اَلْمُقَدِّمُ	آگے لانے والا	بخاری ۱۱۲۰
۸۲	اَلْمُقِيْتُ	ہر جاندار کو رزق دینے والا	النساء (۸۵)
۸۳	اَلْمَلِكُ	بادشاہ	الحشر (۲۳)

۸۴	اَلْمَلِيْكُ	بادشاہ	القہر (۵۵)
۸۵	اَلْمَنَّانُ	احسان کرنے والا	ابوداؤد ۱۴۹۵
۸۶	اَلْمُهَيْمِنُ	محافظ	الحشر (۲۳)
۸۷	اَلْمُؤَخِّرُ	مہلت دینے والا	بخاری ۱۱۲۰
۸۸	اَلْمَوْلٰى	مددگار	الانفال (۴۰)
۸۹	اَلْمُؤْمِنُ	امن دینے والا	الحشر (۲۳)
۹۰	اَلنَّصِيْرُ	مددگار	النساء (۴۵)
۹۱	اَلْهَادِىُ	ہدایت دینے والا	فرقان (۳۱)
۹۲	اَلْوَاجِدُ	اکیلا	الرعد (۱۶)
۹۳	اَلْوَارِثُ	وارث	الحجر (۲۳)
۹۴	اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	البقرہ (۱۱۵)
۹۵	اَلْوِتْرُ	ایک	بخاری ۶۴۱۰
۹۶	اَلْوَدُوْدُ	محبت کرنے والا	البروج (۱۴)
۹۷	اَلْوَكِيْلُ	کارساز	آل عمران (۱۷۳)
۹۸	اَلْوَلِىُّ	مددگار دوست	الشوری (۹)
۹۹	اَلْوَهَّابُ	عطا کرنے والا	آل عمران (۸)

یہ تو اللہ تعالیٰ کے معلوم شدہ ناموں میں سے ننانویں نام عرض کیے ہیں جب کہ ان کے علاوہ بھی کئی نام ثابت ہیں۔

اَلْمُبْدِئُ	معاملہ ظاہر کرنے والا	احزاب (۳۷)
اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	الدخان (۱۶)

اَلْمُسَعِّرُ	قیمت مقرر کرنے والا	ابوداؤد البیوع ۳۴۵۱
اَلْقَابِضُ	رزق کم کرنے والا	ابوداود البیوع ۳۴۵۱
اَلْبَاسِطُ	رزق کھولنے والا	ابوداود البیوع ۳۴۵۱
اَلْمَالِکُ	پورے اختیار والا	الفاتحہ (۳)
اَلْجَامِعُ	جمع کرنے والا	آل عمران (۹)
اَلنُّوْرُ	روشنی	نور (۳۵)
اَلْبَدِیْعُ	پیدا کرنے والا	بقرہ (۱۱۷)
اَلْحَنَّانُ	شفقت کرنے والا	مسند احمد ج ۳ ص ۱۵۸
ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام	جلال اور عزت والا	الرحمٰن (۷۸)

الدھر:...... بعض لوگ الدہر کو بھی اللہ کا نام سمجھتے ہیں جب کہ یہ اللہ کی صفت ہے نام نہیں۔

حدیث:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((یُؤْذِیْنِی ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِی الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ))

''آدم کا بیٹا زمانے کو گالی دے کر مجھے تکلیف دیتا ہے...... زمانہ تو میں ہوں...... کیونکہ سارے اختیار میرے ہاتھ میں ہیں میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں۔''

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب وما یھلکنا الا الدھر نمبر ۴۸۲۶)

لفظ خدا:

تقریباً چودہ صدی تک علماء سلف میں سے کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کو خدا کہنے پر

اختلاف نہیں کیا البتہ پندرھویں صدی میں کچھ علماء نے اسے عجمی لفظ ہونے کی بنیاد پر اختلاف کیا ہے..... جبکہ کوئی مخلوق کو دستگیر..... لجپال..... داتا..... غوث اعظم کہے تو پھر علماء کہتے ہیں یہ تو اللہ کے نام ہیں..... اگر داتا..... دستگیر عجمی الفاظ اللہ کے نام بن سکتے ہیں تو لفظ خدا پر اختلاف کیوں؟ نماز روزہ بھی تو عجمی نام ہیں۔ ان پر اتفاق کیوں؟

اللہ کے ناموں کے ساتھ عبد:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:..... اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآءِکُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ..... اللہ تعالیٰ کو تمہارے ناموں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن نام بڑے پسند ہیں۔

(مسلم کتاب الآداب باب النھی الکنی بابی القاسم ۲۱۳۱)

اس حدیث کے مطابق اگر تم اللہ کے ناموں کے ساتھ لفظ عبد لگا کر نام رکھو گے تو انشاء اللہ یہ نام اللہ تعالیٰ پسند بھی کرے گا اور باعث برکت بھی ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو لفظ عبد سے بڑا پیار ہے۔

لفظ عبد سے اللہ کا پیار:

جس بندے سے اللہ تعالیٰ نے پیار کیا اس کو اکثر جگہ لفظ عبد سے یاد کیا چند مقام سماعت فرمائیں:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ٥ ﴾ (البقرہ : ۲۳)

''اگر تم کو اس چیز کے بارے میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمائی تو اس جیسی ایک سورۃ ہی لے آؤ۔''

دوسرا مقام:

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا٥ ﴾ (الاسراء: ۱)

”وہ پاک ذات جس نے رات کے کچھ حصے میں اپنے بندے کو سیر کرائی۔“

تیسرا مقام:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًاؕ ﴾ (الکھف : ۱)

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔“

چوتھا مقام:

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ ﴾ (الفرقان : ۱)

”برکت والی وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب فرقان نازل فرمائی تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے ڈرانے والا بن جائے۔“

پانچواں مقام:

﴿ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّاۚ ﴾ (مریم : ۲)

”یہ تیرے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر کی۔“

چھٹا مقام:

﴿ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌؕ ﴾ (ص : ۳۰)

”ہم نے داؤد علیہ السلام کو سلیمان فرزند دیا جو بڑا اچھا بندہ اور بہت رجوع کرنے والا تھا۔“

ساتواں مقام:

﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَۘ ﴾ (ص : ۴۱)

”ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کا تذکرہ کرو۔“

آٹھواں مقام:

﴿ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؀ ﴾

(الجن: ۱۹)

”جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔“

حدیث:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ نماز میں کہتا ہے: ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ...... تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ...... حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ ...... میرے بندے نے میری تعریف کی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قرأۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ نمبر ۳۹۵)

ان تمام مقامات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے اسے بندہ کا خوبصورت لقب دیتا ہے کیونکہ اللہ کو لفظ عبد پیارا لگتا ہے اس لیے اپنے بچوں کے نام اللہ تعالیٰ کے اسماءِ گرامی کے ساتھ لفظ عبد لگا کر رکھو۔

بعض نام لفظ عبد کے بغیر بھی جائز:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض نام (بغیر لفظ عبد کے) مخلوق کے لیے جائز ہیں ...... اور بعض نام مخلوق کے لیے (بغیر لفظ عبد کے) جائز نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر عربی ج ا ص ۱۲۰ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ پشاور فصل فضل بسم اللہ)

وہ نام جو مخلوق کے لیے لفظ عبد کے بغیر جائز نہیں:

الله ...... الرحمن ...... الرب ...... الاحد ...... الآخر ...... الاله ......

الاول ...... الباری ...... الباطن ...... التواب ...... الجبار ......

المهيمن...... الملك...... الحسيب...... الحق...... الحكيم......
الحی...... القيوم...... الخلاق...... الخالق...... الديان...... الرزاق......
السبوح...... السلام...... الشافی...... الصمد...... الظاهر......
العفو...... العليم...... الغفار...... الغفور...... الفتاح...... القادر......
القدوس...... القدير...... القهار...... المتكبر...... المتعال......
المجيب...... المحيط...... المنّان...... المعطی...... البصير......
الواحد...... الوتر...... الوهاب...... الباسط...... القابض ان کے علاوہ تقریباً سارے نام لفظ عبد کے بغیر بھی مخلوق کے لیے رکھنے جائز ہیں۔

انبیاء کے نام پر نام رکھو:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نجران گیا وہاں کے عیسائیوں نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تم قرآن میں مریم صدیقہ کے بارے میں پڑھتے ہو۔ یا اخت ھارون...... اے ہارون کی بہن...... ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے وہ تو عیسیٰ علیہ السلام سے ایک عرصہ پہلے گزر چکے تھے...... میں مدینہ لوٹا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا...... اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ...... بنی اسرائیل لوگ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء اور صلحاء کے ناموں پر نام رکھتے تھے۔

(مسلم کتاب الآداب باب النھی عن التکنی بابی القاسم ۲۱۳۵)

آپ کے بیٹے کا نام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...... وُلِدَنِیْ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاِسْمِ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ...... آج رات میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ الصبیان والعیال ۲۳۱۵)

ان احادیث میں انبیاء کے نام پر نام رکھنے کی رغبت ملتی ہے اس استدلال کی تائید مزید ایک ضعیف روایت سے بھی ہوتی ہے کہ ...... تَسَمُّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَاءِ ...... انبیاء کے نان پر نام رکھو۔ (نسائی کتاب الخیل باب یستحب من شتة الخیل ۳۵۶۵ ومسند احمد ج ۴ ص ۳۴۵ سند عقیل بن شبیب مجہول کے سبب ضعیف ہے)

آدم	گندم گوں	یوسف	حسین پاکباز
نوح	آرام۔راحت	شعیب	چھوٹی جماعت
شیث	کثرت	خضر	سرسبز وشاداب
ادریس	پڑھانا	موسیٰ	پانی سے نکلا ہوا
هود	حق کی طرف رجوع	هارون	سالار
صالح	نیک	یوشع	پھول دار
ابراهیم	لاجواب کرنے والا	الیاس	طاقتور بہادر
لوط	چپکانے والا	یسع	فراخ
اسماعیل	اللہ نے سن لی	داؤد	عزیز دوست
اسحاق	ہنسانے والا	سلیمان	زینہ...... سلامتی
یعقوب	پیچھے آنے والا	ایوب	رجوع کرنے والا
یونس	مانوس	ذوالکفل	کفالت والا
عزیر	تعاون	لقمان	دانا
زکریا	بھرنا	یحیی	لمبی زندگی والا
عیسیٰ	بھورے رنگ والا	محمد	تعریف کیا گیا

محمد رسول اللہ ﷺ کے ناموں پر:

آپ ﷺ کے ذاتی نام محمد اور احمد ہیں ﷺ صفاتی نام کئی ہیں فرمایا:...... خَمْسَةُ اَسْمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا لْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُوْ اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ...... میرے لیے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں ﷺ میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا...... میں حاشر ہوں کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ میرے پاس لوگوں کو اکٹھا کرے گا...... میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(بخاری کتاب الفضائل باب فی اسماء رسول اللہ ۳۵۳۲ ومسلم کتاب الفضائل باب فی اسماءٗ)

سید سرور عالم کیتا خود فرمان ہے جاری
نام پیارے بخشے مینوں خود خداوند باری
سوہنا نام محمد میرا زمیں اوپر ٹکایا
پہلی کتب سماوی اندر ہے احمد نام رکھایا
کناں سوہنا نام محمد جو بھی مونہوں آلاوے
ہووے مسلم یا کافر کوئی صفت سناندا جاوے
اک ہور نام ہے ماحی میرا طرفوں پاک الٰہی
میرے ذریعہ کرسی مولا کفر دی خوب تباہی
حاشر بھی ہے نام میرا محشر نوں کم آنا
کل خدائی اکٹھی ہوکر میرے قدمی آنا
ہور اک عاقب نام ہے میرا اللہ پاک ٹکایا
ختم نبوت والا تاج میرے سر سجایا

اَلْمُقَفّٰی	انبیاء کے بعد آنے والا	احمد ۵/ ۴۰۵
نَبِیُّ الرَّحْمَة	رحمت بھری خبر دینے والا	احمد ۵/ ۴۰۵
نَبِیُّ التَّوْبَه	توبہ کی خبر دینے والا	احمد ۵/ ۴۰۵
نَبِیُّ الْمَلْحَمَه	عظیم مجاہد	احمد ۵/ ۴۰۵
قَاسِم	اللہ کا دیا تقسیم کرنے والا	بخاری ۸۱
مُبَلِّغ	تبلیغ کرنے والا	احمد ۴ص ۱۰۱
عَبْدُ الله	اللہ کا بندہ	بخاری ۳۴۴۵
امین	ایماندار	بخاری ۴۳۵۱
مصطفی	چنا ہوا	مسلم
اَلْمُزَّمِّلُ	کپڑا اوڑھنے والا	المزمل (۱)
اَلْمُدَّثِّرُ	لحاف اوڑھنے والا	المدثر (۱)
النَّبِیُّ	خبر دینے والا	احزاب (۴۶)
شَاهِدٌ	گواہی دینے والا	احزاب (۴۶)
مُبَشِّرٌ	خوشخبری دینے والا	احزاب (۴۶)
نَذِيْرٌ	ڈرانے والا	احزاب (۴۶)
دَاعِیِ اِلَی الله	اللہ کی طرف بلانے والا	احزاب (۴۶)
سِرَاجٌ مُّنِيْر	چمکتا سورج	احزاب (۴۶)
بشیر	خوشخبری دینے والا	الفاطر (۲۴)
شھید	شہادت دینے والا	بقرہ (۱۴۳)
صادِقُ الْمَصْدُوْق	سچوں سے سچا	بخاری (۴)

مُتَوَکِّلٌ	توکل کرنے والا	احزاب ۴۸،۳۸
سَیِّدٌ	سردار	بخاری (۳۳۴۰)
اَوْلٰی	جان سے زیادہ ہمدرد	احزاب
وَلِیٌّ	دوست	مائدہ (۵۵)
هَادٍ	راہ دکھانے والا	احمد ۳/۱۲۲
مُذَکِّرٌ	نصیحت کرنے والا	الغاشیہ (۲۱)
شَافِعٌ	سفارش کرنے والا	مسلم ۲۲۷۸
اَجْوَدُ	بہت بڑا سخی	بخاری ۶
خَاتَمُ النَّبِیِّیْن	نبوت کو ختم کرنے والا	احزاب (۴۰)
رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین	تمام جہانوں کے لیے رحمت	انبیاء (۱۰۷)
خَازِنٌ	خزانچی	بخاری ۱۰۳۷
خَلِیْل	دلی دوست	بخاری ۴۶۶
مُصَدِّق	تصدیق کرنے والا	البقرہ (۱۰۱)
حَقٌّ	سچا	بخاری ۱۱۲۵
عبداً شکورا	قدردان بندہ	بخاری ۱۱۳۵

یٰس...... طٰہٰ...... حٰم...... حروف مقطعات ہیں کسی کے نام نہیں۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے ناموں اور سورتوں کے ناموں پر نام رکھنا ممنوع ہے جیسا کہ طٰہٰ...... یٰس...... حٰم...... عوام میں یہ مشہور ہے کہ یٰس طٰہٰ حٰم نبی کریم ﷺ کے نام ہیں کسی صحیح...... حسن...... حدیث یا قول صحابی سے آپ ﷺ کے یہ نام ثابت نہیں۔

(تحفۃ المودود ج ا ص ۱۲۰ الفصل الثانی فیما یستحب من الاسماء وما یکرہ منھا)

قرآنی نام:

اَبْرار	نیک	آل عمران (۱۹۳)
اِسْرَار	راز داری	نوح (۷۱)
اَبْصَار	عقل و بصارت	ابراہیم (۴۲)
اَحْسَنَ	بہت اچھا	الملک (۲)
اَسْلَم	مطیع	آل عمران (۱۳)
اَصْغَرُ	چھوٹا	یونس (۶۱)
اَعْظَم	بہت بڑا	الحدید (۱۰)
اَفْنَان	شاخیں	الرحمٰن (۴۸)
بَازِغ	روشن	الانعام (۷۷)
بُرْهَان	دلیل	النساء (۱۷۴)
توفیق	موافقت	النساء (۶۲)
تقویم	درست	التین (۴)
تسنیم	جنتی چشمہ	المطففین (۲۷)
تنزیل	اتارنا	یٰس (۵)
ثاقب	روشن	الصافات (۱۰)
بَهْجَه	سرسبز	النمل (۶۰)
بطَانَه	راز دان دوست	آل عمران (۱۱۸)
ثَمَرَ	پھل	الکہف (۳۴)
حِسَانٌ	خوبصورت	الرحمٰن (۷۰)

حنیف	مُوَحِّد	آل عمران (٦٧)
خَالِد	ہمیشہ	محمد (۱۵)
دانیہ	قریب	الدہر (۱۴)
رَشَاد	بھلائی	المؤمن (۳۸)
رِضْوَان	رضامندی	توبہ (۲۱)
رَفِیع	بلند	مومن (۱۵)
رِیْحَان	خوشبو۔پھل	الواقعہ (۸۹)
رَقِیم	تحریر	الکہف (۹)
زِیْنَت	خوبصورتی	النور (۳۱)
زَنْجبیل	سونٹھ	الدہر (۱۷)
زَعِیم	ذمہ دار	یوسف (۷۲)
زَمْھَرِیْر	ٹھنڈا سایہ	الدہر (۱۳)
سَاجد	سجدہ کرنے والا	الزمر (۹)
سَعِیْد	خوش بخت	ھود (۱۰۵)
سَدِیْد	درست	احزاب (۷۰)
سَلِیم	سلامت	الشعرا (۸۹)
سُنْدُس	ریشم	الدخان (۵۳)
سَامِرُ	کہانی گو	المومنون (٦٧)
سِرَاجُ	چراغ	الفرقان (٦١)
سَرْمَدْ	ہمیشہ	القصص (۷۱)

سَمِین	موٹا تازہ	الحجر (۷۵)
سُلْطَان	دلیل، بادشاہ	آل عمران (۱۵۱)
صَابِر	صبر کرنے والا	ص (۴۴)
صَغِیر	چھوٹا	القمر (۵۳)
صَدِیق	دوست	الشعراء (۱۰۱)
صَعُود	چڑھائی	المدثر (۱۷)
صفوان	مضبوط چٹان	البقرہ (۲۶۴)
ضِیاء	روشنی	القصص (۷۱)
طَالِب	چاہنے والا	الحج (۷۳)
ظَهِیر	غالب مددگار	بنی اسرائیل (۸۸)
عَابِد	عبادت کرنے ولا	الکافرون (۳)
عَاکِف	عبادت کے لیے رکنے والا	الحج (۲۵)
عِمْرَان	آبادی	آل عمران (۳۵)
غُفْرَان	بخشش	البقرہ (۲۸۵)
عَاصِف	تندوتیز	یونس (۲۲)
عَاصِم	بچانے والا	یونس (۲۱)
عَقَبَہ	گھاٹی	البلد (۱۱)
عُلْیَا	بلند	مریم (۵۰)
عِنَب	انگور	بنی اسرائیل (۹۱)
فُرقان	فرق کرنے والا	البقرہ (۱۸۵)

قُرَّةُ عَیْن	آنکھوں کی ٹھنڈک	الفرقان (۷۴)
قَمَر	چاند	الانعام (۷۷)
قِنْوَان	جوڑا	الانعام (۹۹)
کِفْل	حصہ	النساء (۸۵)
کَوْکَب	ستارہ	الانعام (۷۶)
کَبِیْر	بڑا	ہود (۱۱)
مُبِیْن	واضح	المائدہ (۱۵)
مُحِیْص	پناہ گاہ	الشوریٰ (۳۵)
مِصْبَاح	چراغ	النور (۳۵)
مُصَفًّی	صاف	محمد (۱۵)
مَکْنُوْن	چھپا ہوا	الصافات (۴۹)
مَنْصُوْر	مدد کیا ہوا	بنی اسرائیل (۳۳)
مَامُوْن	محفوظ	المعارج (۲۸)
مُبَارَك	بابرکت	الانعام (۹۲)
مَرْجَان	قیمتی پتھر	الرحمٰن (۲۲)
مَرْصَدْ	گھات	التوبہ (۵)
مُشَیَّدَہ	مضبوط	النساء (۷۸)
مَصْفُوْفَہ	قطار در قطار	الطّور (۲۰)
مُقِیْم	قائم رہنے والا	التوبہ (۲۱)
مَنْضُوْد	بالترتیب	ہود (۸۲)

مُنِیب	رجوع کرنے والا	ہود (۷۵)
نَاصِح	نصیحت کرنے والا	الاعراف (۶۸)
نَجْم	ستارہ/نرم پودا	النحل (۱۶)
نَصر	مدد	آل عمران (۱۲۶)
نَصُوحًا	خالص	التحریم (۸)
نَقِیب	مبلغ	المائدہ (۱۲)
وَلِیجَه	دلی دوست	التوبہ (۱۶)
وَهَّاج	روشن	النساء (۱۳)
وَقَار	عزت	نوح (۱۳)
یَزِید	زیادہ	النساء (۱۱۳)

لڑکیوں کے لیے قرآنی نام:

آزِفَه	قریب آنے والی	النجم (۵۷)
اَسْمَاء	نام کی جمع	البقرہ (۳۱)
اَیْمَن	دائیں	مریم (۵۲)
اَمَّارَه	حکم دینے والی	یوسف (۵۳)
بَارِزَه	صاف ظاہر	الکہف (۴۷)
بَازِغَه	روشن	الانعام (۷۸)
بُشْرٰی	بشارت	البقرہ (۹۷)
بَیْضَاء	سفید	اعراف (۱۰۸)
بَهْجَه	خوبصورت	النمل (۶۰)

ثَمْرَہ	پھل	البقرہ (۲۵)
دَانِیَہ	قریب	الحاقۃ (۲۳)
حُسْنٰی	بہترین	یونس (۲۶)
رَابِیَہ	زبردست	الحاقۃ (۱۰)
رَافِعَہ	اونچی	الواقعہ (۳)
رِضْوَانَہ	رضامندی	آل عمران (۱۶۲)
رَاضِیَہ	خوش راضی	الحاقۃ (۲۱)
سَکِیْنَہ	سکون والی	الفتح (۴)
صَابِرَہ	صبر کرنے والی	انفال (۶۶)
صَاعِقَہ	چمک	الذاریات (۴۴)
صَدِیْقَہ	دوست	المائدہ (۷۵)
طُوْبٰی	مبارک	الرعد (۲۹)
طَیِّبَہ	پاک	آل عمران (۳۸)
عَاصِفَہ	تندوتیز	الانبیاء (۸۱)
عِیْشَہ	زندگی	الحاقۃ (۲۱)
عَاقِبَہ	انجام	آل عمران (۱۳۷)
فَاکِہَہ	میوہ	یٰس (۵۷)
فِضَّہ	چاندی	آل عمران (۱۴)
مُبَارَکَۃٌ	بابرکت	القصص (۳۰)
مَصْفُوْفَہ	قطار در قطار	الطور (۲۰)

مَیْلَہ	جھکاؤ	النساء(۱۵۲)
نَاضِرَہ	تروتازہ	القیامہ(۲۲)
نَاصِیَہ	پیشانی	العلق(۱۵)
نَاعِمَہ	تروتازہ	الغاشیہ(۸)
نَعَمَاء	اچھی زندگی	ہود(۱۰)

پیچھے حدیث گزری ہے کہ بنی اسرائیل انبیاء اور صلحاء کے ناموں پر نام رکھتے تھے اس حدیث کے مطابق صحابہ اور صحابیات جو کہ تمام صالحین وصالحات ہیں ان کے ناموں پر بھی اپنی اولاد کے نام رکھو۔

عبد اللہ	اللہ کا بندہ	ارقم	بہت تحریر کرنا
عُمَر	زندگی	اَسْمَدُ	حیران ہونا
عُثْمَان	ملاقات	اَسْعَدُ	سعادت مند
عَلِیُّ	بلند	اُسَیْد	چھوٹا شیر
سَعْد	خوش بخت	اَسِیْم	بلند
طَلْحَہ	کیکر کا درخت	اَشْعَث	بکھرا ہوا
زُبَیْر	شیر	اَقْرَع	کھٹکھٹانے والا
بلال	تری	اَقْمَرُ	زیادہ روشن
ثابت	مضبوط	اَنِیْس	پیارا
جَعْفَر	دریا۔ندی	اَنِیْف	نرم لوہا
حَسَن	خوبصورت	اُوَیْس	بھیڑیا
حُسَیْن	بہت خوبصورت	بَرَاء	آزاد

رَبِیْعَه	بہار	تَمِیْم	کامل
ابوسفیان	تراشنے والا	ثَعْلَبَه	لومڑی
عَمَّار	تعمیر کرنے والا	ثُمَامَه	اصلاح
عُکَّاشَه	جمع کرنا	جَابِر	غالب
حنظله	تمہ کا درخت	جُبَیْر	غالب
یَاسِر	آسانی کرنے والا	جَرِیْر	کھینچنے والا
اَبَان	واضح	جَلِیْب	ہانکنے والا
اَرْبَدْ	اقامت	جُنْدُب	پروانہ نما جانور
اُسَامَه	شیر	جُنَیْد	چھوٹا لشکر
اَبُوذر	پھیلانا	حَارِث	محنتی
اَجْمَدْ	ٹھہرنا	حُذافه	سہولت
اَحْوَصْ	محتاط	حُذَیْفَه	آسانی
حَازِم	محتاط	رُوْمَانْ	انار
حَسَّان	خوبصورت	رُوَیْفَع	بلند
حُسَیْل	تیز رفتار	زَاهِر	چمکیلا
حَصِیْب	کنکریاں مارنے والا	زُرْعه	کھیتی
حُضَیْر	شہری	سُجَیْم	برسنے والا
حَاطِب	ایندھن جمع کرنے والا	سُرَاقَه	چھپنا
حَکِیْم	حکمت والا	سِلْکَان	مرتب
حَمَّاد	تعریف کرنے والا	سَلْمَان	سلامت

حِمَاس	محافظ	سُلَیْك	راہ گیر
حَمْزَہ	شیر	سَلِیْم	محفوظ
خَالِدْ	ہمیشہ	سَلِیْط	اچھی نسل
خَبَّاب	بلند اور دراز ہونا	سَمَّاك	مچھلی فروش
خُبَیْب	بلند	سِنَان	نیزے کا پھالا
خُزَیْمَہ	ترتیب دینا	سُهَیْل	آسانی
خَلَّاد	ہمیشہ	شُبْرُمَہ	شیر کا بچہ
خَلِیْد	ہمیشہ	شُرَیْح	وضاحت کرنے والا
خُنَیْس	چھپنے والا	شَرِیْد	الگ تھلگ
دِحْیَہ	سربراہ	شَمَّاس	چمکیلا
دُرَیْد	اختتام	صَبِیْح	روشن
رَافِع	بلند کرنے والا	صفوان	چٹان
رَبِیْعِی	بہار والا	صُهَیب	سرخ سیاہی مائل
رَزِیْن	رہائش	ضَحَّاك	ہنسنے والا
رَسِیْم	محرر	ضِمَاد	معالج
رَشِیْد	ہدایت یافتہ	ضِمَام	ملنا
ضُمَیْر	پوشیدہ	طُفَیْل	چھوٹا بچہ
ظَهِیْر	مددگار	قَیْس	اندازہ
عَازِب	الگ	کُرْز	ذہین
عَاقِل	عقل مند	کُرَیْب	چھوٹی مشکل

عَاصِمُ	بچانے والا	كَعْب	اُبھرا ہوا
عَاقِب	پیچھے آنے والا	لَبِيْد	چھوٹا تھیلا
عَامِر	آباد کرنے والا	لَيْث	شیر
عَبَّاد	بہت عبادت گزار	مُحْصِن	پاکباز
عُبَيْدُ الله	اللہ کا چھوٹا بندہ	مَحْمُود	تعریف کیا گیا
عِتْبَان	ڈانٹنا	مَرْثَد	معزز
عَدَاس	نگران	مِرْدَاس	پتھر
عَدِی	بڑھنا	مِسْطَح	فصیح
عِرْبَاض	مضبوط	مَسْعُوْد	سعادت مند
عُرْوَه	کڑا	مُصْعَب	دشوار
عَصِيْم	بچایا گیا	مُعَاذ	پناہ یافتہ
عِكْرَمه	کبوتری	مُعَاوِيه	چلانے والا
عَمْرو	آبادی	مُعْتِب	ڈانٹنے والا
عُمَيْر	چھوٹی آبادی	مُغِيْره	حملہ آور
عُمَيْس	طاقتور	مِقْدَاد	توڑنے کا آلہ
عُوَيْم	سالی	مُنْكَدِر	تیز رفتار
عِيَاض	خلیفہ	مِهْرَان	خوبصورت
غَالِب	غالب	نُعْمَان	سرخ پھول
فِرَاس	فراست والا	نَوَاس	پرسکون
فُضَيْل	چھوٹا فضل	وَاقِد	روشن کرنے والا

فَهْدٌ	چیتا	وَقَّاص	توڑنے والا
قتادہ	پلان	هَيْثَم	شیر
قُدامہ	پیشوا	وَلِيْد	بچہ

چند صحابیات صالحات کے اسماء گرامی:

خدیجہ	ناتمام	بدیلہ	بدلہ
سَوْدَہ	مشک	بَرِيْدَہ	ٹھنڈی
عَائِشَہ	زندگی والی	بَرِيْعَہ	چمکیلی
حَفْصَہ	شیرنی	بَسِيْسَہ	مٹھائی
جُوَيْرِيَہ	عہد و پیمان	ثُوَيْبَہ	جزا
رملہ (ام حبیبہ)	ریت کا ٹیلہ	جَلِيْحَہ	صاف
صفِيَّہ	منتخب	حَبِيْبَہ	پیاری
هِنْدَہ (ام سلمہ)	جماعت سونتنا	جَسَّانَہ	خوبصورت
زَيْنَب	خوشبودار درخت	حَلِيْمَہ	بردبار
مَيْمُوْنَہ	بابرکت	حَمْنَہ	سرخ انگور
رُقَيَّہ	ترقی	حَمِيْمَہ	گہری سہیلی
ام كُلْثُوم	پرکشش	خَلِيْدَہ	ہمیشہ
فاطمہ	دودھ چھڑانے والی	خَلِيْسَہ	بہادرہ
اُمامہ	مقصد	خنساء	چھپنا
عاتِكَہ	سرخ	خولہ	خادمہ
ام ھانی	خوشگوار	خيثمہ	توڑنا

جُمانه	موتی	دُجانه	بارش
رقیقه	نرم دل	رَبِیْعَه	بہار
ضُبَاعه	گوشہ	رَجِیْلَه	مضبوط
اُکَیْمَه	اونچی	رُجِیْله	مسافرہ
اَشِیْلَه	اعلیٰ خاندان	رَفِیْدَه	عطیہ
آمِنَه	امن والی	رِیْطَه	کمبل
اُمَیْمَه	ارادہ	زِنِّیْرَه	مالا
اُنْجشه	حاصل کرنا	سَاعِدَه	معاون
اَنِیْسَه	پیاری	سَدَلِیّه	جھکی ہوئی
زَرِینه	سونے کی چیز	عُنْقُوْدَه	گچھا انگور
سَارِیَه	جاری	غزیْله	ہرن
سَانِیَه	چمکیلی	فروه	جلد
سدره	بیری کا درخت	فَرِیْعَه	شاخ
سَعِیْدَه	نیک بخت	فَضَاله	فضیلت والی
سَکِیْنَه	سکون والی	فِضَّه	چاندی
سُلَامَه	سلامتی	فَکِیْهَه	خوش طبع
سَمُرَه	گندم گوں	کَبْشَه	سردار
سُمَیْکه	چھوٹی مچھلی	قَبِیْصَه	ڈھیر
سَمِیَّه	ہم نام	لُبَابَه	دانا
سَنَا	چمک	لَبِیْبَه	عقلمند

سُهَيمه	حصے دار	مَرْجانَه	قیمتی پتھر
شقيقه	سگی بہن	مُطِيعه	اطاعت گزار
شُمَيْله	اچھی عادت والی	مَنِيُحَه	تحفہ
شَيْمَاء	خوشبو	نَائِله	مقصد حاصل کرنے والی
صَخْرَه	چٹان	لُبْنٰی	دودھ جیسی
ضَمْرَه	ماہر	لَمِيْس	نرم و نازک
طَاهِره	پاک صاف	نَاجِيَه	کامیاب
عَالِيَه	اونچی	نَبِيْشَه	گہری
عُجْلَه	جلدی	نَسِيْبَه	نسب والی
عَطِيَّه	تحفہ	نَفِيْسَه	صاف ستھری
عَفِيْره	صاف	نَوِيْلَه	تحفہ
عَقِيْله	عقل والی	نميصَة	قسمت
عُمَيْره	آباد	وَاثِله	مضبوط رسی
عَمَّاره	آبادی	وَرْقَاء	چاندی

قرآنی نام یا اسمائے صحابہ جو عرض کیے ہیں ان کے آخر پر تائے تانیث یعنی گول تا لگا کر جتنے چاہو لڑکیوں کے نام بنالو۔

بقیہ عنوان انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں عرض کروں گا۔

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

***

اچھے اور برے ناموں کے اثرات

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .

﴿ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ ۝ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

”ایمان لانے کے بعد برے نام بلانے گناہ ہے۔“

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

گزشتہ خطبہ میں اچھے نام رکھنے کی رغبت اور طریقہ عرض کیا آج عرض کروں گا کہ اچھے اور برے نام کا اثر......نام والے شخص پر کیا پڑتا ہے؟

اچھے ناموں کے فائدے

گزشتہ خطبہ میں عرض کیا کہ اچھے نام رکھو تا کہ تم دنیا و آخرت میں اچھے ناموں سے پکارے جاؤ۔

حوض کوثر پر:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچ کر تمہارا میزبان بنوں گا تم میرے پاس جماعت در جماعت آؤ گے:...... فَاَعْرِفُكُمْ بِاَسْمَآئِكُمْ وَبِسِيْمَاكُمْ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الْغَرِيْبَةَ مِنَ الْاِبِلِ فِي اِبِلِهٖ...... ''میں تم کو تمہارے ناموں اور وضوء کے نشانوں سے پہچانوں گا جیسا کہ آدمی اپنے اونٹوں سے دور نکلے اونٹ کو پہچان لیتا ہے۔

(مسند شہاب ج ۲ ص ۱۷۵ و سلسلہ احادیث صحیحہ ج ۷ ص ۶۶ نمبر ۲۸۶۵ سندہ صحیح)

قیامت کے دن ہر نبی کے لیے ایک حوض ہوگا جس سے اس کے امتی پانی پئیں گے سب سے بڑا حوض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا جس سے صرف آپ کے امتی ہی پانی پئیں گے اگر کوئی غیر امتی آئے گا تو آپ اسے روک دیں گے۔

(ترمذی صفۃ القیامۃ نمبر ۲۴۴۳ و مسلم کتاب الطہارۃ نمبر ۲۴۷)

آپ اپنے امتیوں کو ان کے اسلامی ناموں اور وضو کے نشانوں سے پہچانیں گے اس لیے اپنے اور اپنی اولاد کے اچھے نام رکھو۔

خدمت نبوی کی سعادت:

حضرت یعیش غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اونٹنی منگوائی فرمایا اس کا دودھ کون دھوئے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کیا میں حاضر...... فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا مرہ (کڑوہ) فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے پوچھا: اونٹنی کون دھوئے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کیا میں حاضر فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا حرب (جنگ) فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے پوچھا اونٹنی کون دھوئے گا؟ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کیا میں حاضر...... فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا یعیش (زندگی گزارنا) فرمایا اِحْلِبْهَا تو اونٹنی کا دودھ دھو۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب ما یکرہ من الاسماء نمبر

۱۸۱۹ امرسلاً والاستذکار لابن عبدالبر ج ۸ ص ۵۱۳ موصلاً سندہ حسن)

اچھے نام کے سبب خدمت نبوی کی سعادت نصیب ہوئی۔

فال لینا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ . الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ))

"چھوت لگ جانے...... اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں مجھے اچھی فال پسند ہے یعنی اچھا جملہ جو کسی سے سنا جائے۔"

(بخاری کتاب الطب باب الفال نمبر ۵۷۵۶)

چھوت: کسی کی بیماری دوسرے کو لگنا:

بدشگونی:

کسی چیز میں نحوست جاننا...... کسی نے صبح ادھار مانگ لیا تو سمجھا کہ آج سارا دن ادھاریوں کا گزرے گا...... محرم میں شادی کی تو نقصان ہوگا...... رات کو گھر میں جھاڑو دیا تو سمجھ لینا کہ بس اس نے گھر سے رزق کو جھاڑو سے نکال دیا وغیرہ یہ سب منہ کی باتیں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

فال:

کسی سے اچھا لفظ سن کر اس کے مطابق نیک انجام کی امید رکھنا...... مبارک گھڑی دیکھنا۔

اچھے نام سے فال:

صلح حدیبیہ کے موقع کفار مکہ کی طرف سے پہلا قاصد عروہ بن ثقفی آیا پھر بنوکنانہ

کا ایک آدمی آیا...... پھر مکرز آیا...... لیکن فریقین میں مفاہمت نہ ہوئی پھر سہیل بن عمرو آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:...... لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ...... یقیناً تمہارا معاملہ آسان ہوگیا...... واقعتاً اسی سہیل کے آنے پر صلح نامہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد......۲۷۳۲)

برے ناموں کے نقصان:

جس چیز کا برا نام رکھا جائے اس پر نام کا اثر پڑتا ہے۔ حضرت مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا حزن (سخت زمین) آپ نے فرمایا تو سہل (نرم و آسان) ہے عرض کیا جو نام میرے والد نے رکھا ہے میں اسے نہ بدلوں گا...... حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بعد ہمارے خاندان پر مشکل و سختی چھائی رہی۔

(بخاری کتاب الادب باب اسم الحزن نمبر ۶۱۹۰)

دوسری حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے منبر پر فرمایا: ...... غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ...... وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ...... قبیلہ غفار کو اللہ نے بخش دیا...... اسلم کو اللہ نے محفوظ فرمالیا...... عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسلم غفار......۳۵۱۳)

واقعتاً ایسا ہی ہوا کہ قبیلہ بنی عصیہ نے رعل...... ذکوان اور بنی لحیان سے مل کر دھوکہ سے رسول کریم ﷺ کے ستر جانثار مبلغ شہید کرکے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ (بخاری کتاب الجہاد باب من ینکب فی سبیل اللہ نمبر ۲۸۰۱)

اس لیے برے ناموں سے بچیے اکثر برے ناموں پر اللہ کی طرف سے بے برکتی

اور شخصیت مجروح ہوتی ہے......اسی لیے نبی کریم ﷺ نے برے نام بدل دیئے۔

برے نام تبدیل:

امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نام تبدیل کیے۔

پہلے نام	معانی	تبدیل شدہ نام	معانی
عاص	نافرمانی کرنے والا		
عزیز	اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام		
عتلہ	سخت		
شیطان	شریروں کا سردار		
حکم	اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام		
غراب	کوّا		
حباب	شیطان کا نام		
شہاب	شعلہ	ہشام	سخاوت کرنے والا
حرب	جنگ	سلما	سلامتی
مضطجع	لیٹنے والا	منبعث	اُٹھا ہوا
ارض غفرۃ	بنجر زمین	ارض خضرہ	سرسبز زمین
شعب الضلالہ	گمراہی کی وادی	شعب الھدیٰ	وادی ہدایت
بنوزنیہ	زنا کی اولاد	بنورشدہ	حلال اولاد
بنومغویہ	اغواہ عورت کی اولاد		

(ابوداؤد کتاب الادب باب تغیر الاسم القبیح ۴۹۵۶ وصحیح ترغیب والترھیب ج ۲ ص ۲۰۸ نمبر ۱۹۸۳ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا)

اصرم نام:

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ان میں سے ایک شخص سے پوچھا اس نے کہا میرا نام اصرم (کاٹنے والا) ہے آپ نے فرمایا نہیں تیرا نام زرعۃ (بیج) ہے۔

(ابوداؤد کتاب الطب نمبر ۴۹۵۴ سندہ صحیح)

عاصیہ نام:

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمانی کرنے والی) تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ (خوبصورت) رکھا۔

(مسلم کتاب الآداب باب کراھۃ التسمیہ بالآسماء القبیحۃ ۲۱۳۹)

شہنشاہ نام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ:......اِنَّ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ تَسَمَّی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ...... قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل وہ شخص ہوگا جو اپنا نام شہنشاہ رکھے کیونکہ شہنشاہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(مسلم کتاب الاداب باب تحریم التسمی بملک الاملاک ۲۱۴۳ و بخاری کتاب الادب ۶۲۰۵)

حکمتاً نام منع کیے:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ اپنے غلام کا نام یسار (خوش حال)...... رباح (منافع)...... نجیح (صبر)...... افلح

(کامیاب) اور ابوداؤد میں ہے کہ نافع (منافع) نہ رکھو کیونکہ جب تم (گھر والوں سے ان نام کے آدمیوں کے بارے) میں پوچھو گے کیا وہ یہاں ہیں؟ وہ کہیں گے نہیں۔

(مسلم کتاب الاداب باب کراھۃ التسمیۃ بالآسماء القبیحہ ۲۱۳۶ وابوداؤد کتاب الطب ۴۹۵۹ سندہ صحیح)

ان ناموں کی ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ مثلاً کوئی پوچھتا ہے یہاں افلح (کامیاب) ہے؟ یہاں یسار (خوشحال ہے) یہاں نجیح (صبر) ہے ان آدمیوں کی عدم موجودگی پر جواب ملتا ہے وہ یہاں نہیں ہیں۔ یعنی یہاں صبر خوشحالی کامیابی نہیں تو یہ الفاظ ناشکری کے ہیں۔

اس لیے ایسے نام نہ رکھو جن کے جواب میں ناشکری ہو۔

مسمیٰ کی تعریف میں مبالغہ والے نام بھی تبدیل:

حضرت زینب بنت ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ میرا نام بَرَّہ (نیکوکارہ) رکھا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا:...... لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ ...... خود اپنی تعریف نہ کرو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تم میں سے نیک کون ہے میرے گھر والوں نے پوچھا پھر ہم اس کا نام کیا رکھیں فرمایا اس کا نام زینب (خوشبو دار) رکھو۔ (مسلم کتاب الاداب باب استحباب تغیر الاسم القبیح حدیث نمبر ۲۱۴۱)

یعنی ایسے نام اور لقب نہ رکھو جن سے مبالغہ سے اپنی تعریف ہو۔

اس لیے انبیاء علیہم السلام...... صحابہ کرام اور صالحین کے ناموں پر نام رکھو۔

نام نہ بگاڑو:

﴿ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

''ایمان لانے کے بعد نام بگاڑنا گناہ ہے۔''

یعنی عبداللہ کو دُاللہ...... عبدالرحمٰن کو ماہنا...... عبدالرشید کو چھیدا...... عبدالحفیظ کو پھیجا...... محمد رفیق کو پھیکا...... محمد عظیم کو جیمو وغیرہ۔

لقب:

کسی صفت کے اظہار یا کسی صفت کی امید میں نام کے ساتھ اور نام رکھنے کو لقب کہتے ہیں۔

سیف اللہ:

نبی کریم ﷺ نے جنگ موتہ کے لیے ایک لشکر تیار کیا آپ نے اس کا امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا فرمایا اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب امیر ہیں...... اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن رواحہ امیر ہیں لشکر اسلام کفر سے ٹکرایا تو باری باری تینوں بزرگ شہید ہو گئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلامی جھنڈے کو سنبھال لیا...... اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر اپنے نبی کو دے دی...... نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو جمع کر کے خبر سنا دی پھر آپ دعا کرنے لگے...... اَللّٰھُمَّ ھُوَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِكَ فَانْصُرْہُ...... اے اللہ وہ تیری تلواروں میں ایک تلوار ہے پس تو اس کی مدد فرما تو اسی دن سے ان کا لقب سیف اللہ ہو گیا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۹۹ و ص ۳۰۰ و ابن حبان ج ۱۵ ص ۵۲۲ نمبر ۷۰۴۸ اسنادہ صحیح)

سفینہ

حضرت سعید بن جمھان نے فرمایا کہ میں حجاج بن یوسف کے زمانہ میں مقام نخلہ پر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے پاس آٹھ راتیں ٹھہرا ان سے احادیث نبوی پوچھتا رہا پھر میں نے ان سے عرض کی آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا میں تجھے وہی نام بتاؤں گا جو رسول کریم ﷺ نے رکھا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ اپنے صحابہ سمیت ایک سفر پر نکلے صحابہ کرام کو اپنا سامان بوجھل لگا تو آپ نے مجھے فرمایا...... اُبْسُطْ كِسَائَكَ...... اپنی چادر بچھا میں نے اپنی چادر بچھائی تو انہوں نے اس میں اپنا اپنا

سامان رکھا پھر انہوں نے مجھے وہ اٹھوادیا آپ نے فرمایا:...... اِحْمَلْ فَإِنَّمَا اَنْتَ سَفِيْنَةَ...... اٹھالے تو تو کشتی ہے حضرت سفینہ فرماتے ہیں (رسول کریم کے فرمان کی یہ برکت ہوئی) کہ میں اس دن سات اونٹوں تک کا بوجھ اٹھا لیتا تو کوئی مشکل نہ ہوتی۔ (مسند احمد ۵ ص ۲۲۱ و مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۶۶ اسنادہ حسن)

اسد اللہ:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین میں پہلے پہل کفار مسلمانوں پر غالب آنے لگے میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان پر غالب آرہا ہے میں نے پیچھے سے اس کی گردن پر تلوار ماری...... اس نے مجھے پکڑ کر دبا دیا۔ حتیٰ کہ مجھے محسوس ہوا کہ میں مرنے لگا ہوں اتنے میں اس کی موت آگئی...... اختتام جنگ پر نبی کریم ﷺ نے اعلان فرمایا:...... مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ...... جس مومن نے جس کافر کو قتل کیا وہ گواہ پیش کرے تو مقتول کا سامان اس کو دیا جائے گا تو میں نے تین مرتبہ کھڑے ہو کر کہا میری گواہی کون دے گا؟ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ابوقتادہ بات کیا ہے؟ تو میں نے ساری بات سنا دی...... حضرت اسود بن خزاعی نے کہا یا رسول اللہ اس نے صحیح کہا ہے اس کافر کا سامان میرے پاس ہے آپ اس سے کہہ دیں کہ مجھ سے سامان نہ لے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی موجودگی میں فرمایا:...... لَاهَا اللّٰهُ اِذًا لَا يَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ...... اللہ کی قسم اللہ کے رسول ﷺ اللہ کے کسی شیر کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے وہ تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑا ہے پھر آپ نے وہ سامان ابوقتادہ کو دلوا دیا۔ (بخاری کتاب الجہاد باب استحقاق القاتل سلب القتیل نمبر ۱۷۵۱)

آپ کے سامنے حضرت ابوبکر نے اسد اللہ کا لقب دیا آپ نے روکا نہیں یہ تقریری حدیث ہوئی۔

حضرت حمزہ اسد اللہ:

جنگ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لڑتے ہوئے کہا......اَنَا اَسَدُ لِلّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ...... میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہوں۔

مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۹۳ سندہ حسن)

حیدر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ خیبر میں مرحب سے مقابلہ کے وقت فرمایا تھا:......اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہ...... میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب غزوہ ذی قرد غیرھا ۱۸۰۷)

صدّیق وعتیق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے پہاڑ نے حرکت کی آپ نے فرمایا:......اُثْبُتْ اُحُدْ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ...... اے احد سکون کر تجھ پر ایک نبی ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب کنت متخذت خلیل ۳۶۷۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا:

((اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا))

''تو اللہ کی طرف سے جہنم سے آزاد ہے پس اسی دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔'' (ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر ۳۶۷۹ سندہ صحیح)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اچھے القابات سنت نبوی ہے البتہ برے القابات

سے شریعت مطہرہ نے منع کیا ہے:

﴿ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

''آپس میں ایک دوسرے کو برے لقب نہ دو (کہ جس سے کسی کی عزت نفس مجروح ہو)۔''

کسی کا قد چھوٹا دیکھا تو اسے بونا..... ٹھگنہ..... کوڈو..... گٹھہ جیسے لقب دے دیے۔ کسی بوڑھے کو دیکھا کہ یہ فلاں لقب سے غصہ کرتا ہے تو اسے بار بار وہی کہا بابا ڈسکو..... بابا مس کال..... بابا گھنٹو وغیرہ کسی کی عزت نفس کو مجروح کرنے والے القاب دینا ظلم ہے اللہ اور نبی ﷺ کی نافرمانی ہے۔

کنیت:

پیچھے میں نے عرض کیا کہ انسان پر اچھے برے ناموں کے اثرات ہوتے ہیں اب اس بات پر کئی احباب پریشان ہوں گے کہ ہم میں سے جن کے نام اچھے معانی والے نہیں وہ کیا کریں..... میں سمجھتا ہوں کہ آج رجسٹریشن کا دور ہے نام تبدیل کرنا اتنا آسان نہیں..... آپ اپنی یا بچوں کی اچھے مفہوم پر مبنی کنیت رکھ لیں کنیت شادی شدہ اور غیر شدہ ہر کوئی رکھ سکتا ہے۔

ابو..... کا معنی باپ بھی ہے اور ابو..... ذو کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ابو ہریرہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن رافع نے پوچھا تمہاری کنیت ابو ہریرہ کیسے ہوئی فرمایا میں گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا میں نے ایک بلی کا بچہ پکڑا رات کو اسے ایک درخت پر رکھ دیتا دن کو اسے لے آتا اور اس سے کھیلتا تو انہوں نے میری کنیت رکھ دی ابو ہریرہ (چھوٹی بلی والا)۔

(ترمذی کتاب المناقب ابی ہریرہ نمبر ۳۸۴۰ سندہ حسن)

یہاں ابو ذُو کے معنٰی میں استعمال ہوا ہے۔

ابوتراب:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا پوچھا علی کہاں ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اوران کے مابین کوئی بات ہوگئی جس سے وہ ناراض ہوکر گھر سے چلے گئے آپ نے ایک آدمی سے کہا جاؤ ان کو تلاش کرو چنانچہ وہ مسجد میں مل گئے آپ مسجد تشریف لائے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں ان کی کروٹ پر کپڑا ہٹنے سے مٹی لگی ہے آپ نے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا..... قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَاتُرَابٍ..... مٹی والے کھڑے ہو جاؤ۔" (بخاری کتاب الصلوۃ باب نوم الرجال فی المسجد حدیث نمبر ۴۴۱)

ابویحیٰ:

ایک لمبی روایت میں حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....: فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَنَانِي اَبَا يَحْيٰى..... بے شک رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت ابویحیٰ رکھی تھی۔

(مستدرک حاکم ج۳ ص ۳۹۸ وطبرانی کبیر ۷۲۹۸ و ۷۳۱۰ اسنادہٗ حسن)

بے اولاد کی کنیت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی ..... كُلُّ اَزْوَاجِكَ كَنَّيْتَهٗ غَيْرِي قَالَ فَانْتِ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ..... آپ نے میرے علاوہ سب بیویوں کی کنیت رکھی ہے؟ آپ نے فرمایا تو ام عبداللہ ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ نمبر ۳۷۳۹ ومسند احمد ج ۶ ص ۱۸۶ اسنادہ صحیح)

بچے کی کنیت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک بھائی ابوعمیر تھا میرا خیال ہے کہ اس

کا دودھ چھوٹ چکا تھا اس کی ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ مرگئی تو وہ پریشان رہنے لگا آپ تشریف لائے اور پیار سے فرمایا:......یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ...... اے ابوعمیر تیری چڑیا کو کیا ہوا۔

(بخاری کتاب الادب باب الکنیۃ للصبی نمبر۶۲۰۳)

اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ......شادی سے قبل حتیٰ کہ بچپن میں بھی کنیت رکھنی جائز ہے۔

اس عنوان میں ضعیف اور من گھڑت روایات:

سائب نام:

ابن ابی حبیب بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا آپ نے پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا سائب (آزاد) فرمایا اس کا نام عبد اللہ ہے انہوں نے کہا وہی نام ٹھیک ہے تو وہ موت سے پہلے پہلے عقل سے آزاد ہوگیا یعنی دیوانہ ہوگیا۔

(الجامع لابن وہب ج۱ص ۴۸، ۴۶وتحفۃ المولود ج۱ص۱۲۳ ضعیف ہے کیونکہ سند مرسل ہے)

قیامت کو ماں کے نام سے آواز:

نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اور ان کی ماؤں کے نام سے آواز دے گا (طبرانی کبیر ج۱۱ص ۱۲۲، حدیث نمبر ۱۱۲۴۲ وسلسلہ احادیث ضعیفہ ج۱ص ۶۲۳ روایت موضوع من گھڑت ہے)

............*

تربیت اولاد

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾

”اے ایمان والو خود کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔“

((وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ الْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ))

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص نگران ہے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا حاکم کو اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا...... آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اسے اس کے گھر کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

(بخاری کتاب الجمعہ باب الجمعۃ فی القری نمبر ۸۹۳)

برادران اسلام!
معزز سامعین وسامعات!

گذشتہ خطبہ میں اللہ کی توفیق سے اولاد کے حقوق بیان ہوئے اس خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اولاد کی تربیت کا طریقہ وسلیقہ عرض کروں گا۔

تربیت:

رَبّٰی یُرَبِّی تَرْبِیَةً اسم مصدر ہے معنی پرورش کرنا...... مُهَذَّب بنانا۔

پرورش کرنا:

ضروریات زندگی مہیا کر کے پیار محبت سے پالنا پوسنا اولاد کی بلوغت تک پرورش کرنا والدین پر اولاد کا حق ہے۔

بچے کو دودھ پلانا:

﴿ وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَ عَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ کِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَ عَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا ﴾ (البقرہ : ۲۳۳)

''مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ مدت اس کے لیے ہے جو مکمل دودھ پلانا چاہے اور لڑکے کے باپ کے ذمہ دستور کے مطابق اولاد اور ماں کا روٹی کپڑا ہے کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے ماں کو یا باپ کو بچے کی وجہ سے بلا وجہ تکلیف نہ دی جائے اگر بچے کا باپ فوت ہو جائے تو یہ ساری ذمہ داری اس کے وارثوں کے ذمہ ہے اگر

میاں بیوی مشورہ کے ساتھ دو سال سے پہلے بھی دودھ چھڑانا چاہیں تو چھڑا سکتے ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اولاد کی پرورش کا طریقہ سلیقہ اور ذمہ داری سمجھا دی۔

یاد رکھیں...... اس ذمہ داری ادا کرنے پر اجر بھی ملے گا فریضہ بھی ادا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي امْرَأَتِكَ))

''اللہ کی رضا کے لیے جو بھی تو خرچ کرے گا اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ جو تو اپنی بیوی کے منہ میں کمائی ڈالے گا اس کا بھی اجر ملے گا۔''

(بخاری کتاب الجنائز باب رثاء النبی علی سعد حدیث نمبر ۱۲۹۶)

دوسری حدیث:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً))

''جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔''

(مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین نمبر ۱۰۰۲)

خرچ کے ساتھ پیار بھی:

بعض آدمی بڑے سخت مزاج ہوتے ہیں کہ اولاد سے ہر وقت غصہ ہر وقت ڈانٹ حضرات بسا اوقات پیار کی محرومی بھی اولاد کو باغی بنا دیتی ہے اس لیے غصہ بھی

ہونا چاہیے اور پیار بھی۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا تو پاس ہی بیٹھے ہوئے اقرع بن حابس التیمی نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی کسی کو نہیں چوما آپ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا:...... مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ...... جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ نمبر ۵۹۹۷)

مہذب بنانا:

مُهَذَّب: هَذَّب يُهَذِّب باب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

هَذَبَا الشَّجَرَةَ..... درخت وغیرہ کی شاخ تراشی کرنا

هَذَبَهُ الشِّعْرَ..... شعر کی اصلاح کرنا

هَذَبَهُ الرَّجُلُ..... پاکیزہ اخلاق والا بنانا

اَلْمُهَذَّب..... پاکیزہ اخلاق والا...... اچھی عادت والا

والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کی شاخ تراشی کرتے رہیں یعنی ہر بری بات بری عادت سے روکیں اچھی باتیں...... اچھی عادتیں سکھائیں۔

انسان اور حیوان میں یہی فرق ہے کہ حیوان یعنی درند چرند پرند اپنے بچوں کی پرورش یعنی رحم وکرم سے پالتے تو ہیں لیکن تربیت نہیں کرسکتے۔

انسان کا ان سے امتیاز یہ ہونا چاہیے کہ وہ پرورش کے ساتھ ساتھ تہذیب بھی سکھائے۔

جو والدین اولاد کی پرورش تو کرتے ہیں لیکن ان کی تربیت نہیں کرتے تہذیب نہیں سکھاتے ایسے والدین جانوروں سے کم نہیں جانور ہی ہیں۔

اولاد انسان کی کمائی ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ))

''تمہاری اولاد تمہاری اچھی کمائی ہے پس تم اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔''

(نسائی کتاب البیوع باب الحث علی الکسب نمبر ۴۴۵۰ وابوداود بیوع نمبر ۳۵۳۰ سندہ صحیح)

ہر انسان اپنی کمائی کی حفاظت کرتا ہے کہ یہ ضائع نہ ہو جائے اولاد تمہاری ستھری کمائی ہے اس لیے اس کی جسمانی اور روحانی حفاظت کرو تا کہ تمہارا دنیا و آخرت کا سرمایہ بنے۔

دنیا میں:

جب آپ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں گے تو ان کی عادات اچھی بن جائیں گی۔ آپ کو کما کے کھلائیں گے...... آپ کا ادب کریں گے...... آپ کو ان کے سبب سے عزت ملے گی۔

آخرت میں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ))

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل بھی منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے صدقہ جاریہ...... فائدہ مند علم...... نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔'' (مسلم کتاب الوصیۃ باب مایلحق للانسان من الثواب حدیث نمبر ۱۶۳۱)

دوسری حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهٗ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَنّٰى هٰذَا

فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ))

''بے شک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کیا جائے گا وہ کہے گا یہ کیسے؟ کہا جائے گا تیرے بیٹے نے جو تیرے لیے بخشش کی دعا کی یہ اس کا ثمرہ ہے۔''

(ابن ماجہ کتاب الادب باب برالوالدین ۳۶۶۰ و مسند احمد ج ۲ ص ۵۰۹ اسنادہ حسن)

ثابت ہوا کہ اولاد اچھی کمائی ہے اس کی حفاظت یعنی اچھی تربیت کرنا والدین کے لیے دنیا و آخرت میں نفع مند ثابت ہوگا۔

جیسی تربیت ویسا بچہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ))

''ہر نومولود فطرۃ (نیوٹل ذہن) پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اسے یہودی بنائیں چاہے عیسائی بنائیں چاہے مجوسی بنائیں۔''

(بخاری کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین حدیث نمبر ۱۳۸۵)

یعنی بچے کا بگاڑ اور سدھار تربیت پر منحصر ہے تربیت کے مطابق بچہ تہذیب پائے گا تربیت یعنی بچے کو اچھی عادت ڈالنے اور بری سے ہٹانے کی مشق کرانا بعض لوگ اولاد کو ایک دو دفعہ اچھی بات کا کہتے اور بری سے روکتے ہیں مان لے تو ٹھیک ورنہ غصہ سے خاموش ہو جاتے ہیں...... ایسا نہیں ہونا چاہیے اولاد تمہاری کمائی ہے اس کی تربیت میں اکتاہٹ محسوس نہ کرو...... مشق کراؤ...... مشق تو ایسی چیز ہے جو جانوروں کو سدھار دیتی ہے یہ تو پھر بھی انسان ہیں۔

غصہ ضد کا علاج:

بیماری یا کسی وجہ سے بچہ میں کیلشیم کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بچہ ضد کرتا

ہے...... غصہ سے روتا...... اشیا توڑتا ہے...... مٹی کھاتا ہے...... اس کا علاج مار پٹائی نہیں بلکہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کے مشورہ سے کیلشیم پوری کرنے والے سیرپ وغیرہ پلائیں تاکہ بچے کا چِڑ چِڑا پن دور ہو اور نشو ونما اچھی ہو جائے۔

مسنون روحانی علاج:

اگر بچہ بڑا ہے تو اسے تعلیم نبوی بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی لڑے ایک کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوا تو آپ نے فرمایا اگر یہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ...... کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔

(بخاری بدء الخلق باب صفة ابلیس وجنودہ حدیث نمبر ۳۲۸۲)

دوسرا علاج:

آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو غصہ آئے وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اگر پھر بھی غصہ نہ جائے تو لیٹ جائے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقال عند الغضب حدیث نمبر ۴۷۸۲ سندہ صحیح)

بچے کو دھمکانا ڈرانا:

بعض مائیں روتے بچے کو خاموش کرانے کے لیے کتے بلی سانپ وغیرہ کا نام لے کر ڈراتی ہیں...... روتا بچہ خاموش ہو جاتا ہے...... ماں خوش ہو جاتی ہے کہ اچھی بات ہاتھ لگ گئی اب جب بھی بچہ روتا ہے ماں ایسے ہی کرتی ہے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ انتہائی بزدل بن جاتا ہے جہاں کتا بلی چوہا وغیرہ دیکھتا ہے فوراً چیخنے لگ جاتا ہے چھوٹے بچے کو نہیں معلوم کتا بلی کیا ہے؟ وہ تو ماں کے ڈرانے کے انداز سے ڈر جاتا ہے کاش کہ ماں اسی لہجہ میں اللہ کا نام لے کر ڈراتی

بیٹا خاموش ہو جاؤ ورنہ اللہ مارے گا

بیٹا گالی نہیں دینی ورنہ اللہ مارے گا

بیٹا بائیں ہاتھ سے نہیں کھانا ورنہ اللہ مارے گا

بار بار اللہ سے ڈرانے کا نتیجہ نکلے گا کہ بچپن سے ہی بچے کے دل و دماغ میں اللہ کا نام اور اس کا ڈر سما جائے گا۔

صفائی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:...... اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانَ...... صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ (مسلم کتاب الطہارۃ کی پہلی حدیث)

غسل:

پیشاب پاخانہ بلغم کی طرح پسینہ کے ذریعہ بھی جسم کے زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں جو انسانی صحت کا راز ہیں...... پسینہ مسامات سے نکلتا ہے...... مسامات میل کچیل سے بند ہو جاتے ہیں...... جن کے لیے غسل ضروری ہے۔ اس لیے بچے کو بچپن میں ہی موسم گرما میں روزانہ اور موسم سرما میں دو تین دن بعد غسل کی عادت ڈالیں...... تاکہ مسام کھلے رہیں اور پسینہ کے ذریعہ زہریلے مادے خارج ہوں صحت برقرار رہے۔

دانت صفائی:

نبی کریم ﷺ کو مسواک اتنی پسند تھی کہ آپ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر شفقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کریں۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب السواک یوم الجمعہ حدیث نمبر ۸۸۷)

دوسری حدیث:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب گھر داخل ہوتے تو مسواک کرتے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب السواک حدیث نمبر ۲۵۳)

تیسری حدیث:...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:...... كَانَ النَّبِيُّ

اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ...... نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ مبارک کو مسواک سے صاف کرتے۔

(بخاری وضو حدیث نمبر ۲۴۶)

چوتھی حدیث:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَنَامُ اِلَّا وَالسِّوَاكُ عِنْدَهٗ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ))

''کہ رسول کریم ﷺ جب بھی سوتے تو اپنے پاس مسواک رکھ کر سوتے جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔''

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۱۷ سندہ حسن)

سوتے میں گندی سانس کے ذریعہ دانتوں پر جم جانے والے گندے مادے اور منہ کی دیگر رطوبات کی صفائی کا بہترین مسنون طریقہ ہے مسواک۔

اس لیے بچپن سے ہی اولاد کو مسواک سے منہ صفائی کی مشق کرائیے...... دانت خواہ دودھ کے ہوں یا جوانی کے...... مسواک سب کے لیے صحت کی ضامن ہے۔

ناخن صفائی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھیں مونڈنے...... ناخن کاٹنے زیر ناف بال مونڈنے...... بغلوں کے بال اکھاڑنے کا ہمارے لیے جو وقت مقرر کیا وہ یہ ہے کہ:

((اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً))

''کہ ہم چالیس رات سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

(مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرہ حدیث نمبر ۲۵۸)

اس حدیث کے مطابق اولاد کو چالیس دن کے اندر اندر ناخن کاٹنے کی

عادت ڈالو۔

کان:

کان میں میل کچیل جم جانے سے خارش ہونے لگتی ہے تو بچے غیر محتاط چیزوں سے خارش کرتے ہیں جس سے کان میں زخم ہو جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ کسی تنکے پر روئی لپیٹ کر تیل لگا کے صفائی کا طریقہ بچوں کو خود بتائیں...... حفاظت سماعت کے لیے کبھی کبھی کانوں میں بادام روغن کا استعمال رکھیں۔

ناک صفائی:

بعض بچوں کے ناک سے پتلا یا گاڑھا پانی جاری رہتا ہے۔ ناک میں سرسوں کا تیل لگا کر منہ لپیٹ کر لٹا دیں...... یا بوائل پانی میں بام ڈال کر اسے بھاپ دے کر منہ لپیٹ کر تھوڑی دیر تک لٹا دیں...... یا مزید کسی معالج کے مشورہ سے علاج کروائیں۔

اگر کوتاہی کی تو اسی حالت میں رہنے کی وجہ سے بچے کا صفائی پسند ضمیر مردہ ہو جائے گا اور وہ اکثر اوقات ناک میں انگلیاں داخل کیے رکھے ہی معیوب نظر آئے گا۔

لباس:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ﴾

(الاعراف : ۲٦)

''اے بنو آدم ہم نے تم پر ستر کو چھپانے کے لیے لباس نازل کیا اور یہ تمہاری زینت بھی ہے۔''

بچوں کو کپڑوں کی صفائی کی خاصی عادت ڈالیں...... مثلاً سکول سے آئیں تو فوراً یونیفارم اتارنے اور گھر کا لباس پہنے کا کہیں...... پھر رات کو سوتے وقت اگر سونے کا لباس علیحدہ ہو تو اس کے پہننے کا کہیں تاکہ انہیں لباس کی صفائی کی عادت پڑ جائے۔

آداب:

ماں کی گود ہی پہلا مدرسہ ہے اس لیے مائیں اپنے بچوں کو آداب سکھائیں ادب سکھانے میں...... پیار...... ڈانٹ...... غصہ...... مار پٹائی سب شامل ہیں۔

اگر ماں ادب سکھانے میں بچے کو کبھی مارے بھی تو دوسرے گھر والوں کو غصہ نہیں کرنا چاہیے۔

آداب کلام:

کوئی بڑا چھوٹا بات کر رہا ہو تو اس کی بات کو کاٹنا نہیں...... بلکہ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد اپنی بات کریں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے قوم سے بات کر رہے تھے۔

اسی دوران ایک دیہاتی آیا آپ کی کلام کے دوران ہی پوچھنے لگا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے اسے ناپسند فرماتے ہوئے اپنی بات کو جاری رکھا بات مکمل فرمانے کے بعد پوچھا سائل کہاں ہے؟ پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔

(بخاری کتاب العلم باب من سئل علما فھو مشتغل فی حدیث نمبر ۵۹)

مشترکہ بات میں بڑے کو موقع دیں:

حضرت حُوَیصَہ اور مُحَیِّصَہ اور چھوٹی عمر کے عبدالرحمٰن بن سہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بات کرنے حاضر ہوئے تو عبدالرحمٰن بن سہل بات کرنے لگے آپ نے فرمایا کَبِّرِ الْکُبْرَ بڑوں کا لحاظ کر یعنی پہلے بڑے کو بات کرنے دے۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرم الکبیر حدیث نمبر ۶۱۴۲)

بڑوں کا ادب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے آیا تو لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا:

......لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا...... جو شخص بچوں پر رحم نہیں کرتا بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی رحمۃ الصبیان حدیث نمبر ۱۹۱۹ سندہ صحیح)

اس حدیث کے مطابق بچوں کی تربیت کرو کہ بڑوں کو سلام کریں.... بڑوں کا کہنا مانے...... بڑوں کی کسی بات یا کسی ادا کی ہنسی مذاق نہ اڑائیں بلکہ ادب واحترام کریں۔

بچہ معلومات کے لیے جتنے سوال کرے برا نہ مناؤ بلکہ خندہ پیشانی سے جواب دیتے جاؤ تاکہ اس کا ذہن وحافظہ بڑھے۔

مزاح:

بچہ اگر شغل ومزاح کی بات کرے تو اسے ڈانٹوں نہیں بلکہ اس کی بات سے بات ملاؤ تاکہ اس کی زبان میں روانگی اور ذہن میں تیزی پیدا ہو۔

ہاں اگر بیہودہ مزاح کرے تو اسے ڈانٹو...... اچھا مزاح تو نبی کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے آپ کبھی کبھی حضرت انس کو بطور مزاح کہتے او کانوں والے۔

(ترمذی مناقب نمبر ۳۸۲۸ سندہ صحیح)

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا عرض کیا مجھے اونٹ دیجیے آپ نے بطور مزاح فرمایا ہم تو تمہیں اونٹنی کا بچہ دیں گے عرض کیا میں نے بچہ کیا کرنا ہے فرمایا اونٹ بھی تو اونٹنی کا ہی بچہ ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب المزاح نمبر ۴۹۹۸ سندہ صحیح)

کھانے کے آداب:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عمر جو رسول کریم ﷺ کی کفالت میں تھے آپ نے اس بچے کی تربیت اس طرح کی یہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن آپ کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو میں برتن کے درمیان سے بوٹیاں اٹھانے لگا آپ نے

فرمایا:۔ اُدْنُ بُنَیَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ...... بیٹا قریب ہو جاؤ بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب آداب الطعام والشراب نمبر ۲۰۲۲ وابوداؤد کتاب الاطعمہ باب الاکل بالیمین نمبر ۳۷۷۷ سندہ صحیح)

بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:...... لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ...... تم بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اداب الطعام حدیث نمبر ۲۰۱۹)

دیکھنے میں آیا ہے کہ بچے اکثر بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں یہ والدین کی ذمہ داری ہے بالخصوص ماں کی کہ وہ بچے کو بار بار بائیں ہاتھ سے ہٹائے اور دائیں کی عادت ڈالے۔

اس طرح شروع میں بسم اللہ اور آخر میں بعد از طعام کی دعائیں سکھائے...... پھر جسمانی صحت کے لیے کھانا کھانے سے قبل پانی پینے اور بیٹھ کر کھانے کی مشق کرائے۔

کھانے کے بعد دعا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ))

(بخاری الاطعمہ حدیث نمبر ۵۴۵۹)

دوسری دعا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا))

(بخاری الاطعمہ حدیث نمبر ۵۴۵۸)

دودھ پینے کے آداب:

چھوٹے بچے کی غذا زیادہ دودھ ہی ہوتی ہے جو بچہ بولنے کے قابل ہو ماں کو چاہیے کہ ایسے بچے کو فیڈر پکڑاتے وقت بسم اللہ پڑھائے اور فیڈر یا گلاس ختم ہونے پر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَاهُ مِنْهُ...... پڑھائے۔

(ابوداؤد کتاب الاشربہ باب مایقول اذا حدیث نمبر ۳۷۳۰)

سونے کے آداب:

بچوں کو اس سنت پاک کی عادت ڈالو کہ آپ ﷺ سونے سے پہلے قل ھو اللہ احد اور معوذتین تین تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ جسم پر پھیرتے۔

(بخاری فضائل قرآن باب فی معوذات نمبر ۵۰۱۸)

سورۃ بقرہ کی دو آیات:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے تو یہ اسے ہر آفت سے کفایت کریں گی۔

(بخاری المغازی حدیث نمبر ۴۰۰۸)

سونے کی دعا:

سوتے وقت آپ پڑھا کرتے تے:...... اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ فَاَحْيٰى......

(بخاری دعوات حدیث نمبر ۶۳۱۲)

بیداری کے آداب:

آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو پڑھتے:...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرِ......

(بخاری کتاب الدعوات حدیث نمبر ۶۳۱۲)

بیت الخلاء جانے کی دعا:

نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء داخل ہوتے تو کہتے:......اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ......

(بخاری کتاب الوضوء باب مایقول عند الخلاء ۱۴۲)

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا:

جب آپ ﷺ بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو کہتے:......غُفْرَانَکَ......

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب مایقول اذا خرج من الخلا نمبر ۷ سندہ صحیح)

سات برس کی عمر میں نماز کی تعلیم:

حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلِّمُوْا صَبِیَّ الصَّلٰوۃَ ابْنَ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْہُ عَلَیْھَا ابْنِ عَشْرٍ))

''سات سال کے بچوں کو نماز سکھاؤ اور دس سال کے سستی کریں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ۔''

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الصبی بالصلوٰۃ حدیث نمبر ۴۰۷ سندہ صحیح)

نیکیوں کی رغبت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک رات میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے فرمایا......اَلَا تُصَلِّیَان......کیا تم نماز تہجد نہیں پڑھو گے میں نے عرض کیا ہماری روحیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔

(بخاری کتاب التہجد باب تحریض النبی علی قیام اللیل حدیث نمبر ۱۱۲۷)

دوسری حدیث:

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے محلوں

میں عاشوراء کی صبح کہلا بھیجا کہ جس نے کچھ کھا پی لیا وہ بھی اور جس نے ابھی تک کچھ کھایا نہیں وہ شام تک روزہ رکھے...... فرماتی ہیں کہ فرضیت رمضان کے بعد بھی ہم یہ روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو رکھاتے...... جب کوئی بچہ بھوک سے روتا تو ہم اسے بہلانے کے لیے اون کا کھلونا دیتے اسی طرح افطاری کا وقت آ جاتا۔

(بخاری کتاب الصوم باب صوم الصبیان حدیث نمبر ۱۹۶۰)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ اولاد کو نیکی کی خوب رغبت دلاتے۔

زمانہ حال کا واقعہ:

آج سے تقریباً دو سال قبل کی بات ہے دو بچے آپس میں لڑے بڑے نے چھوٹے کو مارا...... اب چھوٹا بدلہ لینے کے لیے پیچھے دوڑا ماں نے آواز دی بیٹا پیچھے آؤ...... چھوٹے نے کہا امی اس نے مجھے مارا ہے میں نے بھی مارنا ہے...... ماں نے کہا بیٹا یہ آپ کا بڑا بھائی ہے اسے معاف کردو اللہ تعالیٰ آپ کو دس نیکیاں دے گا بچے نے کہا امی جان اللہ کو کہو مجھے بیس نیکیا دے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔

اب دیکھیں کہ ماں کی محنت ہے جس نے اسے نیکی کی پہچان کرائی کہ بچے نے زیادہ نیکیوں کا مطالبہ کیا۔

برائی سے بچنے کا وظیفہ:

انسان کو برائی اور والدین کی نافرمانی پر شیطان اکساتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد شیطان سے بچے اور آپ کی فرمانبردار ہو تو انہیں صبح وشام یہ وظیفہ کراؤ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی دن میں سو مرتبہ کہے: ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ ......''اللہ تعالیٰ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب دے گا...... نیز اس کے لیے ایک سو نیکی لکھی جاتی ہے...... اور ایک سو برائی مٹائی جاتی ہے...... شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ حدیث نمبر ۳۲۹۳)

بہترین دفاعی اسلحہ:

آج بدامنی کا اس قدر دور دورہ ہے کہ تاوان کے لیے بچوں...... جوانوں کا اغوا...... قتل عام اور دیگر آفات وفسادات سے بچاؤ کے لیے اولاد کو روحانی مسنون اسلحہ سے لیس کر دیجیے۔

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی صبح وشام تین تین مرتبہ کہے:...... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ۔ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ...... اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی......

راوی حدیث حضرت ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو شاگرد عبداللہ بن ذکوان ان سے حدیث سن کر ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے...... حضرت ابان نے فوراً فرمایا حدیث اسی طرح ہے مجھے جس دن فالج ہوا تھا اس دن غصہ میں تھا ان کلمات کا پڑھنا بھول گیا تھا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اصبح وامسی ۳۳۸۸ وابوداؤد ادب باب ما یقول اذا صبح نمبر ۵۰۸۸ ابن ماجہ ۳۸۶۹ اسنادہ صحیح)

جھوٹ سے بچاؤ:

بچے کو جھوٹ اور سچ کی تمیز نہیں ہوتی...... والدین کی ذمہ داری ہے انہیں مثالیں دے کر جھوٹ سے نفرت دلائیں کہ فلاں نے جھوٹ بولا تو اس کا انجام یہ ہوا...... اگر

آپ نے جھوٹ بولا تو پھر آپ کی باتوں پر اعتماد نہیں کیا جائے گا..... لوگوں کے دل میں آپ سے نفرت پیدا ہوگی..... اور جھوٹے آدمی پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔

بچوں کے سامنے ان کو ڈانٹنے یا بہلانے کے لیے بھی بھارا یا ہلکا پھلکا جھوٹ نہ بولیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے بلایا..... هَا تَعَالَ أُعْطِيْكَ...... کہ آؤ تمہیں کچھ چیز دوں آپ نے پوچھا کیا دو گی؟ عرض کیا ایک کھجور۔ فرمایا اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو یہ تیرا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب ۴۹۹۱ سندہ صحیح)

جب بچے کو ماں بہلانے یا بلانے کے لیے جھوٹا وعدہ دے گی تو بچہ بھی کھیلتے ہوئے دوسرے بچوں کو کئی جھوٹے وعدے دے گا کیونکہ بچے بڑوں کی ہی نقالی کرتے ہیں۔

ان کے سامنے نازیبا حرکت:

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بچے بڑوں کی نکالی کرتے ہیں جب والدین آپس میں لڑتے گالی گلوچ کرتے ہیں تو بچے بعد میں کئی مرتبہ وڈیو فلم کی طرح پوری لڑائی پیش کرتے ہیں کہ ماماں نے ایسے کیا اور پاپا نے ایسے گالی دی ایسے پیٹا...... بچے بڑوں سے ہی گالیاں سیکھتے ہیں بڑوں سے سگریٹ نوشی...... بڑوں سے پان چھالیا...... بڑوں سے ہی لڑائی بھڑائی...... بڑوں سے ہی موسیقی کا شوق...... بڑوں سے ہی شرم وحیاء کے قاتل فلم ''ڈرامے'' دیکھنے کا عشق وغیرہ۔

خدارا...... اپنے گھریلو ماحول کو ایسی خرافات سے آلودہ نہ کرو اس سے بچوں کی تربیت پر برا اثر پڑتا ہے۔

غیبت:

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (الحجرات:۱۲)...... تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا...... اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ...... جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں...... فرمایا: ...... ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ...... اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی کوئی بات یا کوئی غلطی بیان کرنا جس کا وہ برا منائے صحابہ نے پوچھا اگر وہ غلطی واقعتاً اس میں موجود ہو فرمایا یہی تو غیبت ہے اگر اس میں وہ غلطی نہیں جو تم نے بیان کی پھر تو وہ بہتان ہوا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم الغیبہ حدیث نمبر ۲۵۸۹)

اس آیت اور حدیث کے مطابق ایک دوسرے کے عیوب بیان کرنے سے رکیں۔

چغلی:

چغل خور وہ ہے جو کسی کی بات اس کے مخالف تک پہنچاتا ہے پھر وہ اس کے خلاف بولتا ہے تو پھر مخالف کی بات اس کے پاس پہنچاتا ہے چغل خوروں کی کوشش سے معاملہ لڑائی جھگڑا قتل گری تک پہنچ جاتا ہے اسی لیے شریعت نے چغل خور کو بڑی وعید سنائی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ...... لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ...... چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(بخاری کتاب الادب باب یکرہ من النمیمہ حدیث نمبر ۶۰۵۶)

چغل خور کو عذاب قبر:

نبی کریم ﷺ کو دو قبروں کے پاس سے گزرے ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا فرمایا ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔

(بخاری کتاب الوضوء باب فی غسل البول حدیث نمبر ۲۱۸)

گالی گلوچ:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ......سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ......مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب خوف المومن من ان یحبط عمل حدیث نمبر ۴۸)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو ماں کی گالی دی نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا:......یَا اَبَا ذَرٍّ اَعَیَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِیْكَ جَاهِلِیَّةٌ...... اے ابوذر تو نے اس کو ماں کی (گالی دے کر) غیرت دلائی بے شک تجھ میں ابھی کچھ جاہلیت ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاھلیۃ حدیث نمبر ۳۰)

گالی کا گناہ جو ابتدا کرے:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ......اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئُ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ...... ایک دوسرے کو گالی دینے والے کی گالیوں کا گناہ اس پر ہوتا ہے جو گالی دینے میں ابتداء کرے جب تک دوسرا زیادتی نہ کرے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب النھی عن الساب ۲۵۸۷)

اس انداز سے اولاد پر محنت کرو اللہ تعالیٰ بڑا قدردان ہے محنت کا پھل ضرور دے گا۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

............*

اسلامی پردہ

((اَلْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا' مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ' وَ أَشْھَدُ أَنْ لَّآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ' اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا○ ﴾ (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیں اس سے بہت جلد ان کی (شرافت کی) شناخت ہو جایا کرے گی پھر انہیں ایذاء نہ پہنچائی جائے گی اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

بات چل رہی تھی تربیت اولاد کی...... اب تک میں تقریباً ہر خطبہ میں عرض کر رہا

ہوں کہ اعمال صالحہ میں اپنی اولاد کی تربیت کرو یعنی اولاد کو اچھے اعمال کرنے کو بار بار کہتے رہو اور برے کاموں سے بار بار روکتے رہو۔

دوسرے اعمال کی طرح اپنی بہو بیٹی کو بار بار شرعی پردے کا کہتے رہو۔

عورت کا معنی پردہ:

سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ" تین وقت تمہارے پردے کے ہیں...... ثابت ہوا کہ عورت کا معنی ہی پردہ ہے پردہ میں رہنا اس کی شان ہے...... عوام میں رائج بات ہی دیکھ لو کہ جتنی قیمتی چیز ہوگی اتنا ہی اسے پردہ میں رکھا جاتا ہے۔

مٹی عام ہے اسے باہر عام جگہ ہی رکھا جاتا ہے۔

لوہا اس سے قیمتی ہے اسے چاردیواری یا کسی اور حفاظت میں رکھا جاتا ہے۔

چاندی اس سے زیادہ قیمتی ہے اسے اس سے بھی زیادہ حفاظت میں رکھا جاتا ہے۔

سونا ان سب سے زیادہ قیمتی ہے اس کو سب سے زیادہ محفوظ رکھا جاتا ہے۔

عورت ایک سرمایہ ہے اسی لیے شریعت مطہرہ نے اسے پردہ میں رہنے کا کہا ہے کیونکہ پردہ اس کی شان ہے...... پردہ اس کا مقام ہے...... پردہ اس کی عزت ہے...... جو بے پردہ کو نہیں ملتی۔

آیئے اس مقام و شان اور عزت کے حصول کے لیے اپنی بہو بیٹی کو پردے کی ایسی تربیت کریں کہ وہ معاشرے میں ایک مثال بنے۔

چاردیواری کا پردہ:

﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ ۝ ﴾ (الاحزاب:۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ہی (زیادہ وقت) رہو۔''

زیادہ وقت اپنے گھر میں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ .))

''عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے گھور گھور کر دیکھتا ہے۔''

(ترمذی کتاب الرضاع، باب فی کراہیۃ الدخول علی المغیبات، نمبر:۱۱۷۳، سندہ صحیح)

ضروری کام کے لیے نکلنا جائز ہے:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین جو میرے گھر سے دو میل دور تھی میں وہاں سے کھجور کی گٹھلیاں سر پر اٹھا کر لاتی۔

(بخاری، کتاب النکاح باب الغیرہ، نمبر:۵۲۲۴)

مسجد میں نماز کے لیے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَ اسْتَأْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا .))

''جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو انہیں منع نہ کرو۔'' (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث نمبر:۴۴۲)

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ضروریات کے لیے عورتوں کا گھر سے نکلنا جائز تو ہے لیکن اسلامی آداب کے مطابق۔

گھر سے باہر نکلنے کا طریقہ:

﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ﴾ (الاحزاب:۳۳)

''اگر گھر سے نکلنا ہو تو قدیم جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو۔''

گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی گھر سے نکلتے وقت کہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

تو اس کو (اللہ کی طرف سے) کہا جاتا ہے "كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطٰنُ" "تو کفایت دیا گیا تو بچالیا گیا شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج من بیتہ نمبر: ۳۴۲۶ وابوداؤد کتاب الادب ۵۰۹۵ سندہ صحیح)

خوشبو لگا کے نہ نکلے:

ایسی خوشبو استعمال کر کے باہر نہ نکلے جس کی بو ظاہر ہو کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِّيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ.))

"جو عورت خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے اور وہ اس کی بو سونگھ لیں تو وہ زانیہ ہے۔" (یعنی زنا جیسا گناہ ہے)

(نسائی، کتاب الزینۃ باب ما یکرہ النساء من الطیب نمبر ۵۱۲۶، والترمذی کتاب الادب نمبر ۲۷۸۶، ومسند احمد ج ۴، ص ۴۰۰......اسنادہ حسن)

راستے کے کنارے چلے:

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد سے با. دیکھا کہ مرد اپنی بیویوں کے ساتھ راستہ پر چل رہے تھے آپ نے عورتوں کو آواز دے کر کہا وسط راستہ سے ہٹ جاؤ راستہ کے درمیان چلنا تمہارا حق نہیں تم راستہ کی ایک طرف چلو۔

(ابوداؤد، کتاب الادب باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق حدیث نمبر ۵۲۷۲، سندہ حسن)

لباس کیسا پہن کے نکلے:

شرم و حیاء والا لباس پہن کر نکلے کیونکہ بے حیائی والے فیشنی لباس پر آپ نے بڑی وعید سنائی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسم کے لوگ دوزخی ہیں جو نے ابھی تک نہیں دیکھے ایک وہ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ وہ لوگوں کو بلا وجہ ماریں گے۔

دوسری قسم:

((وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا .))

''وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی لوگوں کی طرف مائل ہونے والیاں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ان کے سر بختی اونٹ کی طرح جھکے ہوئے ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ جنت کی خوشبو حاصل کرسکیں گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب اللباس وزلاینہ، باب النساء الکاسیات العاریات، حدیث نمبر: ۲۱۲۸)

لباس پہننے کے باوجود ننگیاں اس کے کئی معنی بنتے ہیں۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ ...... لباس اتنا باریک کہ جسم نظر آئے۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ...... لباس اتنا تنگ کہ جسم کے اعضا ظاہر ہو رہے ہوں۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ...... لباس ایسا فیشنی کہ قمیص شیلٹ نما...... یا لمبے چاک والی کہ جس سے کولہے ظاہر ہو رہے ہیں۔

اس لیے عرض کرتا ہوں کہ لباس کا پردہ کرو کہ لباس حیاء والا ہو۔

چال کا پردہ:

پیچھے حدیث گذری ہے کہ جہنمی عورتوں کی دنیا میں چال یہ ہے ''مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ'' لوگوں کی طرف مائل ہونے

والیاں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ان کے سر بختی اونٹ کی طرح جھکے ہوئے ہیں۔

بختی (قد آور) اونٹ کی کوہان بڑی ہونے کے سبب چلتے ہوئے دائیں بائیں ڈھلکتی ہے۔ جو عورتیں لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے سر کو دائیں بائیں جھکا کر نخرے کی چال چلتی ہیں وہ جہنمی ہیں...... اس لیے حیاء کی چال چلنا چال کا پردہ ہے حیا والی چال چلنے والی کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تعریف فرمائی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل کر مدین پہنچے ایک درخت کے نیچے بیٹھے وہاں دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے جانوروں کو کنویں سے پانی پلا رہے ہیں دو جوان لڑکیاں اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں ان سے اس کی وجہ پوچھی پھر ان کے جانوروں کو پانی پلایا وہ دونوں گھر پہنچیں والد گرامی کو موسیٰ علیہ السلام کی قوت و دیانت بتائی تو والد صاحب نے دونوں میں سے ایک کو بلانے کے لیے بھیجا۔

﴿ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ﴾ (القصص:۲۵)

''دونوں میں سے ایک شرم و حیاء کی چال چلنے آئی...... کہا آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اس کی مزدوری دینے کے لیے میرے ابو آپ کو بلا رہے ہیں۔''

چوڑیاں یا زیب کا پردہ:

﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ﴾ (النور:۳۱)

''اور زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہیں ان کی پوشیدہ زینت ظاہر نہ ہو جائے۔''

پوشیدہ زینت:

عورتوں کے زیور کا ایک حصہ ہے پازیب جس کو عورتیں پاؤں پر باندھتی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے پاؤں زمین پر زور زور سے نہ مارے کیونکہ پازیب کی آواز ظاہر ہوگی اور غیر محرم کے کانوں میں پڑے گی اسی طرح ہاتھوں کی چوڑیاں بھی خفیہ زینت ہے لہٰذا چاہیے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلے تو چوڑیوں کو کسی ڈوری سے باندھ دے تاکہ ان کی آواز غیر محرم کے کانوں میں نہ پڑے۔

نظر کا پردہ:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ٥ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾ (النور: ۳۰ تا ۳۱)

''اے میرے رسول ﷺ مومن مردوں کو کہہ دو کہ اپنی نظروں کو روک لیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کی پاکیزگی ہے لوگ جو بھی کرتے ہیں اللہ جانتا ہے۔''

اور مومن عورتوں کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں روک لیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

غَضَّ يَغُضُّ غَضًّا ...... روکنا اپنی نظروں کو غیر محرموں پر پڑنے سے روک لینا۔

حدیث......: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ.))

''اے علی رضی اللہ عنہ (غیر محرم عورت کو) بار بار نہ دیکھو پہلی نظر تو تمہارے لیے جائز ہے پھر دوسری نظر تمہاری لیے جائز نہیں۔''

(ترمذی، کتاب الادب باب فی نظرۃ المفاجاۃ نمبر ۲۷۷۶ وابوداؤد کتاب النکاح، باب ما یومر بہ من غض البصر نمبر ۲۱۴۹ سندہ صحیح)

یعنی اچانک نظر تو درست ہے لیکن نظر چاہت سے بار بار دیکھنا جائز نہیں۔

دوسری حدیث...... نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا راستوں پر نہ بیٹھا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو ہماری مجبوری ہے...... فرمایا پھر اس کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: "غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ" نظر کو روکنا...... موذی چیز کو راستہ سے ہٹانا...... سلام کا جواب دینا اچھائی کی تعلیم دینا اور برائی سے روکنا۔

(بخاری، کتاب المظالم باب افنیۃ الدور والجلوس فیہا ۲۴۶۵)

غیر محرم کو دیکھنا کیسے جائز ہے؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے...... پھر جب وہ چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے دونوں کو پردہ کا حکم فرمایا (کہ تم نے اس سے پردہ کیوں نہیں کیا؟) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا "اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا" کیا وہ نابینا نہیں؟ نہ ہمیں دیکھتا نہ پہچانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ" کیا تم بھی نابینی ہوں؟ کیا تم اسے دیکھتی نہیں؟

(ترمذی، کتاب الادب باب فی احتجاب النساء من الرجال نمبر ۲۷۷۸، وابوداؤد کتاب اللباس باب قل للمومنات یغضضن نمبر ۴۱۱۲ سندہ حسن)

دوسری حدیث...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (عید کے دن) میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور

حبشی مسجد میں جنگی ہتھیاروں سے کھیل رہے ہیں میں نے عرض کیا یا آپ نے ہی مجھے فرمادیا "تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ" کیا تم بھی یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہو میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اور آگے چادر کا پردہ کردیا...... میں آپ کے کندھے کے اوپر سے دیکھ رہی تھی میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا آپ فرمارہے تھے "دونکم یا بنی ارفدة" اے بنوارفدہ (حبشی لوگوں کا لقب) کھیلو کھیلو...... میں جب تھک گئی آپ نے فرمایا بس عرض کیا جی ہاں فرمایا پھر جاؤ۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ باب اصحاب الحراب فی المسجد ۴۵۵ وکتاب العیدین ۹۵۰)

پہلی حدیث میں ہے کہ آپ نے نابینے آدمی کو بھی دیکھنے سے روکا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حبشی لوگ کھیلتے خود دکھائے۔

دونوں میں تطبیق:

پہلی حدیث میں دیکھنا بے مقصد تھا دوسری میں کھیل دیکھنا مقصود تھا لہٰذا غیر محرم مردوں کا جائز فن دیکھنا جائز ہے فن دیکھتے مردوں کے چہروں ہاتھوں پر بھی نظر پڑنا بعید نہیں لیکن اگر فن کے بہانے نظر شہوت ڈالی تو غلط ہے۔

زینت کا پردہ:

﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ آبَائِهِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۝ ﴾ (النور: ۳۱)

"مومن عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں...... مگر جو مجبوراً ظاہر ہو اور اپنے

گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں دوپٹے ڈال لیں اپنی زینتوں کو صرف اپنے خاوندوں...... اپنے باپوں...... اپنے خسر اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں...... اپنے بھائیوں...... اپنے بھتیجوں...... اپنے بھانجوں...... اپنی تعلق دار عورتوں...... اپنے غلاموں...... جنسی ہوس نہ رکھنے والے نوکر مرد...... عورتوں کی باپردہ باتوں سے ناواقف بچوں پر ظاہر کر لیں ان کے علاوہ غیر محرم کے سامنے زینتیں ظاہر نہ کریں۔''

غیر محرم:

ہر وہ مرد غیر محرم ہے جس سے کسی صورت میں نکاح جائز ہو جائے اس لیے ہر غیر محرم خواہ وہ اپنے عزیزوں سے ہو یا خاوند کے عزیزوں سے ہو سے زینت چھپانا ہے۔

زینت خلقیہ غیر خلقیہ:

زینت کی دو قسمیں ہیں خلقیہ جو اللہ نے تخلیق کی ہو چہرہ بال...... سینہ وغیرہ۔

غیر خلقیہ:

جو مصنوعی ہو سرمہ...... مہندی...... لباس...... کریم...... پوڈر...... زیور...... پازیب...... چوڑیاں...... وغیرہ ان تمام زینتوں کو ہر غیر محرم سے پردہ میں رکھو۔

زینت کو باپردہ رکھنے کا طریقہ:

﴿ يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (الاحزاب:۵۹)

''اے پیغمبر ﷺ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی موٹی اور بڑی چادروں کو لٹکا لیں اس سے (ان کی شرافت) پہچانی جائے گی انہیں تکلیف نہ دی جائے گی اللہ تعالیٰ بخشنے

والا مہربان ہے۔''

جلابیب:

جلباب کی جمع ہے۔موٹی اور بڑی چادر جس سے پورا جسم ڈھک جائے جب سارا جسم ڈھک جائے گا تو اس سے تمام زینتیں بھی چھپ جائیں گی۔

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے مراد...... ہاتھ پاؤں ہیں کیونکہ ان کا اظہار مجبوری ہے ہاں اگر کوئی ان کا بھی پردہ کرے تو اس کا تقویٰ ہے۔

دوسرا معنی: کہ تیز ہوا کے سبب اگر چہرہ کا نقاب اٹھ جائے تو یہ بھی اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ہے۔

چہرے کا پردہ:

﴿ يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾ (النور:۵۹)

''اے پیغمبر ﷺ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو کہہ دو کہ اپنی موٹی اور بڑی چادروں کو اپنے اوپر ڈال لیں۔''

يُدْنِيْنَ: اَدْنٰى يُدْنِيْ اِدْنَاءً سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے...... معنی ہے...... قریب کرنا جب اس کے ساتھ علی کا صلہ آجائے تو اس میں ارخاء کا معنیٰ پیدا ہوتا ہے یعنی اوپر سے نیچے کو لٹکانا۔

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ کا معنی یہ ہوگا کہ اپنے اوپر اوڑھی ہوئی بڑی چادروں کا کچھ حصہ چہرہ پر ڈال لیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر:

مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب ضروریات کے لیے باہر نکلیں تو سر سے چادروں کو چہرہ پر ڈال

لیں اور ایک آنکھ ننگی رکھیں۔

(تفسیر ابن جریر طبری مذکورہ آیت کے تحت)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور چہرہ کا پردہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلتے تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اسے ساتھ لے جاتے...... غزوہ بنو مصطلق کے موقع پر میرا نام نکلا تو آپ مجھے ساتھ لے گئے...... واپسی پر مدینہ کے قریب پڑاؤ ڈالا ...... پھر رات کو ہی آپ نے کوچ کا اعلان فرمایا...... میں قضائے حاجت کے لیے لشکر سے دور گئی جب واپس آئی تو گلے کا ہار گم تھا...... ہار کی تلاش میں نکلی وہاں دیر ہوگئی...... ادھر خدام رسول نے میرا ہودج (ڈولی) اٹھا کر میری سواری پر رکھ دیا میری کم عمری اور کم وزنی کی وجہ سے انہیں میرے ہودج میں نہ ہونے کا احساس نہ ہوسکا میں واپس پڑاؤ کی جگہ آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا...... میں وہی بیٹھ گئی مجھے یقین تھا کہ جب وہ میرے موجود نہ ہونے کا علم پائیں گے تو مجھے لینے آئیں گے میں وہاں سوگئی حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ قافلہ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے تاکہ قافلہ کی کوئی چیز رہ جائے تو اسے اٹھالیں...... انہوں نے سوئے ہوئے انسان کا سایہ دیکھا...... قریب آئے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ انہوں نے مجھے پردہ کے حکم سے پہلے کا دیکھا تھا انہوں نے انا للہ پڑھا تو میں ان کی آواز سے جاگ گئی فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِيْ ...... پس میں نے اپنے چہرہ کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔

(بخاری کتاب المغازی، باب حدیث افک نمبر ۴۱۴۱)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور چہرہ کا پردہ:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "كُنَّا نُغَطِّيْ وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ" ہم مردوں سے اپنے چہرے چھپاتی تھیں۔

(مستدرک حاکم، ج۱، ص۴۵۳، وابن خزیمہ نمبر ۲۶۹۰، سندہ صحیح)

بوڑھی عورتیں:

﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ (النور: ٦٠)

''بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی خواہش نہ رہی ہو اگر وہ اپنے کپڑے (نقاب اور بڑی چادر) اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں اگر پردہ کریں تو ان کے لیے افضل ہے اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

بوڑھی عورتیں دو قسم کی ایک وہ ہیں جن کے جنسی جذبات ختم ہو چکے ہیں چال ڈھال اور لباس میں سادگی اختیار کر چکی ہیں یہ پردہ اتار دیں اور بڑی چادروں کی بجائے چھوٹی اوڑھنیاں لے لیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اگر پردہ کریں تو یہ ان کا تقویٰ ہے۔

دوسری بوڑھی عورتیں وہ ہیں جو آخر عمر تک بناؤ سنگھار کرتیں اور جنسی جذبات بھی رکھتی ہیں ایسی بوڑھیوں پر پردہ جوان عورتوں کی طرح ہی واجب ہے۔

غیر محرم سے خلوت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: ''لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ'' جب کوئی مرد کسی عورت سے خلوت اختیار کرتا ہے تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب کراہیۃ علی المغیبات، نمبر: ۱۱۷۱، سندہ صحیح)

دوسری حدیث...... : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

((اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ .))

''عورتوں میں جانے سے بچتے رہو ایک انصاری صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول حمو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں فرمایا حمو تو موت ہے۔''

(بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأۃ الا ذو محرم حدیث نمبر ۵۲۳۲)

حمو خاوند کے ہر غیر محرم رشتہ دار کو کہتے ہیں۔ خاوند کا بھائی بھتیجا...... بھانجا...... چچا...... ماموں...... کزن یہ سب حمو ہیں ہر مومنہ عورت ان رشتوں سے پردہ کرے اور ان سے خلوت اختیار نہ کرے۔

ہر غیر محرم سے پردہ:

ہر مومنہ عورت کو چاہیے کہ اپنے تمام کزن...... بہنوئی اور ہر غیر محرم سے پردہ کرے...... غیر محرم کی پہچان میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ ہر وہ مرد جس سے کسی صورت میں بھی نکاح جائز ہو جائے۔

ہیجڑے سے پردہ:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے...... میرے پاس ایک مخنث (ہیجڑا) بیٹھا ہوا تھا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ ہیجڑے نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہما کو کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں طائف کی فتح نصیب فرمائے تو تم وہاں کے سردار غیلان کی بیٹی کو لے لینا (اس کا جسم اتنا موٹا صحت مند اور خوبصورت ہے) کہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل اور جب واپس جاتی ہے تو پیٹھ پر آٹھ بل پڑتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لَا یَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَیْکُنَّ" اب یہ (ہیجڑا) تمہارے پاس نہ آیا کرے۔

(بخاری، کتاب المغازی باب غزوۃ الطائف حدیث نمبر ۴۳۲۴)

اجنبی عورتوں سے پردہ:

سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے محرم رشتے بتائے جن سے پردہ نہیں وہاں فرمایا:

أَوْ نِسَآئِهِنَّ .

نساء امراۃٌ کی جمع ہے جو مضاف ہے..... هِنَّ جمع مؤنث کی ضمیر ہے جو مضاف الیہ ہے..... اپنی عورتیں..... یعنی اپنے میل جول والی عورتیں۔

یعنی جن لوگوں سے پردہ نہیں ان میں تمام عورتیں شامل نہیں بلکہ میل جول والی عورتیں شامل ہیں اس لیے اجنبی عورتوں سے پردہ ضروری ہے۔

اجنبی عورت اور ہیجڑے سے پردہ کیوں؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا .))

"کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے خاوند سے اس کا حلیہ اس طرح بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔"

(بخاری، کتاب النکاح باب لا تباشر المرأۃ المرأۃ، نمبر: ۵۲۴۰)

بعض ہماری دینی ذہن رکھنے والی مائیں بہنیں بھی بے احتیاطی میں یہ غلطی کر جاتی ہیں کہ اپنے خاوند کے سامنے کسی عورت کا حسن..... نقش و نگار..... رنگ ڈھنگ وغیرہ بیان کر دیتی ہیں..... جب کہ اسی وجہ سے اجنبی عورت اور ہیجڑے سے پردے کا حکم ہے کہ وہ حلیہ دیکھ کر غیروں کے سامنے بیان کریں گے۔

منہ بولی ماں بہن:

بعض جگہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض عورتیں منہ بولے بھائی یا منہ بولے چچا وغیرہ سے پردہ نہیں کرتیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ قلوب والی جماعت صحابہ کو امہات المؤمنین کے بارے میں حکم دیا:

﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾

(الاحزاب: ۵۳)

''اور جب تم امہات المومنین سے دنیا کی کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔''

تو فیشن سارے چھڈ بی بی
اسلامی پردہ کر بی بی

چھڈ غفلت دون سوائی توں کچھ کرلے نیک کمائی توں
ایتھوں اکدن ہونا راہی توں ہے اکدن جانا مر بی بی

تو فیشن سارے چھڈ بی بی
اسلامی پردہ کر بی بی

تو گل وچ چنی پاویں نہ سر ننگا کر دکھلاویں نہ
نالے ڈنگا چیر بناویں نہ اسلام دا رستہ پھڑ بی بی

تو فیشن سارے چھڈ بی بی
اسلامی پردہ کر بی بی

لمیں چادر اک بنو اویں توں وچ اپنا بدن چھپاویں توں
یا سوہنا برقعہ پاویں توں خود اپنی حفاظت کر بی بی

تو فیشن سارے چھڈ لی بی
اسلامی پردہ کر بی بی
اینویں آوارہ پھریں پھر اویں نہ کر ننگا منہ دکھلاویں نہ
اپنی عزت آپ گواویں نہ توں شرع پابندی کر لی بی
تو فیشن سارے چھڈ لی بی
اسلامی پردہ کر بی بی
توں غیراں دے ول تکیں نہ کریں ایدھر اودھر اکھیں نہ
ہتھ عزت آوے لکھیں نہ توں مت نصیحت پھڑ لی بی
تو فیشن سارے چھڈ لی بی
اسلامی پردہ کر بی بی
پردے لاہنے کم بے حیائیاں دے سب فیشن نے برائیاں دے
توں کم کریں بھلائیاں دے اجر رب توں حاصل کر لی بی
تو فیشن سارے چھڈ لی بی
اسلامی پردہ کر بی بی

اللہ تعالیٰ ہماری سب ماؤں بہنوں کو تمام غیر شرعی فیشنوں سے محفوظ فرما کر شرعی پردے کی پابند بنائے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

............*

زینت یا فیشن

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ ﴾ (الاعراف:۳۲)

''اے پیغمبر ﷺ کہہ دو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو زینت بنائی ہے اسے کس نے حرام کیا ہے؟''

برادران اسلام!

معزز سامعین و سامعات!

اسلام ایک صاف ستھرا دین ہے جس میں صفائی اور زینت کو بڑی اہمیت حاصل ہے افسوس کہ بعض لوگوں نے غیر مسلم کے فیشن کو زینت کا نام دے دیا زینت سے ایمان بڑھتا ہے جبکہ فیشن ایمان میں نقائص پیدا کرتا ہے۔

آیئے میں آج انشاء اللہ زینت اور فیشن میں فرق بیان کروں تا کہ مخلص بہن بھائی فیشن سے بچیں اور زینت کو اختیار کریں۔

زینت کی اہمیت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا ایک آدمی (مالک بن مرارہ الرھاوی) نے عرض کیا کہ آدمی تو چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو جوتا اچھا ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ" اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے "اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" تکبر تو حق سے بے پرواہی اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ، نمبر ۹۱)

دوسری حدیث...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ))

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمتوں کے اظہار کو پسند کرتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب الاستئذان باب ان اللہ یحب ان یری ۲۸۱۹، ومسند احمد ج ۴ ص ۴۳۸، اسنادہ صحیح)

تیسری حدیث...... حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "اَلَكَ مَالٌ" کیا تیرے پاس مال دولت ہے؟ عرض کیا جی ہاں ہر قسم کا مال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا کیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فَاِذَا اَتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ" جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اس انعام واکرام کا اثر تمہارے جسم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

(نسائی، کتاب الزینۃ باب الجلاجل حدیث نمبر ۵۲۲۴، سندہ صحیح)

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اسلام میں زیب وزینت کو بڑی اہمیت

ہے لہٰذا اللہ کی عطا کے مطابق جائز زینتیں اپناؤ۔

افسوس کہ بعض لوگوں نے ...... سیاہ خضاب ...... بائیں ہاتھ سے کھانا ...... بڑے ناخن ...... پینٹ شیلٹ ...... ٹائی ...... سگریٹ نوشی ...... آئی برو ...... تھریڈنگ وغیرہ فیشن کو زینت کا نام دے دیا جب ان فیشنوں سے روکا جاتا ہے تو جاہل طبقہ دہائی دیتا ہے کہ متشدد مولویوں نے اسلام کو تنگ کر دیا ہے۔

آیئے میں بتوفیق الٰہی قرآن وسنت کی روشنی میں زینت اور فیشن کا فرق بیان کروں۔

لباس زینت:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الاعراف:۲۶)

”اے بنو آدم ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس اتارا جو تمہاری پوشیدہ اور شرم کی چیزوں کو چھپاتا ہے اور تمہاری زینت ہے بہتر لباس تو تقویٰ کا ہے۔“

قرآن پاک نے فرمادیا کہ لباس زینت ہے اب اس زینت کو فیشن میں نہ بدلو۔

ریشم مردوں پر حرام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرِيْرًا بِشِمَالِهِ وَذَهَبًا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ“ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ میں ریشم اور دائیں میں سونا پکڑا پھر ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں پر حلال ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب اللباس باب لبس الحریر ۳۵۹۵، وابوداؤد کتاب اللباس ۴۰۵۷، والنسائی ۵۱۴۵ سندہ صحیح)

ریشم کا گدہ بستر وغیرہ حرام:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے

برتنوں میں کھانے پینے اور ریشم پہننے سے منع کیا "وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ" اور ہمیں اس پر بیٹھنے سے بھی منع کیا۔

(بخاری، کتاب اللباس باب افتراش الحریر حدیث نمبر ۵۸۳۷)

ریشم چار انگلی برابر جائز:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ" اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین یا چار انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے سے منع کیا۔

(مسلم، کتاب اللباس باب تحریم، استعمال اناء الذھب نمبر:۲۰۶۹)

مرد عورت کا لباس:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ .))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی جو زنانہ لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنے۔"

(ابوداؤد، کتاب اللباس باب فی لباس النساء نمبر:۴۰۹۸، ومسند احمد ج ۲،ص ۳۵۲، ومستدرک حاکم، ج: ۴،ص:۱۹۴،سندہ صحیح)

الحاصل : مردوں کو زنانہ لباس...... ریشمی لباس...... ریشمی اچکن...... سونے کے بٹن...... سونے کی انگوٹھی پہننا زینت نہیں بلکہ حرام فیشن ہے۔

تنگ یا باریک لباس:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے جہنمیوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا ایک قسم وہ عورتیں ہیں، جو:

((كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا .))

"(تنگ یا باریک) لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والیاں یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح پھولے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی، بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔"

(صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات العاریات، نمبر: ۲۱۲۸)

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ...... اتنا باریک لباس کہ جسم نظر آئے۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ...... اتنا تنگ لباس کہ جسم کے اعضاء بالخصوص چیسٹ واضح ظاہر ہو رہی ہو۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ...... قمیص اتنی چھوٹی یا چاک اتنے بڑے کہ کولہے نظر آرہے ہیں۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ...... پینٹ شیلٹ پہنی کہ جسم کے تمام اعضاء ظاہر ہوئے۔

الحاصل...... تنگ یا باریک لباس یا پینٹ شیلٹ زینت نہیں فیشن ہے۔

ٹخنوں سے نیچے شلوار تہبند فیشن ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاَزَارِ فَفِي النَّارِ ." "تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

(بخاری، کتاب اللباس باب من اسفل ما الکعبین نمبر: ۵۷۸۷)

دوسری حدیث...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

کریم ﷺ نے فرمایا: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا" جو آدمی تکبر سے اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔

(بخاری، کتاب اللباس باب من جر ثوبہ حدیث نمبر ۵۷۸۸)

ثابت ہوا کہ مردوں کا ٹخنوں پر شلوار تہبند پینٹ لٹکانا زینت نہیں فیشن ہے۔

عورت کا ٹخنے ننگے رکھنا فیشن ہے زینت نہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی تکبر سے اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ کرم نہیں ڈالے گا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: " كَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ. " عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں؟ فرمایا بالشت بھر زائد رکھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا اگر پھر بھی پیر کھلیں رہیں تو؟ فرمایا ایک ہاتھ بھر نیچے کر لیں اس سے زیادہ نہیں۔

(ترمذی، کتاب اللباس باب فی جر ذیول النساء نمبر ۱۷۳۱ والنسائی کتاب الزینۃ حدیث نمبر ۵۳۳۶، ومسند احمد ج ۶ ص ۳۱۵، اسنادہ صحیح)

بال بھی زینت ہیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ" نبی کریم ﷺ کے سر کے بال کندھوں سے اونچے کانوں تک برابر تھے۔

(ترمذی، کتاب اللباس باب فی الجمہ حدیث نمبر ۱۷۵۵، سندہ حسن صحیح)

زلفیں زینت ہیں اگر سنت کے مطابق ان کی حفاظت کی جائے۔

بالوں کی حفاظت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ‘‘ جس نے بال رکھے ہوں اسے چاہیے کہ ان کی حفاظت کرے۔

(ابوداود، کتاب الترجل باب فی اصلاح الشعر نمبر ۴۱۶۳، سندہ صحیح)

بالوں میں کنگھی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (پہلے پہل مشرکین کی مخالفت میں) اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے، مشرکین سر میں مانگ نکالتے اور اہل کتاب بغیر مانگ کے بال لٹکاتے آپ ﷺ نے بھی اپنی پیشانی کے بالوں کو لٹکتا چھوڑا پھر (فتح مکہ کے بعد اپنی قوم کی موافقت میں) مانگ نکالی۔

(بخاری، کتاب اللباس باب الفرق، نمبر: ۵۹۱۷)

مانگ درمیان سے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کی مانگ نکالنا چاہتی تو سر کے درمیان سے مانگ نکالتی اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کے بال چھوڑ دیتی۔

(ابوداود کتاب الترجل باب فی الفرق نمبر: ۴۱۸۹، سندہ حسن)

کچھ بال کٹانے کچھ چھوڑنے فیشن ہے:

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ’’ يَنْهٰى عَنِ الْقَزْعِ ‘‘ آپ نے قزع (کچھ بال کاٹنے اور کچھ نہ کاٹنے سے) منع کیا۔

(بخاری، کتاب اللباس باب القزع، حدیث نمبر ۵۹۲۰)

بعض لوگ سر کے نیچے سے بال کٹوا لیتے ہیں اور اوپر چھوڑ دیتے ہیں۔ بودا...... پیالہ کٹ وغیرہ یہ غیر شرعی فیشن ہے زینت نہیں۔

مصنوعی بال:

بعض عورتیں بال لمبے کرنے کے لیے اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگواتی ہیں بعض وِگ استعمال کرتی ہیں یہ فیشن ہیں زینت نہیں کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" بالوں کے ساتھ بال لگانے والی اور لگوانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

(بخاری کتاب اللباس باب الوصل فی الشعر، نمبر:۵۹۳۴)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انصاری عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا میں نے بیٹی کی شادی کی ہے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں "وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا" اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے میں اس کے بالوں کے ساتھ بال لگادوں "فَنَهَاهَا" آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

(مسلم، کتاب اللباس باب تحریم فعل الواصلہ رقم:۲۱۲۲)

ثابت ہوا کہ گر خاوند بھی بال کٹوانے...... بالوں کے ساتھ بال لگوانے...... ابرو بنوانے وغیرہ کا حکم دے تو خاوند کی اطاعت بھی قطعاً جائز نہیں۔

عورت کا بالوں کو کٹانا فیشن ہے:

بعض لوگ مسلم شریف کی ایک روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ امہات المؤمنین سر کے بال کٹاتی تھیں...... لہٰذا عورتوں کو بال کٹانے جائز ہیں۔

پوری روایت......: حضرت ابوسلمہ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن عوف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ام کلثوم بنت ابی بکر کا رضاعی بیٹا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی عبداللہ بن زید دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ کے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ایک صاع پانی منگوایا اور غسل کیا ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ تھا سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا

ابو سلمہ نے کہا ازواج پیغمبر (غسل کے وقت) "يَأْخُذْنَ مِنْ رُؤُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُوْنَ كَالْوَفْرَةِ" اپنے سر کے بالوں کو کانوں کی لو تک اکٹھا کر دیتیں۔

(مسلم، کتاب الحیض باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابہ نمبر: ۳۲۰)

بعض لوگوں نے "يَأْخُذْنَ" کا معنی کاٹنا کیا ہے جب کہ سیاق وسباق بتا رہے ہیں کہ بات حجامت کی نہیں بلکہ غسل کی ہے اور غسل کے وقت کاٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ سمیٹنے کی ہے لہٰذا صحیح معنی یہ ہے کہ غسل کے وقت اپنے بالوں کو کانوں کی لو تک سمیٹ لیتیں۔

پرمنگ:

بعض عورتیں بطور فیشن بیوٹی پارلر سے پرمنگ کرواتی ہیں پارلر والی عورت ہیئر ڈرائر مشین کی گرم ہوا سے سر کے بالوں کو کنڈل دے کر تمام بالوں کو پھولا دیتی ہے...... انہیں کے بارے میں ہی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ دو قسم کے دوزخی ہیں جو ابھی تک میں نے دیکھے نہیں ان میں سے ایک قسم کی عورتیں ہوں گی "كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ." لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی لوگوں کی طرف مائل ہونے والی مائل کرنے والی ہیں ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح (پھولے) ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہ کر سکیں گی۔

(مسلم، کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات حدیث نمبر ۲۱۲۸)

بختی اونٹ کی کوہان چونکہ عام اونٹوں سے بڑی اور موٹی چربی ہوتی ہے اونٹ کے چلتے وقت ڈھلکتی ہے ایسے ہی پرمنگ کروانے والی عورت کا سر ڈھلکتا ہے۔

مونچھیں رکھنا:

مونچھوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے تین حکم ارشاد فرمائے۔

۱: جُزُّوا الشَّوَارِبَ...... مونچھوں کو کترو۔

(مسلم، کتاب الطہارہ، باب خصال الفطرہ نمبر ۲۶۰)

۲: قُصُّوا الشَّوَارِبَ......: مونچھوں کو مونڈو۔

(مسند احمد ج ۲، ص ۲۲۹، سندہ حسن)

۳: اَحْفُوا الشَّوَارِبَ...... مونچھوں کو خوب رگڑ کر منڈاؤ۔

(بخاری، کتاب اللباس، نمبر: ۵۸۹۲)

اس لیے مونچھیں رکھنا زینت نہیں بلکہ غیر شرعی فیشن ہے۔

داڑھی منڈانا فیشن ہے:

داڑھی کے بارے میں نبی ﷺ کے چار حکم ہیں:

۱: وَفِّرُوا اللِّحٰی...... داڑھیوں کو زیادہ بڑھاؤ۔

(بخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، نمبر: ۵۸۹۲)

۲: اَعْفُوا اللِّحٰی...... داڑھیوں کو معاف کردو۔

(بخاری، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحی، نمبر: ۵۸۹۳)

۳: اَوْفُوا اللِّحٰی...... داڑھیوں کو پورا کرو۔

(مسلم، کتاب الطہارہ، باب خصال الفطرہ رقم: ۲۵۹)

۴: اَرْخُوا اللِّحٰی...... داڑھیوں کو لمبا کرو۔

(مسلم، الطہارہ، باب خصال الفطرہ، رقم: ۲۶۰)

اس لیے داڑھی کٹانا منڈانا یا صرف ٹھوڑی پر داڑھی رکھنا زینت نہیں فیشن ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ:

بعض لوگ داڑھی کاٹنے کی دلیل اس روایت سے لیتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو مٹھی سے زائد داڑھی کاٹ دیتے۔

(بخاری، کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار، رقم: ۵۸۹۲)

جواب...... پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کا یہ عمل حج عمرہ کے موقعہ پر ہے عام نہیں۔ دوسری بات کہ "اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ" (الاعراف : ۳) کے تحت ابن عمر کی اتباع ہم پر فرض نہیں یہ ابن عمر کا ذاتی عمل ہے اس پر شرعی دلیل موجود نہیں اس لیے داڑھی کٹانا منڈانا قطعاً جائز نہیں۔

سفید بال نہ اکھاڑو:

سر...... داڑھی میں سفید بال آ جائیں تو انہیں اکھاڑنا نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لَا تَنْتِفُوْا الشَّیْبَ فَاِنَّہٗ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن ایک نور ہوں گے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب فصل فی اعمار ھذہ الامۃ، رقم: ۲۹۸۵، اسنادہ حسن)

سفید بالوں کو رنگنا زینت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ" بے شک یہود و نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو۔

(بخاری، کتاب الانبیاء، باب اذکر عن بنی اسرائیل رقم: ۳۴۶۲)

سیاہ خضاب سے بچو:

فتح مکہ کے موقع پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ابوقحافہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا ان کا سر اور داڑھی ثغامہ بوٹی کے پھولوں کی طرح سفید تھے آپ ﷺ نے فرمایا "غَیِّرُوْا ھٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ" اس کی سفیدی کو کسی رنگ سے بدل دو۔ البتہ سیاہ رنگ سے بچنا۔

(مسلم، کتاب اللباس، باب استحباب خضاب الشیب نمبر: ۲۱۰۲)

سیاہ خضاب پر وعید:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں "يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ" آخر زمانہ میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے کی سیاہی مانند خضاب لگائیں گے وہ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہ کرسکیں گے۔

(ابوداؤد، کتاب الترجل باب فی خضاب السواد نمبر ۴۲۱۲، والنسائی کتاب الزینۃ باب النھی عن الخضاب بالسواد نمبر ۵۰۷۵ ومسند احمد ج ۱ ص ۲۷۳، ومسند ابی یعلیٰ ج ۴ ص ۴۷۱، اسنادہ صحیح)

آنکھ زینت ہے:

آنکھ بذات خود اللہ کی عطا کردہ زینت ہے اس کو مزید مزین بنانے کے لیے سرمہ استعمال کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی "يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ." آپ اس سے ہر رات کو دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ ڈالتے۔

(ترمذی، کتاب الطب باب فی السعوط وغیرہ، رقم: ۲۰۴۸، مسند احمد ج: ۱، ص: ۳۵۴، اسنادہ حسن)

نوٹ...... دن کو سرمہ ڈالنا بھی جائز ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ بحالت روزہ سرمہ ڈالتے تھے۔

(ابن ماجہ، کتاب الصیام باب فی السواک الکحل الصائم نمبر ۱۶۷۸، سندہ حسن عند الالبانی)

روزہ دن کو ہوتا ہے تو لہٰذا دن کو سرمہ ڈالنا جائز ہے البتہ زیادہ بہتر رات کو ہے۔

آئی برو...... تھریڈنگ فیشن ہے:

آئی برو...... ابرو کے بال نوچ کر یا کاٹ کر ابرو باریک کرنے تھریڈنگ...... چہرے سے باریک (بھورے) بال نوچ کر چہرہ کو صاف کرنا۔

یہ دونوں کام زینت نہیں فیشن ہیں کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق کی تبدیلی ہے جس سے شریعت نے روکا ہے اور شیطان نے اس کا حکم دیا ہے۔

﴿ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ﴾ (النساء:۱۱۹)

''شیطان نے کہا میں ان کو ضرور حکم دوں گا کہ وہ ضرور ضرور اللہ کی تخلیق کو بدلیں۔''

حدیث...... حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ .))

''اللہ تعالیٰ نے جسم کو گوندنے اور گندوانے والیوں پر...... چہرہ اور ابرو کے بال نوچنے والیوں پر...... خوبصورتی کے لیے سامنے والے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت کی...... بنو اسد قبیلے کی ام یعقوب نے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ ایسی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں فرمایا''وَمَالِيَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے۔''

(مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم فعل الواصلۃ والمستو صلہ نمبر:۲۱۲۵)

دانتوں میں خلاء کروانا فیشن ہے:

بعض عورتیں خوبصورتی کے لیے سامنے والے دانتوں میں خلاء کرواتی ہیں سابقہ حدیث میں گزرا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

چہرہ یا پیشانی پر سرمہ بھروا کر تلک بنوانا فیشن ہے:

بعض عورتیں چہرہ پر خوبصورتی کے لیے سرمہ بھروا کر تلک بنواتی ہیں بعض مرد جسم کے کسی حصہ پر سرمہ بھروا کر نام لکھواتے ہیں یا مور وغیرہ کی تصویر بنواتے ہیں اس فعل

پر رسول کریم ﷺ نے لعنت کی ہے۔ (مسلم، کتاب اللباس، نمبر ۲۱۲۵)

لمبے ناخن فیشن ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((وُقِّتَ لَنَا فِي تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً .))

''رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ناخن کاٹنے...... مونچھیں مونڈنے ...... بغلوں کے بال اتارنے ...... زیر ناف بال اتارنے کا جو وقت مقرر کیا وہ یہ ہے کہ ہم چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

(مسلم، کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرہ، حدیث نمبر ۲۵۸)

حبشیوں کی چھریاں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے۔

((اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ .))

''کیونکہ دانت ایک ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔''

(بخاری، کتاب الذبائح باب اذا اصاب قوم غنیمۃ فذبح، نمبر: ۵۵۴۳)

لمبے ناخن رکھنے والے مرد و خواتین کو ان احادیث پر غور کرنا چاہیے۔

ناخن پالش فیشن ہے:

ناخن پالش کا اپنا ایک جسم ہے جنبی عورت جب تک ناخن پالش نہ اتارے گی اس وقت تک جنبی ہی رہے گی ...... اس کی بجائے مہندی لگالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ فرماتی ہیں ایک عورت آئی اس کے ہاتھ میں پرچہ تھا اس نے پردہ کے پیچھے سے پرچہ دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہاتھ بڑھایا نبی کریم ﷺ نے

اپنا ہاتھ روک لیا فرمایا نہ معلوم کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ اس نے عرض کیا عورت کا ہے آپ نے فرمایا "كُنْتِ اِمْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ" اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگتی۔"

(ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی الخضاب للنساء نمبر ۴۱۶۶، والنسائی کتاب الزینۃ باب الخضاب للنساء نمبر:۵۰۸۹، (سندہ حسن)

ثابت ہوا کہ عورت کا ناخنوں کو رنگنا بہتر ہے لیکن رنگ ایسا ہو جس کا جسم نہ ہو جیسے مہندی کا رنگ...... چائے پتی اور گڑ کے عرق کا رنگ وغیرہ۔

خوشبو زینت ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ...... النِّسَاءُ ...... وَالطِّيْبُ ...... وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ))

"مجھے دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں......رفیقہ حیات......خوشبو......اور نماز تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

(نسائی، کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء رقم:۳۳۹۱، مسند احمد ج۳ ص ۱۲۸ اسنادہ حسن)

مرد وعورت کی خوشبو میں فرق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ .))

"مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو صرف بو ظاہر ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو بو ظاہر نہ ہو۔"

(ترمذی، کتاب الادب باب فی طیب الرجال نمبر ۲۷۸۷، والنسائی کتاب الزینہ باب الفصل بین طیب الرجال وطیب النساء نمبر ۵۱۱۷، سندہ صحیح)

ثابت ہوا کہ مہندی...... غیر معطر کریم...... فیس پوڈر...... سکارا...... لپسٹک ...... آئی شیڈ ...... آئی لائنر وغیرہ یہ سب عورت کے لیے ہے مرد کے لیے نہیں۔ مرد ہاتھ پاؤں پر بطور زینت مہندی نہیں لگا سکتا، البتہ بالوں کے لیے جائز ہے۔

نیز مرد کے لیے خوشبو دار کریم ...... پاؤڈر ...... عطریات ...... نجس کیمیکل سے پاک پرفیوم جائز ہے۔

عورتوں کے لیے خوشبو کب جائز ہے؟

سوگ کے بعد:

حضرت زینب بنت ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو جب اپنے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی شام سے اطلاع آئی تو انھوں نے تیسرے دن خوشبو منگوا کر رخساروں اور بازوؤں پر لگائی...... پھر فرمایا مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہ تھی میں نے صرف اس لیے لگائی تاکہ (فرمان نبوی پر عمل ہو جائے) کہ کسی مومنہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے خاوند کی وفات کے اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔

(بخاری، کتاب الجنائز باب احداد المرأۃ علی غیر زوجھا، نمبر: ۱۲۸۰)

حیض کے بعد:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک انصاریہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کستوری سے تر کپڑا لے لے اس سے پاکی حاصل کر...... اس نے پھر عرض کیا "كَيْفَ اَتَطَهَّرُ" کیسے پاکیزگی حاصل کروں فرمایا اسی سے پاکی حاصل کر...... اس نے پھر پوچھا...... آپ نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر سمجھایا کہ خون کی جگہوں پر خوشبو لگا۔

(بخاری، کتاب الحیض باب دَلْکَ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا اذا تطهرت من الحیض، رقم:۳۱۴)

ہم بستری کے وقت:

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا سخت بیمار تھا۔ خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بچے کی دیکھ بھال کر کے باہر مزدوری کو چلا گیا گھر آنے سے پہلے بچہ فوت ہوگیا۔ ام سلیم نے بچے کی میت اٹھائی اور کمرے میں رکھ دی تمام گھر والوں کو پابند کیا ابوطلحہ کو کوئی نہ بتائے میں خود بتاؤں گی چنانچہ ابوطلحہ رات کو گھر آئے تو ام سلیم نے حسب معمول کھانا کھلایا...... ابوطلحہ نے بچے کا پوچھا تو عرض کیا آپ کا بیٹا آج بہت سکون میں ہے پھر ابوطلحہ اپنے بستر پر لیٹ گئے "وَقُمْتُ اَنَا فَمَسِسْتُ شَيْئًا مِّنْ طِيْبٍ ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ مَعَهُ الْفِرَاشَ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ وَجَدَ رِيْحَ الطِّيْبِ." میں وہاں سے کھڑی ہوئی اور خوشبو لگا کر ابوطلحہ کے ساتھ بستر پر پہنچ گئی ابوطلحہ نے خوشبو سونگھی تو ان کے جذبات برانگیختہ ہوئے پھر انہوں نے سنت کے مطابق اپنے ابھرے جذبات کو ٹھنڈا کیا پھر ام سلیم نے ابوطلحہ کو بڑے اچھے انداز میں بیٹے کی وفات کی خبر دی ابوطلحہ نے سارا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپ نے دونوں کے لیے دعا برکت کی۔ (مسند احمد، ج ۳ ص ۱۸۱، سندہ حسن)

ام سلیم نے ہم بستری کے وقت ظاہری بو والی خوشبو لگائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر بھی مل گئی لیکن آپ نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ برکت کی دعا دی۔

گھر میں اگر غیر محرم نہ ہو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے خوشبو محسوس کی تو پوچھا کیا تو مسجد جانا چاہتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں...... کیا تو نے اپنے خاوند کے لیے خوشبو لگائی تھی؟ اس نے کہا جی ہاں...... فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ فَيَقْبَلُ اللّٰهُ لَهَا صَلَاةً حَتّٰى

تَغْتَسِلَ مِنْهُ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ فَاذْهَبِیْ فَاغْتَسِلِیْ .))
''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز تب قبول کرتا ہے جب وہ غسل جنابت کرے پس تو جا اور غسل کر۔''

(مسند احمد، ج ۲، ص ۲۹۷، وص ۳۶۵، اپنے شواہد سے حسن ہے)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت گھر میں خاوند کے لیے خوشبو لگا سکتی ہے لیکن اگر اسے ایسی حالت میں ہی گھر سے نکلنا پڑے تو غسل جنابت کر کے نکلے۔

دوسری حدیث...... حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عورتوں کے لیے فرمایا: ''اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا . '' تم میں سے جب کوئی عورت مسجد میں آئے تو خوشبو بالکل نہ لگائے۔''

(مسلم، کتاب الصلوۃ، باب خروج النساء الی المساجد، نمبر:۴۴۳)

جو عورت خوشبو لگا کے نکلے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ: ''اَلْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِیْ زَانِيَةً'' جو عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی یعنی زانیہ ہے۔''

(ترمذی، کتاب الادب باب فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرہ، نمبر:۲۷۸۶، سندہ حسن)

مرد کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی:

عورت کے لیے سونے چاندی کے زیورات تو جائز زینت ہیں لیکن مردوں کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی آپ نے اس سے منہ موڑ لیا اس نے آپ کی ناپسندیدگی دیکھی تو سونے کی

انگوٹھی اتار دی اور لوہے کی پہن لی پھر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: "هٰذَا شَرٌّ هٰذَا حِلْيَةُ اَهْلِ النَّارِ فَرَجَعَ فَطَرَحَهٗ وَلَبِسَ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ." "یہ تو بدترین ہے یہ تو جہنمیوں کا زیور ہے وہ واپس گیا تو لوہے کی انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی پہن آیا اب آپ خاموش ہو گئے۔"

(ادب المفرد للبخاری، ج۱، ص۳۵۲، نمبر:۱۰۲۱، وغایۃ المرام للالبانی ج۱ ص ۶۷، رقم:۸۲، ومسند احمد ج۲، ص۱۶۳، اسنادہ حسن)

انگوٹھی کس ہاتھ میں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَصُّهٗ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّايَلِيْ كَفِّهٖ.))

"رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی تھی آپ اسے داہنے ہاتھ میں پہنتے اس کا نگینہ حبشی تھا جسے آپ ہتھیلی کی طرف کرتے۔"

(نسائی، کتاب الزینۃ باب صفۃ خاتم النبی، نمبر:۵۱۹۷، سندہ صحیح)

کس انگلی میں پہنیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "وَنَهَانِيْ اَنْ اَضَعَ الْخَاتَمَ فِيْ هٰذِهٖ اَوْفِيْ هٰذِهٖ لِلسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى" کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شہادت کی انگلی یا اس کے ساتھ والی درمیانی انگلی پر انگوٹھی پہننے سے منع کیا۔

(ابوداود، کتاب الخاتم، باب فی خاتم الحدید، نمبر:۴۲۲۵ سندہ صحیح)

پیتل یا لوہے کی انگوٹھی ملمع سازی سے جائز:

حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ مِنْ

حَدِیْدٍ مَلْوِیٌّ عَلَیْہِ فِضَّۃٌ" نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی اس پر چاندی کی ملمع سازی کی گئی تھی۔

(ابوداود، کتاب الخاتم باب فی خاتم الحدید رقم: ۴۲۲۴، والنسائی کتاب الزینۃ باب لبس خاتم حدید ملوی، رقم: ۵۲۰۵، سندہ صحیح)

نوٹ...... شیخ البانی رحمہ اللہ نے معلوم نہیں اس کو کیسے ضعیف کہا جب کہ اس میں کوئی ضعف نظر نہیں آرہا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ چاندی کے علاوہ کسی دھات کی انگوٹھی پہننی ہو تو اس پر چاندی کا پانی چڑھا لو۔

چاندی کی انگوٹھی میں وزن کی پابندی نہیں:

جس روایت میں مثقال (۲/۱ ۴ ماشہ) سے کم کے لفظ ہیں وہ ضعیف ہے لہٰذا انگوٹھی کے وزن میں کوئی پابندی نہیں۔

﴿اس عنوان میں ضعیف اور من گھڑت روایات﴾

چاڑھے چار ماشہ سے کم:

ایک آدمی پیتل کی انگوٹھی پہنے آیا آپ نے فرمایا میں تجھ سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں۔ اس نے اتار کر پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن لی آپ نے فرمایا میں تجھ پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس نے اسے بھی پھینک دیا پھر عرض کیا کس چیز کی انگوٹھی پہنوں آپ نے فرمایا ایک مثقال (۲/۱ ۴ ماشہ) سے کم چاندی کی بنا لے۔

(نسائی، کتاب الزینہ، باب مقدار ما یجعل فی الخاتم، رقم: ۵۱۹۵، و ابوداود کتاب الخاتم، باب فی خاتم الحدید، رقم: ۴۲۲۳، ضعیف عند الالبانی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فیشن سے بچائے شرعی زینت نصیب فرمائے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اسلام کی تربیت یافتہ عورتیں

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا' مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ' وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ' اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾ (النساء: ۳۴)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اس لیے کہ مردوں نے مال خرچ کیے ہیں پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں حفاظت الٰہی کی نگہداشت کرنے والیاں۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

تربیت کا معنی ہے پرورش کرنا...... مہذب بنانا...... اچھی عادتیں بنانا۔ آج میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان خواتین اسلام کا تذکرہ کرنا ہے جو اسلام کی تربیت کو

قبول کر کے اپنے وقت کی مثالی عورتیں بنیں تاریخ کے اوراق ان کے ذکر مبارک سے مزین ہوئے۔

جنت کی حریص عورت:

حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے جنتی عورت دکھاؤں؟ عرض کیا جی ضرور دکھائیں فرمایا یہ (ام فروہ) کالے رنگ کی عورت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی عرض کیا میں (جناتی) مرگی میں مبتلا ہوں "وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ" میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ میرے لیے (شفا) کی دعا فرمادیں آپ نے فرمایا:

((وَاِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيْكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا))

''اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لیے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے عافیت دے دے...... عرض کیا میں صبر کروں گی (تاکہ مجھے جنت مل جائے) لیکن جب مجھے دورہ پڑتا ہے تو میں بے پردہ ہو جاتی ہوں بس یہ دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں۔''

(بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، رقم: ۵۶۵۲)

یہ تھی اسلام کی تربیت یافتہ عورت کہ دنیا کی صحت و آسانی پر جنت کو ترجیح دی بیماری اور بیہوشی میں بھی پردہ کا بھرپور خیال رکھا۔

حیاء والی چال:

موسیٰ علیہ السلام سے بے ساختہ ایک آدمی مر گیا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم جاری کیا تو موسیٰ علیہ السلام کو بھی خبر ہو گئی آپ مصر سے ڈرتے ڈرتے مدین کی طرف نکلے۔

﴿ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ○
وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ يَّهۡدِيَنِیۡ سَوَآءَ
السَّبِيۡلِ ○ وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ
وَ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسۡقِیۡ
حَتّٰی يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ وَ اَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ○ ﴾

(القصص: ۲۱ تا ۲۳)

''پھر موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ڈرتے دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھتے دیکھتے وہاں سے نکلے اور دعا کی اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما پھر جب مدین کی طرف چلے کہا مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے (مدین) کی سیدھی راہ پر چلائے گا جب مدین کے ایک کنویں پر پہنچے وہاں دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں لیکن دو جوان لڑکیاں اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں۔ پوچھا تمہیں کیا ہے (تم اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں؟) انہوں نے جواب دیا جب تک یہ چرواہے واپس لوٹ نہ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں کیونکہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔''

نکلیا موسیٰ دیر نہ لائی مدین کھوہ تے آیا
پانی پیاون لوکی اوتھے ڈنگراں شور مچایا
اک نیک بخت دیاں نیک جایاں بکریاں چارن آئیاں
پانی پیاون کھوہ تے لیایا بکریاں بہت تہائیاں
ایہہ روکی کھڑیاں بکریاں کارن لوگ پیاون پانی
موسیٰ پچھیا لڑکیاں کولوں دسو اصل کہانی
لڑکیاں دسیا جسدم لوکی واپس جاون سارے

بچیا کھچیا اسی پلایئے رب دے کم نیارے
بوکا بھارا ساڈے کولوں کھچیا مول نہ جاوے
بڈھا باپ تے ویر نہ کوئی پانی کون پلاوے
باپ اساڈا بہت وڈیرا اللہ توحید عطائی
مشرک سارے دشمن بن گئے مشکل ڈاھڈی آئی

﴿ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴾ (القصص: ۲۴)

"آپ علیہ السلام نے خود ان کے جانوروں کو پانی پلایا پھر سائے کے نیچے آ گئے دعا کرنے لگے اے رب تو جو بھی مجھ پر خیر نازل فرمائے میں اس کا ضرورت مند ومحتاج ہوں۔"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چرواہوں نے کنویں کے منہ کو بھاری چٹان سے بند کر دیا تھا جس کو دس آدمی مل کر سرکا سکتے تھے آپ نے تن تنہا اس پتھر کو ہٹایا اور ایک ہی ڈول نکالا اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ لڑکیوں کی بکریاں شکم سیر ہو گئیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ٦، ص ۳۳۴، روایت ۱۸۴۲، اسنادہ صحیح)

ایہہ سن کے حضرت موسیٰ تاہیں ترس دلے وچ آیا
کھچ کے بوکا کلے ویکھو پانی رجھ پلایا
پانی پلا کر واپس جلدی رکھ دے تھلے آئے
کئی دناں دے تھکے بھکھے دعا نوں ہتھ اٹھائے
کر ضرورتاں پوریاں مولا میں فقیر ہاں تیرا
گھروں بے گھر ہوگیاں مولا گھر بنا دے میرا

شعیب علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے سسر نہ تھے:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود میں ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے بعد شعیب علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔

شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿ وَ يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴾

(ھود:۸۹)

''اے میری قوم میری مخالفت کہیں تم کو مجرم نہ بنا دے کہ قوم نوح......قوم ہود......اور قوم صالح کی طرح تم پر عذاب آ جائے......اور قوم لوط کا زمانہ بھی تم سے دور نہیں۔''

نوح...... ہود اور صالح علیہم السلام حضرت شعیب سے بہت پہلے گزرے ہوئے تھے اسی لیے انہوں نے ان کے بارے میں نہیں کہا کہ ان کا زمانہ تم سے دور نہیں صرف قوم لوط کے بارے میں فرمایا کہ قوم لوط کا زمانہ تم سے دور نہیں کیونکہ لوط اور شعیب علیہما السلام کا زمانہ قریب قریب تھا۔

حضرت ابراہیم اور لوط علیہما السلام کا زمانہ ایک ہے مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ شعیب علیہ السلام......ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے زمانہ کے قریب قریب گزرے ہیں۔

ایک مشہور تاریخی روایت کے مطابق ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے مابین چار سو سال کا فاصلہ ہے اس لحاظ سے حضرت موسیٰ اور شعیب علیہ السلام کے مابین تقریباً چار سو سال کا فرق ہے۔

تحقیق ابن کثیر:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ جن لڑکیوں کی بکریوں کو موسیٰ علیہ السلام نے پانی پلایا تھا ان کے والد گرامی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ یہ حضرت

شعیب علیہ السلام تھے لیکن ان احادیث کی سندیں صحیح نہیں۔
(تفسیر ابن کثیر سورہ قصص آیت نمبر ۲۸ کے تحت)

اس تربیت یافتہ عورت کی تعریف قرآن نے کی:

دونوں لڑکیاں موسیٰ علیہ السلام کی طاقت اور ایمانداری کا اندازہ تو لگا چکی تھیں گھر پہنچیں والد گرامی کو ساری بات سنائی۔

لڑکیاں آکھیا باپ پیارے لڑکا اک سیاناں
شرم حیاء تے طاقت والا پتہ نہیں کتھے جاناں
بوکا بھارا کھوہ دے وچوں کلے کڈھ وکھایا
پیا کے پانی رُکھ دے تھلے واپس پھر اوہ آیا
ایہہ گل سنکے باپ پیارا بیٹی نوں فرماوے
سَد لیا تو اس نوں جا کے اپنا حال سناوے

﴿ فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ﴾ (القصص:۲۵)

''ان دونوں میں سے ایک شرم وحیا کی چال چلتی آئی کہنے لگی میرے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا اس کی آپ کو مزدوری دیں۔''

لڑکی آئی سدن ویکھو حضرت موسیٰ تائیں
شرم حیاء دی چال او چلی صفت کیتی رب سائیں
تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ وچ قرآن دے آیا
شرم و حیا وچ پوری پکی اللہ خود فرمایا

یہ ہے تربیت یافتہ عورت کہ جوانی میں دونوں بہنیں بکریاں چراتی ہیں تو بڑے

شرم وحیاء کے ساتھ...... گھر رہتی ہیں تو بڑے شرم وحیاء کے ساتھ...... موسیٰ علیہ السلام کو بلایا تو بڑے شرم وحیاء کے ساتھ۔ ان کو گھر کی طرف لے کر چلی تو بڑے شرم وحیاء کے ساتھ۔

تربیت یافتہ عورتوں کی تعریف قرآن میں:

﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۝ ﴾

(الاحزاب:۳۵)

”بے شک مسلم مرد اور مسلمہ عورتیں...... مومن مرد اور مومنہ عورتیں...... فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں...... سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں...... عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں...... صدقہ وخیرات کرنے والے مرد صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں...... روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں...... اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں...... اللہ کو اکثر یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ نے ان کے لیے وسیع بخشش اور بہت ثواب تیار کیا ہے۔“

خاوند کی وفادار عورت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے دور قریب کے تمام عزیز واقارب چھوڑ گئے صرف دو خاص بھائی تھے جو صبح وشام ملاقات کو آتے ایک دن ایک بھائی نے دوسرے سے کہا

کہ ایوب علیہ السلام نے کوئی انوکھا گناہ کیا ہے جس کی وجہ سے اٹھارہ سال گزر گئے ہیں کہ ابھی تک اللہ نے اس کی بیماری دور نہیں کی...... شام کے وقت دوسرا بھائی ملاقات کو آیا تو اس نے ساری بات سنا دی حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا مجھے تو ایسا کوئی گناہ یاد نہیں...... میرا رب جانتا ہے کہ میں اپنے رب کے نام کی اتنی تعظیم کرتا کہ دو آدمی لڑتے ہوتے وہ دونوں اللہ کا نام ذکر کرتے (یعنی اللہ کی قسمیں اٹھاتے) میں اپنے مال سے ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیتا میں چاہتا کہ اللہ کا نام صرف سچائی میں ذکر کیا جائے۔ پھر آپ نے اللہ سے دعا کی:

﴿ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ ﴾

(الانبیاء: ۸۳، ۸۴)

''جب ایوب نے اپنے رب کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی ہے تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ہم نے اس کی دعا قبول فرما کر اس کی بیماری کو دور کیا اور انہیں اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اپنی رحمت سے اور عطا فرمائے تاکہ عابدین لوگوں کے لیے نصیحت ہو۔''

ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لیے باہر نکلتے تو ان کی بیوی ان کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتی فارغ ہوتے تو پھر ہاتھ پکڑ کر انہیں واپس لے آتی آپ اپنے مکان پر پہنچ جاتے۔...... ایک دن قضائے حاجت سے فارغ ہونے میں دیر لگا دی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایوب علیہ السلام کی طرف اسی جگہ وحی کی گئی ''اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ'' کہ اپنا پاؤں زمین پر مارو (جب ایوب علیہ السلام نے پاؤں مارا تو چشمہ جاری ہوا)...... فرمایا یہ غسل کی جگہ ہے (غسل کرلو) اور پینے کا ٹھنڈا پانی ہے پی بھی لو

(ایوب علیہ السلام نے غسل کیا اور پانی پی لیا اللہ نے شفاء بخش دی)...... جناب ایوب علیہ السلام کی بیوی کافی انتظار کرنے کے بعد ایوب علیہ السلام کی طرف آئی تو آپ کی بیماری سے پہلے والی صحت اور خوبصورتی بحال ہو چکی تھی تو مائی صاحبہ نے اس صحت مند آدمی کو دعا دیتے ہوئے پوچھا "اَیْ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْكَ هَلْ رَاَیْتَ نَبِیَّ اللّٰهِ هٰذَا الْمُبْتَلٰی" اے مخاطب اللہ تجھے برکت دے کیا تو نے یہاں اللہ کے نبی بیمار کو نہیں دیکھا؟ اللہ کی قسم وہ بیمار ہونے سے پہلے بالکل تجھ جیسے ہی تھے آپ نے فرمایا وہ میں ہی ہوں...... ایوب علیہ السلام کی دو کوٹھیاں تھیں ایک میں گندم بھرتے ایک میں جو بھرتے اللہ تعالیٰ نے دونوں کوٹھیوں کو سونے چاندی کی بارش برسا کر بھر دیا۔

(مسند ابی یعلی، ج۶ ص ۲۹۹ ومستدرک حاکم، ج:۲، ص:۵۸۱، وابن حبان، کتاب الجنائز، باب فی الصبر وثواب الامراض والاعراض، ج:۷، ص:۱۵۰، سندہ صحیح)

بیماری کے ایام میں ہی خدمت گزار بیوی کو کسی وجہ سے ناراض ہو کر سو کوڑے مارنے کی قسم کھالی صحت یابی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو فرمایا۔

﴿ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝ ﴾ (ص : ٤٤)

"اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا لے کر اسے مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا وہ بڑا نیک بندہ اور بڑی رغبت رکھنے والا تھا۔"

یہ ہے مہذب اور تربیت یافتہ عورت کہ اٹھارہ سال بیمار خاوند کی خدمت خوب دل لگا کر کی...... اتنی خدمت کے باوجود خاوند نے غصہ میں کوڑے مارنے کی قسم کھائی مائی صاحبہ کوڑے کھانے کو بھی تیار ہو گئی۔

بنو دینار کی ایک عورت کا قرآن پر عمل:

﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۝ ﴾ (التوبه: ۲۴)

''اے میرے نبی ﷺ کہہ دو تمہارے باپ...... تمہارے بیٹے...... تمہارے بھائی...... تمہاری بیویاں...... تمہارے کنبے قبیلے...... تمہارے کمائے ہوئے مال...... وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو...... تمہاری پسندیدہ حویلیاں...... اگر یہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز اور محبوب ہوئے تو پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتے۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ بنو دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے اس کا شوہر...... بھائی...... اور باپ جنگ میں اللہ کے رسول ﷺ کی معیت میں شہید ہو گئے تھے...... تینوں کی شہادت کی خبر ملنے کے باوجود پوچھنے لگی ''مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ......'' اللہ کے رسول کا کیا حال ہے صحابہ نے کہا ''خَیْرًا یَا اُمَّ فُلَانٍ هُوَ بِحَمْدِ اللّٰهِ كَمَا تُحِبِّیْنَ'' اے ام فلان آپ ﷺ بحمد اللہ جیسے تو چاہتی ہے خیریت سے ہیں...... کہا مجھے دکھاؤ جب تک میں آپ کو دیکھوں گی نہیں مجھے سکون نہ آئے گا پھر آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا گیا ''حَتّٰى اِذَا رَاَتْهُ قَالَتْ كُلُّ مُصِیْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ'' حتیٰ کہ جب اس نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگی آپ کو خیریت سے دیکھ لیا ہے تو تمام مصیبتیں دور ہو گئی ہیں۔

(تاریخ طبری، ۲، ص ۴۷ مطبوعہ الکتب العلمیہ بیروت والبدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۴۷ وسیرۃ ابن کثیر ج ۲ ص ۹۳ وتاریخ الاسلام ج ۱ ص ۲۱۸ سندہ صحیح)

یہ تھی اسلام کی تربیت یافتہ عورت کہ مذکورہ آیت کے مطابق ہر رشتہ سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ سے محبت کا عملی ثبوت پیش کیا۔

صبر کی مثال قائم کردی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے (میری والدہ) ام سلیم سے نکاح کیا پھر ام سلیم کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا ابوطلحہ اس سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ایک دن بچہ سخت بیمار ہوا ابوطلحہ صبح کی نماز پڑھنے گئے تو تقریباً نصف دن تک آنحضرت ﷺ کے پاس ہی رہے پھر گھر آئے قیلولہ کیا کھانا کھایا پھر جب نماز ظہر ادا کرلی تو اپنے کام کاج کو چلے گئے عشاء کے بعد آئے ان کے آنے سے قبل بچہ فوت ہوگیا تھا حضرت اُم سلیم نے میت پر کپڑا ڈال دیا اور گھر والوں کو کہا ابوطلحہ کو کوئی نہ بتائے میں خود بتاؤں گی...... ابوطلحہ نے آتے ہی پوچھا "یَا أُمَّ سُلَيْمٍ كَيْفَ بَاتَ بُنَيَّ اللَّيْلَةَ" اے ام سلیم میرے بیٹے کی آج رات کیسی گزری عرض کیا: مَا كَانَ ابْنُكَ مُنْذُ اشْتَكَى اسْكَنَ مِنْهُ اللَّيْلَةَ" آپ کا بیٹا جب سے بیمار ہے سب سے زیادہ اسے آج سکون ہوا ہے پھر وہ کھانا لائی انھوں نے کھانا کھایا پھر ابوطلحہ سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹے ام سلیم فرماتی ہیں میں اٹھی "فَمَسِسْتُ شَيْئًا مِّنْ طِيْبٍ" اور خوشبو لگائی اور زیب و زینت کے ساتھ خاوند کی خدمت میں پیش ہوگئی ...... پھر میاں بیوی نے جنسی جذبات سنت کے مطابق ٹھنڈے کیے پھر اُم سلیم نے عرض کیا اگر کسی گھرانے کو کوئی (عاریتاً) چیز دے پھر واپس مانگے کیا ان کے لیے درست ہے کہ وہ انکار کریں؟ فرمایا نہیں...... عرض کیا "فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ" اپنے بیٹے کے بارے میں یہی گمان کرو (اللہ نے امانت دی تھی اس نے واپس لے لی)

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے دعا فرمائی ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا'' اللہ تعالیٰ تم دونوں کو رات کے معاملہ میں برکت دے (اس دعا اور صبر کا بدلہ اللہ نے اس طرح دیا کہ) اسی رات امید سے ہوگئیں پھر اللہ نے وقت معین پر بیٹا عطا فرمایا...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تحنیك (گڑھتی دی) اور برکت کی دعا کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا (پھر اس عبد اللہ کو اللہ نے نو بیٹے عطا فرمائے)

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۱ و مسلم کتاب الاداب باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ ۲۱۴۴)

یہ تھیں اسلام کی تربیت یافتہ عورتیں اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کی تمام خواتین کو بھی اسلام کی صحیح تربیت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس عنوان میں ضعیف اور من گھڑت روایات

ہر بات کا جواب قرآن سے دینے والی عورت:

عبدالملک بن قُریب الاصمعی بیان کرتے ہیں میں ایک مرتبہ جنگل میں گھوم رہا تھا کہ ایک اعرابیہ اونٹ پر اکیلی جارہی ہے میں نے پوچھا اللہ کی بندی تو کیا تلاش کر رہی ہے؟ اس نے کہا: مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ'' جسے اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا میں سمجھ گیا کہ یہ قافلے سے راستہ بھولی ہوئی ہے پھر میں نے پوچھا تو کہاں سے آئی ہے؟ اس نے کہا ''سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا'' میں سمجھ گیا کہ یہ ارض مقدس سے آئی ہے...... پھر میں نے پوچھا تو اپنی زبان میں کلام کیوں نہیں کرتی اس نے کہا ''مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ .'' انسان زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالتا مگر اس کے پاس

نگہبان تیار ہیں...... ہم اس کے ساتھ چلے حتیٰ کہ ہمیں کچھ خیمے نظر آئے...... وہاں ہمیں اس کے تین بیٹے ملے ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا چالیس سال سے ہماری ماں نے دنیا کی ہر بات قرآن سے کی......الخ

(روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء لابی حاتم محمد بن حبان ص ۲۰ سند میں محمد بن زکریا الغلابی وضاع راوی ہے جو خود روایتیں گھڑتا تھا۔ لہٰذا یہ روایت من گھڑت ہے۔)

اُم خلاد پردہ کی پابند:

اُم خلاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا شہید ہوا تو اُم خلاد نقاب کیے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ تو اپنے مقتول بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی ہے تو اس (صدمہ) میں بھی نقاب کیا ہے اس نے کہا میرا بیٹا قتل ہوا ہے۔ میرا حیاء تو قتل نہیں ہوا۔

(ابوداؤد، کتاب الجہاد باب فضل القتال الروم نمبر ۲۴۸۸ وسنن الکبری للبیہقی ج ۹ ص ۱۷۵ سند میں فرج بن فضالہ بن النعمان التنوخی ضعیف اور عبدالخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس انصاری مجہول الحال ہیں)

چار شہداء کی ماں:

حضرت خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا قادسیہ کی جنگ میں اپنے چار بیٹوں سمیت شریک ہوئیں۔ بیٹوں سے کہا تم نے اپنی رضا مندی سے اسلام قبول کیا اور ہجرت کی میں نے تمہارے باپ کی خیانت نہیں کی تمہارے ماموؤں کو رسوا نہیں کیا تم جان لو کہ دار فانی سے دار باقی بہتر ہے جب صبح تم میدان میں جاؤ تو آخر دم تک دشمن سے لڑو چنانچہ بیٹے خوب لڑے حتیٰ کہ شہید ہو گئے حضرت خنساء کو خبر ملی تو اللہ کا شکر ادا کیا۔

(الاستیعاب ج ۱ ص ۵۹۰ ترجمہ خنساء بنت عمرو بن الشرید والاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی ج ۸ ص ۱۰۹ ترجمہ ۱۱۱۱۲ واسد الغابہ ج ۷ ص ۹۹ ترجمہ خنساء بنت عمرو نمبر ۶۸۷۲ سند میں محمد الحسن بن زبالہ مخزومی متروک راوی ہے اور عبداللہ بن العمری ضعیف اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر العمری متروک راوی ہے)

ایوب علیہ السلام کی چار بیویاں:

بسیار کوشش کے باوجود مجھے یہ روایت کہیں سے نہیں ملی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں جب آپ بیمار ہوئے تو تین نے طلاق لے لی ایک نے وفا کی۔

بال بیچ کر روٹی:

ایک دن ابلیس ایوب علیہ السلام کی بیوی کے پاس طبیب کی شکل میں آیا کہا اگر تمہارے شوہر فلاں بت کے نام مکھی ذبح کر دیں تو شفا مل جائے گی...... بیوی نے حضرت ایوب علیہ السلام کو کہہ دیا ایوب علیہ السلام نے فرمایا جب مجھے صحت ہوئی تو میں تجھے سو کوڑے ماروں گا...... ان کے پاس ان کے دو دوست آئے کہا شراب پی لو شفاء مل جائے گی...... ایوب علیہ السلام سخت غصہ ہوئے تو وہ چلے گئے ایک دن ان کی بیوی سر کے بال بیچ کر کھانا لائی...... دوسرے دن پھر اسی طرح ایوب علیہ السلام نے پوچھا یہ کھانا کہاں سے آیا؟ انہوں نے اصل حقیقت بتا دی۔

ایک مرتبہ آپ کی بیوی صاحبہ نے ایک گھر والوں کی روٹیاں پکائیں...... ان کا بچہ سویا ہوا تھا گھر والوں نے اس کے حصہ کی روٹی انہیں دے دی یہ آپ کی خدمت میں لائی اور ساری بات سنائی آپ نے فرمایا جاؤ واپس دے کر آؤ شاید کہ بچہ جاگ گیا ہو اور روٹی کی ضد کر رہا ہو آپ گئیں تو واقعتاً ایسا ہی تھا۔

(تفسیر ابن کثیر سورۃ الانبیاء ۸۴ کے تحت) نہ یہ حدیث نہ قول صحابی نہ اسرائیلی روایت بلکہ سدی صغیر کذاب راوی کا قول ہے)

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

............*

سوسائٹی اچھی یا بُری؟

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .

﴿ وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَافَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًاO ﴾ (النساء : ۱۴۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا کفر و انکار اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات نہ کرنے لگ جائیں (اگر اسی حالت میں ان میں بیٹھو گے تو تم بھی ان جیسے ہی ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔"

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

میں نے اس وقت اللہ کی توفیق سے جو مقام ترجمہ سمیت تلاوت کیا اس میں اللہ تعالیٰ نے بری صحبت وسوسائٹی سے بچنے کا حکم دیا۔

صحبت وسوسائٹی:

جس دوستانہ ماحول میں انسان چلتا پھرتا اٹھتا بیٹھتا ہے اسے کہتے ہیں صحبت انہیں معانی میں انگلش کا لفظ ہے سوسائٹی۔

تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھو تمہیں نوے فیصد چور...... ڈاکو...... شرابی...... زانی...... آوارہ...... منشیات کے عادی...... جوے باز...... کبوتر باز دیگر جرائم پیشہ نظر آئیں گے تو وہ غلط سوسائٹی کا نتیجہ ورزلت ہوں گے۔

وہ غلط سوسائٹی ٹی وی...... سی ڈی...... کیبل...... گھریلو گندے ماحول کی شکل میں ہو یا برے دوستوں کی شکل میں۔

صحبت وسوسائٹی کا انسان کی تہذیب واخلاق وعادات اور تربیت پر انتہائی گہرا اثر پڑتا ہے۔

حدیث نبوی میں مثال:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسُ السُّوْءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكَ إِمَّا تَشْتَرِيْهِ أَوْ تَجِدُ رِيْحَهٗ وَكِيْرُا الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً))

''اچھی اور بری سوسائٹی کی مثال خوشبو بیچنے والے عطار اور بھٹی والے لوہار کی طرح ہے۔ عطار کی صحبت سے دو یا ایک فائدہ ہوگا تم اس سے خوشبو خریدو گے یا کم از کم اس کے پاس بیٹھ کر خوشبو ضرور پاؤ گے...... لوہار کے پاس بیٹھو گے تو بھٹی تمہارے بدن کو یا تمہارے کپڑوں کو جلائے گی یا کم از کم اس کی بدبو ضرور پاؤ گے۔''

(بخاری کتاب البیوع باب فی العطار وبیع المسک حدیث نمبر ۲۱۰۱)

دوسری حدیث......: رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلْ))

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر کسی کو غور کرنا چاہیے کہ کس کو دوست بنائے؟''

(ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس ۴۸۳۳ والترمذی کتاب الزہد باب فی اخذ المال بحقہ حدیث نمبر ۲۳۷۸ سندہ حسن)

قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت ہوا کہ اچھی صحبت کا انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے کہ آدمی کے اخلاق وعادات سنورتے ہیں ایمان وعمل کی زندگی بنتی ہے۔

یہودی لڑکا اچھی صحبت میں:

(بشکوال) یہودی کا بچہ (شیطون) نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوگیا نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے آپ نے اس کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا: ...... اَسْلِمْ...... اسلام قبول کر لے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو باپ نے (آپ کے اخلاق سے متاثر ہوکر) کہا اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمْ...... ابو قاسم ﷺ کا کہا مان لے تو بچے نے اسلام قبول کرلیا آپ اس کے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ...... اللہ

کا شکر ہے جس نے اس کو جہنم سے بچا لیا۔
(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات حدیث نمبر ۱۳۵۶)

یہ ہے صحبت صالحہ کا اثر کہ اچھی دوستی اچھے ماحول کے سبب اللہ نے ایمان کی دولت نصیب کر کے جنت کا مالک بنا دیا۔

عبداللہ بن ثامر ایک عالم کی صحبت میں:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اس نے ایک جادوگر رکھا تھا جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہو چکا ہوں مجھے کوئی ذہین لڑکا دو میں اسے جادو سکھا دوں چنانچہ بادشاہ نے (عبداللہ بن ثامر) لڑکا اس کے حوالہ کیا۔

اب لڑکا مسلسل اس کے پاس جادو سیکھنے کے لیے آنے جانے لگا راستہ میں فیمیون نامی راہب کا ڈیرہ تھا جہاں وہ عبادت اور وعظ و تبلیغ میں مصروف رہتا یہ لڑکا بھی آتے جاتے یہاں ٹھہرتا وعظ کلام سنتا۔ طریقہ عبادت دیکھتا یہاں ٹھہرنے کے سبب سے جادوگر کے پاس لیٹ آتا تو یہ مارتا واپسی گھر بھی لیٹ جاتا تو گھر والے بھی مارتے اس نے راہب سے شکایت کی راہب نے کہا جادوگر کو کہو کہ گھر لیٹ ہو گیا تھا اور گھر والوں کو کہو کہ جادوگر کے پاس دیر ہو گئی۔

ایک دن دیکھا کہ راستہ میں ہیبت ناک جانور پڑا جس نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے..... کہا:..... اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ...... آج میں جان لوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا کہ راہب افضل ہے ایک پتھر اٹھایا اور دعا کی:..... اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ...... اے اللہ اگر تجھ کو راہب کا دین جادوگر کے دین سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو مار کر لوگوں کا راستہ کھول دے..... پھر جانور کو

پتھر مارا تو وہ جانور مر گیا لوگوں کا راستہ کھل گیا اس واقعہ کی بڑی شہرت ہوئی۔

لڑکے نے یہ واقعہ راہب کو بتلایا راہب نے کہا بیٹا تو مجھ سے افضل ہو گیا اب اللہ کی طرف سے تیری آزمائش ہوگی اگر ایسا ہو تو میرے متعلق کسی کو نہ بتانا .....وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ..... اس کی کرامت دیکھ کر لوگ اس کے پاس دعا کے لیے آنے لگے پیدائشی نابینے آتے.....کوڑھ اور جذام کے مریض.....اور کئی طرح کے مریض آتے تو یہ (دم اور دعا کرتا) اللہ تعالیٰ انہیں شفا دیتا۔

یہ خبر ایک نابینے شاہی وزیر کو ملی وہ بڑے تحائف لے کر آیا کہا بیٹا اگر تو مجھے شفا دے دے تو میں یہ تمام تحائف تجھے دوں گا لڑکے نے کہا میں شفا نہیں دیتا بلکہ .....اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ.....اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ تجھے شفا عطا کر دے.....شاہی وزیر اللہ پر ایمان لے آیا..... بچے نے دعا کی.....اللہ نے شفا دی۔

اب وزیر شاہی دربار میں اسی طرح کام کرنے لگا جس طرح نابینا ہونے سے پہلے کرتا تھا بادشاہ نے تعجب سے پوچھا:.....مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ.....تیری بینائی کس نے درست کی؟ کہا میرے رب نے..... کہا کیا میرے علاوہ تیرا کوئی اور بھی رب ہے؟ وزیر نے کہا:.....رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.....میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

بادشاہ نے اسے پکڑ لیا خوب مارا بڑی اذیتیں دے کر پوچھا یہ تعلیم تجھے کس نے دی؟ وزیر نے بے بس ہو کر لڑکے کا پتہ بتا دیا۔

بادشاہ نے لڑکے کو بلایا کہا بیٹا سنا ہے کہ تو جادو میں خوب کامیاب ہو گیا ہے اور تو اندھوں کوڑوں کو شفا دیتا ہے.....لڑکے نے کہا..... اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ..... میں شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ دیتا ہے..... بادشاہ نے اسے پکڑا مارا

بیٹا اذیت پہنچائی حتیٰ کہ راہب کا پتہ پوچھ لیا۔

پھر بادشاہ نے راہب کو بلایا کہا...... اِرْجِعْ عَنْ دِیْنِكَ...... اپنے دین کو چھوڑ دے اس نے انکار کیا بادشاہ نے اس کے سر کی مانگ پر آرا رکھ کر چیرتے ہوئے دو ٹکڑے کر دیا۔

پھر مسلمان وزیر کو بلایا اسے بھی دین چھوڑنے کا کہا اس نے انکار کیا اس کو بھی چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔

پھر لڑکے کو بلایا اسے بھی دین چھوڑنے کو کہا اس نے انکار کر دیا تو بادشاہ نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالہ کیا کہا اسے پہاڑ کی چوٹی پر دین چھوڑنے کا کہو اگر نہ مانے تو اسے وہاں سے گرا دو...... جب وہ اسے لے کر پہاڑ کی بلندی پر پہنچے تو لڑکے نے دعا کی...... اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ...... اے اللہ تو جس طرح بھی چاہتا ہے مجھے ان سے بچا...... پہاڑ ہلا وہ سب گر کر مر گئے...... لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے حیرانگی سے پوچھا کیا ہوا؟ تیرے ساتھ جو بھیجے تھے کدھر گئے؟ کہا میرے رب نے مجھے ان سے بچا لیا۔

بادشاہ نے پھر اور آدمی بلائے کہا اسے کشتی پر بٹھا کر سمندر کے درمیان میں لے جا کر پوچھو اگر اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دو...... لڑکے نے وہاں پہنچ کر پھر دعا کی...... اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ...... اے اللہ تو جس طرح بھی چاہے مجھے ان سے بچا...... سمندر سے ایک موج اٹھی وہ لڑکے کے علاوہ سب کو بہا کر لے گئے...... لڑکا پھر شاہی دربار میں پہنچا بادشاہ نے اب بڑے ہی تعجب سے پوچھا تیرے ساتھ جو بھیجے تھے کہاں ہیں کہا میرے رب نے مجھے ان سے بچا لیا۔

لڑکے نے بادشاہ سے کہا اگر تو مجھے مارنا چاہتا ہے تو لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور مجھے کھجور کے تنے پر سولی چڑھا پھر میرے ترکش سے تیر نکال کر میری کمان پر

چڑھا اور ...... بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامَ ...... اس بچے کے رب کے نام کے ساتھ کہہ کر مجھے تیر مار اس نے ایسا ہی کیا تو تیر اس کی کنپٹی پر لگا بچے نے زخم پر ہاتھ رکھا اور شہید ہو گیا۔

لوگ سمجھ گئے کہ بادشاہ جھوٹا رب ہے سچا رب اس بچے کا ہے ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں ...... آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ...... ہم بھی بچے کے رب پر ایمان لائے۔

شاہی چہیتوں نے کہا ہم نے تو یہ نیا دین مٹانے کے لیے لڑکا قتل کیا لیکن یہ تو بہت لوگ مسلمان ہو گئے بادشاہ نے خندقیں کھدوا کر اس میں ان مسلمانوں کو ڈالا مسلمانوں نے بڑے صبر سے یہ شہادتیں قبول کیں البتہ ایک عورت جھجکی جس کی گود میں دودھ پیتا بچہ تھا اللہ نے بچے کو قوت گویائی بخشی اس نے کہا ...... يَا أُمَّهْ اصْبِرِيْ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ ...... اے اماں جان صبر کرو تم حق پر ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الزهد والرقاق باب قصة اصحاب الاخدود والسامر والراهب حدیث نمبر ۳۰۰۵)

یہ ہے اچھی صحبت وسوسائٹی کا اثر کہ راہب کی اچھی سوسائٹی سے بچے کو دنیا میں اچھی عزت ملی ...... صاحب کرامت بنا ...... مستجاب الدعوات بنا ...... شہادت کی موت ملی ...... کئی لوگوں کے ایمان کا سبب بنا۔

اصحٰب الاخدود:

اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کا ذکر قرآن کریم میں اصحٰب الاخدود کے نام سے کیا۔

﴿ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا

نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝﴾ (البروج: ۱تا۱۱)

”برجوں والے آسمان کی قسم...... یوم موعود کی قسم...... شاہد و مشہود کی قسم خندقوں والے ہلاک کیے گئے...... خندقوں میں ایندھن والی آگ تھی...... کافر خندقوں کے کنارے بیٹھ کر مسلمانوں کی حالت دیکھ رہے تھے...... یہ مسلمانوں کو صرف اللہ پر ایمان لانے کی سزا دے رہے تھے...... زمینوں آسمانوں کا بادشاہ اللہ ہی ہے ہر چیز پر اللہ گواہ ہے...... بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جلنے والا عذاب ہے...... جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

مرثد بن ابی مرثد:

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ طاقتور انسان تھے مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھا کر مدینہ لاتے ایک دفعہ انہوں نے ایک قیدی کو اٹھا لانے کا وعدہ دیا تھا حسب وعدہ مکہ پہنچے چاندنی رات تھی فرماتے ہیں کہ میں ایک دیوار کے سایہ میں تھا اچانک (دور جاہلیت کی میری دوست عناق نامی عورت آئی مجھے پہچانا کہا مرثد؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہی ہوں۔

اس نے موسٹ ویلکم کہا آیئے آج رات میرے گھر گزارو...... آپ نے فرمایا:

......حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا...... اللہ نے زنا حرام کیا ہے...... اس نے شور ڈال دیا لوگو یہ ہے تمہارے قیدی چرانے والا چور...... آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے میں دوڑتا ہوا خندمہ پہاڑ کی غار میں جا چھپا وہ میرے سر کے اتنے قریب آ کھڑے ہوئے کہ انہوں نے پیشاب کیا تو وہ میرے سر پر پڑا۔ اللہ نے ان کو میری طرف سے اندھا کر دیا کہ وہ ناکام لوٹے چنانچہ میں نکلا اور قیدی کو اٹھایا اور مقام اذخر پر لے آیا...... وہاں آ کر میں نے اس کے بندھن کھولے پھر ہم مدینہ آ گئے۔

(ترمذی کتاب التفسیر باب تفسیر سورہ نور نمبر ۳۱۷۷ والنسائی کتاب النکاح باب تزویج الزانیہ حدیث نمبر ۳۲۲۸ سندہ حسن)

یہ اچھی صحبت کا اثر ہوا کہ دور جاہلیت کی محبوبہ کی دعوت کو ترک کیا

صالحین لوگوں کو کفار کی قید سے آزادی کا جذبہ پیدا ہوا

اس لیے عرض کروں گا کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی بری صحبت سے بچاؤ علماء اور دانا لوگوں میں بیٹھا کرو علماء کی صحبت سے ایمان بڑھے گا حکما (دانا) کی صحبت سے عقل بڑھے گی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام:

حضرت داود علیہ السلام اللہ کے نبی اور حاکم وقت تھے لوگوں کے فیصلے کرتے حضرت سلیمان علیہ السلام بچپن میں ہی والد گرامی کی عدالتی مجلسوں میں بیٹھتے صحبت کا یہ اثر ہوا کہ اللہ نے بچپن میں ہی حیران کن فیصلے کرنے کی صلاحیت بخش دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے (بڑی) کا بچہ بھیڑیا لے گیا...... (اس نے چھوٹی کے بچہ پر قبضہ جمالیا) چھوٹی کو کہا تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا ہے...... اس نے کہا میرا نہیں تیرا بچہ لے گیا یہ دونوں اپنا جھگڑا حاکم وقت حضرت داود علیہ السلام کے پاس لے گئیں

آپ نے گفتگو میں بڑی کو سچا محسوس کیا تو فیصلہ اس کے حق میں کر دیا...... پھر دونوں یہاں سے نکلیں اتفاق سے (تقریباً تیرہ سالہ بچے) حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آ گئیں انہیں ساری بات سنائی آپ نے فرمایا چھری لاؤ میں بچے کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں آدھا آدھا لے لو...... بڑی نے منظور کر لیا...... چھوٹی نے کہا...... لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى...... اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کرنا (میں مان لیتی ہوں) بچہ اسی کا ہے اسی کو ہی دے دو...... حضرت سلیمان علیہ السلام کو (حکیمانہ سوسائٹی سے حکمت و دانائی حاصل ہوئی اس سے آپ نے معلوم کر لیا کہ بچے کی ماں وہ ہے جس کو بچے کے قتل پر رحم آیا) تو بچہ چھوٹی کو دے دیا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب ووھبنا لداؤد سلیمان حدیث نمبر ۳۴۲۷)

یہ ہے دانا اور حکیمانہ سوسائٹی کا اثر کہ اللہ نے بچپن میں ہی ایسی دانائی اور معاملہ فہمی کی دولت بخشی کہ آپ کے فیصلوں نے مُعَمَّر لوگوں کو بھی حیران کر دیا۔

عقلمنداں دے پتر بہندے عقلمنداں وچ بھائی
جاہلاں دے وچ جاہل بہندے ہندا نیک نہ کائی
عقلمنداں وچ بیٹھ کارن عقل زیادہ آوے
سن سن گلاں عقلاں والیاں چنگا عمل ہو جاوے
نیکاں دے وچ بیٹھن والا نیک ہووے اوہ بندہ
مندیاں دے وچ بیٹھن والا ہو جاندا اوہ مندا
اے بھائی تو نیکاں دے سنگ رل کے نیک ہو جائیں
روز قیامت نال انہاں دے رل کے جنت جائیں
نیکوکار خدا دے بندے ربنوں بہت پیارے
اوتھے اوتھے دوہیں جہانیں رحمت ٹھاٹھاں مارے

مندی صحبت وچ بیٹھن کارن چڑھدا کچا رنگ گلابی
ہوراں نوں بھی لے کر گالے پاندا نت خرابی
نوح دا پتر مندیاں دے سنگ رل کے مندا ہویا
حق پیغام نہ منیا اس نے نال انہاندے ہویا

ابن نوح اور بری صحبت:

جناب نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سال تبلیغ کی تو ...... وَمَا آمَنَ مَعَهُ اِلَّا قَلِيْل تھوڑے سے لوگ آپ پر ایمان لائے آپ نے اللہ کے حکم سے کشتی تیار کی پھر زمین سے پانی نکلا تو نوح علیہ السلام نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا اور مومن لوگوں کو کشتی پر سوار کیا پھر کشتی اللہ کے نام سے چلائی۔

﴿ وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ نَادٰى نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ○ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ○ ﴾

(ھود: ۴۲۔۴۳)

''کشتی انہیں لے کر پانی کی موجوں میں پہاڑ کی طرح چلنے لگی تو نوح علیہ السلام نے ایک طرف اپنے بیٹے کو دیکھا تو آواز دی بیٹا آجا ہمارے ساتھ سوار ہو جا کافروں کا ساتھی نہ بن اس نے کہا میں بڑے پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا...... آپ نے فرمایا آج اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا صرف وہی بچے گا جس پر اللہ کا رحم ہوا اسی دوران دونوں کے درمیان پانی کی موج آئی جس نے اسے غرق کر دیا۔''

یہ ہے بری صحبت کا انجام کہ اس بیٹے نے باپ نبی کی سنگت چھوڑ کر کفار کی

صحبت وسوسائٹی اختیار کی...... نتیجہ نکلا کہ دونوں جہان برباد کر بیٹھا۔
کسی نے خوب کہا:

صحبت بد سے ہمیشہ بھاگ تو ورنہ بن جائے گا کالا ناگ تو
سر تیرا پتھر سے کچلا جائے گا بدلہ تو اپنے کیے کا پائے گا

لہٰذا خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی بری صحبت کبوتر بازی...... تاش...... لڈو...... پتنگ بازی...... موسیقی گانے...... فلم...... ڈرامے...... اسٹیج ڈرامے...... کیبل وغیرہ کی محفلوں اور سوسائٹیوں سے بچاؤ یہ محفلیں انسانی کردار...... وہار...... گفتار...... اخلاق کی قاتل محفلیں ہیں۔

پتنگ بازی:

اس میں کیا ہے؟ پیسے کا ضیاع...... وقت کا ضیاع...... ایمان کا ضیاع فرمایا:

﴿ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًاo اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًاo ﴾ (بنی اسرائیل : ۲۷)

''اور بے جا خرچ نہ کرو، بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔''

جائز کاموں میں حد سے بڑھنے کو اسراف کہتے ہیں اور عموماً ناحق کاموں میں تھوڑا یا زیادہ خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں۔

پتنگ بازی ناحق ہے اس میں تھوڑا سا بھی خرچ تبذیر ہے اور جو تبذیر کرے وہ شیطان کا بھائی ہے۔

اس لیے پتنگ بازوں کی سنگت اور دوستی سے بچو اور بچاؤ۔

کبوتر بازی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کبوتر باز کو کبوتر کے

پیچھے دیکھا فرمایا:...... شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً...... شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہے۔
(ابوداؤد کتاب الادب باب فی اللعب بالحمام حدیث نمبر ۴۹۴۰ وبن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۶۵ ومسند احمد ج ۲ ص ۳۴۵ اسنادہ صحیح)

ثابت ہوا کہ کبوتر بازی شیطانی کام اور کبوتر باز بھی شیطان ہے۔

اس لیے خود بھی اور اولاد کو بھی شیطانی کام اور شیطان بننے سے بچائیے۔

شطرنج:

۳۲ مہروں اور ۶۴ خانوں کا تقریباً (بارہ ٹینی نما) کھیل رسول کریم ﷺ نے فرمایا:...... مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ...... جس نے شطرنج کھیلا گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگا۔ (صحیح مسلم کتاب الشعر باب تحریم للعب بالنرد حدیث ۲۲۶۰)

دوسری حدیث:...... نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:...... مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ...... جس نے شطرنج کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب النھی عن اللعب بالنرد حدیث ۴۹۳۸ سندہ حسن)

تاش:

اس قسم کے کھیل بچوں کو جوے کی راہ اور طریقہ بتلاتے ہیں کیونکہ نوے فیصد تاش باز ہلکی بھاری شرط پر تاش کھیلتے ہیں جو بازی ہارے وہ فلاں ہوٹل میں پارٹی دے...... ٹی پارٹی کرے...... مٹھائی کھلائے وغیرہ وغیرہ۔

اور جوے کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي

﴿ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ ﴾ (المائدہ : ۹۰. ۹۱)

''اے ایمان والو شراب ...... جؤا ...... اور تیروں سے قسمت ازمائی پلید اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ ...... شیطان تو چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان شراب اور جوے کے ذریعہ بغض اور دشمنی ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل کردے پس کیا تم اب بھی باز نہیں آتے؟''

اگر امن کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو خود بھی اور اولاد کو بھی ایسے کھیلوں اور گیموں سے بچاؤ جن سے جُوے کی راہیں ملتی ہیں۔

لُڈو:

مربع شکل ایک ایسا دانہ جس کے چاروں طرف نشان ہوتے ہیں ایک طرف ۲...... ایک طرف ۴...... ایک طرف ۶...... ایک طرف آٹھ...... دانہ کو ڈبیہ میں ڈال کر ہلا رہ دے کر ڈالا جاتا ہے جو سائیڈ قسمت میں ہو سامنے آجاتی ہے...... جو جیتے اسے قسمت کا بڑا لکی سمجھا جاتا ہے۔

جب کہ اس طرح کی قسمت آزمائی کو قرآن پاک نے ...... رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانَ ...... شیطانی پلید عمل کہا ہے ...... لہٰذا لڈو پلید اور شیطانی عمل ہے۔

سگریٹ نوشی:

سگریٹ ...... حقہ یا کسی طرح بھی تمباکو نوشی صحت اور ایمان کے لیے نقصان دہ ہے ...... پٹھوں کی کمزوری ...... خون کی خرابی ...... کھانسی ...... سینے کے امراض ...... کھانے کی خواہش ختم کر کے دل کے امراض پیدا کرتی ہے۔

سگریٹ کی ڈبیہ پر واضح لکھا ہوتا ہے۔ صحت کے لیے مضر ہے ...... کینسر اور دل

کی بیماریوں کا باعث ہے۔
یعنی سگریٹ یا حقہ وغیرہ کا استعمال کرنے والا جان بوجھ کر خود کو ہلاکت میں ڈالتا ہے..... اللہ کریم نے اس سے منع کیا ہے:

﴿ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ ۝ ﴾ (البقرہ:۱۹۵)

''اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

دوسرا مقام:

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۝ ﴾ (النساء:۲۹)

''اپنی جانوں کو قتل نہ کرو اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔''

مکروہ ہے:

تمباکو تر ہو یا خشک..... حقہ ہو..... یا سگریٹ..... بیڑی ہو..... یا نسوار ہر شکل میں ہی مکروہ یعنی ناپسند ہے انسان تو انسان ہے حیوان بھی اس سے نفرت کرتے ہیں۔
تجربہ کریں..... کسی گاؤں کے قریب کوئی فصل ہو اسے گائے بھینس بھیڑ بکری وغیرہ ہر جانور کھائے گا لیکن تمباکو کی فصل گاؤں سے قریب تر ہونے کے باوجود کوئی جانور حتیٰ کہ گدھا تک بھی نہیں کھائے گا..... کھائے گا تو بدقسمت انسان ہی کھائے گا۔
اس کی بدبو ایسی ہے کہ حقہ کا پانی جہاں گراؤ وہاں کتا نہیں آتا یعنی اس کی بدبو سے جانور بھی بھاگتے ہیں۔
جس چیز کی بدبو انسانوں کو تنگ کرے اس کے بارے میں شریعت مطہرہ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ النَّاسُ ﴾

''بے شک فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پائیں۔''

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب نھی من اکل ثوما او بصلا ...... حدیث نمبر ۵۶۴

بدبودار چیز سے نبی کریم ﷺ کو نفرت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:...... مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا وَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ...... جو آدمی (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور ہماری مسجد سے دور رہے اپنے گھر ہی بیٹھا رہے۔

(صحیح البخاری کتاب الآذان باب فی الثوم التی والبصل والکراث نمبر ۸۵۵)

حلال بدبودار چیزوں سے آپ نے اتنی نفرت کی...... گندی خبیث اور بدبودار حقہ تمباکو سگریٹ کے بارے میں آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں۔

خبیث چیز حرام:

﴿ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ۝ ﴾

(الاعراف:۱۵۷)

”وہ پیغمبر ﷺ ان کے لیے ستھری چیزیں حلال کرتا ہے اور گندی خبیث چیزیں ان پر حرام کرتا ہے۔“

گندے خبیث تمباکو سگریٹ کے بارے میں خود ہی فیصلہ فرمالیں۔

مالی نقصان ایمانی نقصان:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ))

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزیں ناپسند کی ہیں بلاوجہ بولنا...... مال ضائع کرنا...... بہت زیادہ سوال کرنا۔“

(صحیح البخاری کتاب الزکوۃ باب لایسألون الناس الحافا حدیث نمبر ۱۴۷۷)

دوسری جگہ ہے کہ نبی ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع کیا۔

(بخاری کتاب خصومات باب من ردّ امر السفیہ والضعیف العقل تعلیقا)

بتایئے کیا سو دوسو...... پچاس روپے یومیہ کی نسوار یا حقہ سگریٹ نوشی مال کا ضیاع نہیں؟

کیا یہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہیں؟

کیا اللہ رسول کی نافرمانی سے ایمان کا نقصان نہیں؟

گھر میں حُقہ سگریٹ کا ماحول بنانے والے سوچیں کہ ان کی دیکھا دیکھی اولادیں بھی حُقہ سگریٹ کی عادی ہوگئیں تو ایسا ماحول پیدا کرنے والے اللہ کو کیا جواب دیں گے۔

حضرات:...... اولاد کو خود بھی ایسا ماحول نہ دو اور ایسی سوسائٹی سے انہیں مکمل بچاؤ۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہماری اولادوں کو بری سوسائٹی سے محفوظ رکھے یارب العالمین۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

............*

تربیت یافتہ بچے

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ○ ﴾ (الصافات: ۱۰۱)

"ہم نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو ایک بردبار تحمل مزاج بچے کی بشارت دی۔"

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

گزشتہ خطبہ میں اللہ کی توفیق سے میں نے بچوں کی تربیت کے حوالہ سے ارشادات کیں آج ان شاء اللہ میں عرض کروں گا کہ تربیت یافتہ بچوں نے جہاں میں کیا سنہری کارنامے سرانجام دیئے؟

اسماعیل علیہ السلام:

جناب اسماعیل علیہ السلام تقریباً تیرہ برس کے ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب آیا تو انھوں نے اپنے بیٹے سے مشورہ کیا:

﴿ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۞ ﴾

(الصفات:۱۰۲)

"اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں (یعنی مجھے بذریعہ خواب اللہ نے تیرے ذبح کا حکم دیا ہے) تیرا کیا خیال ہے۔"

تو جناب اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی:

﴿ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۞ ﴾

(الصافات:۱۰۲)

"ابو جان آپ کو جو بھی حکم ملا ہے اس پر عمل کیجیے ان شاء اللہ آپ مجھے وعدہ پر مضبوط رہنے والا دیکھیں گے۔"

﴿ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۞ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ ۞ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۞ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۞ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۞ ﴾

(الصفات:۱۰۳تا۱۰۷)

"جب دونوں نے اللہ کے حکم کو قبول کیا تو ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کے لیے جبین کے بل لٹا دیا...... ہم نے آواز دی اے ابراہیم آپ نے خواب کو سچا کر دکھایا۔"

بیٹے نو پکڑ اوپر زمین لٹالیا دوہاں نے حکم ربدا سینے نال لالیا
اللہ فرمایا جیویں عمل کمالیا مُنن دی کسر چھڈی نائیں
حکم فرمایا مولا جبرائیل نوں ایہہ لے جا دنبہ جلدی پہنچ خلیل نوں
دنبے نوں پھڑو چھڈو اسماعیل نوں دتی آواز اللہ سائیں

میرے خلیلا چھڈی کسر نہ کائی آ ذبح دے اُتے طاقت پوری تو لائی آ
بچے بھی تیرے کر کے ستھری وکھائی آ دھون ہلائی ذرہ ناہیں
آمیری آ مرضی تیرا بچہ بچالیا ذبح عظیم اوہدی تھاں کے کوہالیا
ایسے بھی ہندے بچے جگ نوں وکھالیا دیندے ہاں نیکی نیکاں تاہیں

یہ ہے تربیت کا اثر اللہ کا حکم مانتے ہوئے اپنے والد گرامی کی اس قدر اطاعت کی کہ جان کی قربانی دینے کو تیار ہو گئے۔

سلیمان علیہ السلام:

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے نبی اور حاکم وقت بھی تھے۔ ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام بچپن سے ہی اپنے والد گرامی سے علمی اور عملی تربیت حاصل کرتے۔ تربیت کا یہ اثر ہوا کہ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے تاویل الاحادیث (عوامی فیصلوں) کی صلاحیت بخش دی قرآن پاک نے ان کی خداداد صلاحیت کو اس طرح بیان کیا:

﴿ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ﴾ (الانبیاء: ۷۸، ۷۹)

"حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا تذکرہ کرو جب وہ اس کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جس کو کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت چر چگ گئی تھیں ہم ان کے فیصلے کے گواہ ہیں۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انگوروں کا باغ تھا انگوروں کے خوشے لٹک رہے تھے کہ کسی شخص کی بکریوں نے رات کے وقت باغ اجاڑ دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس یہ مقدمہ آیا آپ نے فیصلہ کیا (اگر دن کو بکریاں

چرتی تو ہم کہتے کہ باغ والے نے باغ کی نگرانی کیوں نہ کی؟ لیکن یہ رات کو چری ہیں لہٰذا بکریاں والے کا جرم ہے) بکریاں باغ والے کو دلوا دیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ کے نبی کیا فیصلہ پر نظر ثانی کی گنجائش ہے؟ فرمایا وہ کیا؟...... عرض کیا کہ بکریاں باغ والے کو دے دی جائیں تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور باغ بکریاں والے کو دے دیا جائے کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے جب باغ اپنی موجودہ حالت پر آ جائے تو باغ باغ والے کو اور بکریاں بکریاں والے کو لٹا دی جائیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی اس آیت کا مطلب ہے **فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ** کہ ہم نے ہی سلیمان علیہ السلام کو اس فیصلے کی سمجھ عطا کی۔

(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۸۹ و سنن الکبریٰ للبیھقی ج ۱۰ ص ۱۱۸)

زید بن ارقم:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک مہاجر ایک انصاری سے لڑا اور اسے پتھر مار دیا...... مہاجر کی ہمدردی میں مہاجرین آئے اور انصار کی ہمدردی میں انصار آ گئے تو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا "لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع (مہاجرین) پر خرچ نہ کرنا کہ وہ خود ہی بھاگ جائیں یہ بھی کہا کہ ہم مدینہ لوٹ کر (ہم) معززین مدینہ ان ذلیلوں کو نکال دیں گے۔

میں نے یہ خبر اپنے چچا حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو سنائی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سنائی آپ نے مجھے بلایا میں نے آپ کو ساری بات سنا دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کو اس کے ساتھیوں سمیت بلا کر پوچھا انھوں نے

قسمیں اٹھا کر آپ کو یقین دلا دیا ہم نے ایسا نہیں کیا (بچے کو غلط فہمی ہوئی ہے) نبی کریم ﷺ نے مجھے جھوٹا اور انھیں سچا سمجھ لیا۔

مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی اتنا صدمہ نہ ہوا تھا...... میرے چچا نے بھی کہہ دیا کہ میرا خیال تھا کہ آنحضرت ﷺ تیری تکذیب کریں گے یا تجھ پر ناراض ہوں گے میں (شرمندگی) سے اپنے گھر بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمادی:

مسند احمد، ج:۴، ص:۳۷۳۔ وبخاری تفسیر سورۃ المنافقون، باب اتخذوا ایمانھم جنۃ، رقم:۴۹۰۰)

﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ o اتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ o وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ o ﴾

(المنافقون: ۱تا۴)

”منافق آپ کے پاس قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ بخوبی جانتا ہے کہ آپ اللہ ہی کے رسول ہیں...... اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اللہ کی راہ روکتے ہیں یہ کتنی بری حرکت ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی یہ سمجھتے ہی نہیں۔ انہیں دیکھو تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں گے۔ باتیں کریں تو تم ان کی باتیں سنتے ہی رہ جاؤ۔ گویا کہ یہ دیوار کے سہارے لکڑیاں کھڑی

ہیں ہر سخت آواز کو اپنے ہی خلاف سمجھتے ہیں..... ان سے بچو یہ حقیقی دشمن ہیں..... اللہ ان کو تباہ کرے کدھر پھیرے جاتے ہیں۔''

﴿ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ○ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (المنافقون:۷ تا ۸)

''انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مہاجر ساتھیوں کو خرچہ نہ دو تاکہ یہ چلیں جائیں حالانکہ زمینوں اور آسمانوں کے خزانوں کا مالک اللہ ہی ہے لیکن منافق نہیں سمجھتے۔ یہ کہتے ہیں کہ مدینہ پہنچ کر عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے حالانکہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافق جانتے ہی نہیں۔''

ابن ابی منافق بڑا گندا ای بھانڈا سی اندروں سی کھوٹا اتوں مسلم سداندا سی
نبی تے صحابہ تائیں بڑا ستاندا سی دین ایمان رتی تائیں
آکھے انصار و تساں بُرا کمایا اے اپنے شہر تساں نبی بلایا اے
بھکھے تے ننگے کٹھے کرلیا یا اے ساہنوں بھی کھاون دیندے ناہیں
اج ہی اکٹھے کرو سردارا اصیلاں نوں کرکے صلاح کڈھوانہاں ذلیلاں نوں
چلو کھاں شہر سدھے بنھ دلیلاں نوں نت دا رَٹہ چنگا ناہیں
نبی و صحابہ بارے کردا بکواس آ جلدی توں جلدی کڈھو آکھے خناس آ
زید بن ارقم کھڑا اوسدے پاس آ سندا ہے گل اوہدی تاہیں
غصے دا بھریا پاس نبی دے آوندا گزریا حال سارا آکھ سناوندا

او سب نوں ذلیل آکھے فرق نہ پاوندا دلوں ایمان دار ناہیں
لگ گیا پتہ منافق ابن ابی نوں سن لیا سرور میری گل اس کہی نوں
آوے دربار ورتے جھوٹھری سعی نوں لگا بہتان میرے تاہیں
اللہ دی قسم میں نہ گل کوئی کیتی جے دل دے اندر میرے نہ بے نیتی جے
گل دی سمجھ بچے الٹی لیتی جے مومن ہاں سچا شک ناہیں
بچے نے جھوٹ تہانوں آکھ سنایا انصاری بھی کہیاں سنکے عرض سنایا
شاید بچہ ایانا لفظ سمجھ نہیں آیا یا غور نال سُنیا پورا ناہیں
جھوٹ نہ بولے ایہہ تاں قومی سردار آ اودھر آ بچہ غور کرنا سرکار آ
سنکے عذر حضرت کیتا اعتبار آ مل گئی معافی گندے تاہیں
زید نوں پتہ لگا اوہدی شیطانی دا موہ لیا مونہہ اوہنے نبی حقانی دا
مینوں بنایا جھوٹا آکھ من مانی دا غیب نہ پیارے نبی تاہیں
شرم دا مارا زید باہر جاوندا گھر وچ بیٹھا رب نوں عرضاں سناوندا
مسجد نہ آوے گھر نماز ادا وندا اینی سی شرم بچے تاہیں
تاں سورۃ منافقون رب اتار دا ابن ابی والے پردے پاڑ دا
جھوٹ تے سچ اوہدا خوب نتاردا غیب نوں جانے اللہ سائیں

یہ تھے تربیت یافتہ بچے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جنھوں نے ایک تاریخ ساز کارنامہ ادا کیا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ:

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی عمر جب چھ برس کی ہوئی تو ان کے والد ثابت بن ضحاک خزرجی نجاری جنگ بعاث میں قتل ہوگئے...... جب گیارہ سال کے ہوئے تو اس وقت مدینہ شریف میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اسلام پھیل رہا تھا

انھوں نے بھی اسلام قبول کرلیا اور اسلام قبول کرتے ہی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔

نبی کریم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے حضرت زید کو خدمت نبوی میں پیش کیا کہ اس بچے کو قرآن کریم کی دس سے زیادہ سورتیں یاد ہیں آپ ﷺ نے بچے کے (حافظہ) پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا: "یَا زَیْدُ تَعَلَّمْ لِیْ کِتَابَ یَھُوْدَ مَا آمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابِیْ." اے زید میری خط وکتابت کے لیے یہود کی زبان سیکھ کیونکہ مجھے خطرہ کہ یہود میرے خطوط وغیرہ میں ردوبدل نہ کریں حضرت زید فرماتے ہیں کہ میں نے سترہ دن میں ان کی زبان سریانی اور کتابی زبان عبرانی لکھنی پڑھنی سیکھ لی۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۱۸۶ والترمذی کتاب الاستئذان باب فی تعلیم السریانی نمبر ۲۷۱۵ وابوداؤد کتاب العلم باب روایۃ حدیث اہل الکتاب حدیث نمبر ۳۶۴۵ اسنادہ حسن)

یہ ہے اسلام کا تربیت یافتہ بچہ کہ کتنی سرعت سے اسلام کی خدمت کی۔

زید بن ثابت بچہ بنو نجار دا چھیویں سال مریا باپ ابرار دا
گیارہویں سال ہویا آنا سرکار دا رحمت وسائی اللہ سائیں
حضرت دے کول مینو لوگ لیاوندے بڑا ذہین بچہ تعارف کراوندے
سنایا قرآن حضرت تعجب فرماوندے کئی سورتاں یاد ایہدے تائیں
بولی یہوداں ہے سی عبرانی سریانی خطاں تے چٹھیاں اندر کردے من مانی
تو سکھ لے بولی کہیا نبی ربانی ہووے آسانی ساڈے تائیں
دناں ستاراں اندر سکھی عبرانی لکھنی تے پڑھنی خوب چاہڑی زبانی
نالے سکھ لئی میں بولی سریانی حافظہ دتا اللہ سائیں

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ:

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری رہائش ایک ایسے چشمہ کے پاس

تھی جو مدینہ شریف کے مین راستہ پر تھا نبی کریم ﷺ سے تعلیم حاصل کر کے جو لوگ آتے وہ یہاں ٹھہرتے ہم ان سے آپ ﷺ کے متعلق پوچھتے وہ ہمیں قرآن سناتے میں یاد کر لیتا پھر جب ہمارے قبیلہ نے اسلام قبول کیا تو آپ نے ہمیں نمازوں کے اوقات اور طریقہ سکھایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تم میں سے ایک آدمی اذان کہے "وَلْيَؤُمُّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا" پھر تمہاری امامت وہ کرائے جس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔

میری قوم نے خوب تلاش کیا لیکن کوئی نہ ملا جسے مجھ سے زیادہ قرآن یاد ہو۔

((فَقَدَّمُوْنِي بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ))

"انھوں نے مجھے اپنا امام بنایا میں اس وقت چھ یا سات سال کا تھا۔"

(بخاری، کتاب المغازی باب مقام النبی بمکہ زمن الفتح، رقم: ۴۳۰۲۔)

عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ:

غفار قبیلہ کے جناب عبداللہ کنیت ابوعبید زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام ذبیحہ کا گوشت نہ کھاتے تھے اسی لیے ان کا نام آبی اللحم (گوشت کا انکار کرنے والا) مشہور ہو گیا تھا ان کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ خیبر میں اپنے سرداروں کے ساتھ شریک ہوا انھوں نے میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے شرکت کی اجازت لی آپ نے اجازت دے دی میرے گلے میں تلوار لٹکائی گئی (میرے قد سے تلوار لمبی ہونے کی وجہ سے زمین پر لٹکنے لگی) میں اسے کھینچ رہا تھا (فتح کے بعد تقسیم غنیمت کے موقعہ پر) آپ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں آپ نے مجھے بطور عطیہ غنیمت سے گھریلو اشیاء دیں۔

(ترمذی، کتاب السیر باب ھل یسھم للعبد حدیث نمبر ۱۵۵۷ وابوداؤد، کتاب الجہاد باب فی المرأۃ والعبد یحذیان من الغنیمۃ حدیث نمبر ۲۷۳۰ سندہ صحیح۔

ترمذی اندر اک روایت ہے آئی عمیر غلام آبی لحم دا بھائی
عمر چھوٹیری اتے شوق لڑائی عرض کریندا سرداراں تائیں
میں خیبر دی جنگ وچ جانا چاہوندا اپنے سرداراں کولوں سفارش کراوندا
بھرتی کراؤ مینوں عرضاں سناوندا شوق شہادت میرے تائیں
جسدم ڈٹھا سوہنے شوق جہاد دا دتی اجازت بھریا بھانڈا مراد دا
ہور بھی رتبہ پایا تلوار دی داد دا سرور عطائی اوہدے تائیں
تسمے نوں تنگ کرکے گل وچ پائی قد سی چھوٹا بیچوں وڈی دسیائی
گھسیٹدی آوے ویکھ ہسے لوکائی شاباں مجاہدا تیرے تائیں

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ میں آیا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت رباح رضی اللہ عنہ دونوں چلے اور میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا، میرا ارادہ تھا کہ اس کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ساتھ چرا لاؤں ...... جب رات کی اندھیری ہوئی عبدالرحمٰن بن عیینہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا چرواہے کو قتل کر دیا اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہنکانا شروع کر دیا...... میں نے رباح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لے اس گھوڑے پر بیٹھ اور اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو پہنچا دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دینا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرنے والے اونٹ لٹ گئے...... میں نے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر مدینہ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ آواز دی یا صباحاہ! (یہ امداد طلبی کی آواز ہے) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے فزاریوں کا پیچھا کیا میرے پاس میری تلوار اور تیر تھے میں نے ان پر تیر اندازی شروع کی اور ان کو زخمی کرتا ہوا ان کے پیچھے چلا ...... یہ اُس جگہ کی بات ہے جہاں درخت کثرت سے تھے جب ان

میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کی آڑ میں بیٹھ کر اس کو تیر مارتا جب کوئی سوار میری طرف آتا میں اسے زخمی کر دیتا، میں تیر مارتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا،

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

"میں ابن اکوع ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔"

میں اُن میں سے جس آدمی سے ملتا اُسے تیر مارتا اور وہ اپنی سواری پر ہوتا میرا تیر پیروں میں گرتا یہاں تک کہ میں اُس کو اٹھا کر اس کے بازوؤں میں چبھوتا اور کہتا:

خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

"اسے پکڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔"

جب میں درختوں کی اوٹ میں ہوتا ان کو تیروں سے بھون دیتا اور جب گھاٹی تنگ پڑ گئی میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور پتھر باری شروع کر دی یہی میرا اور ان کا حال تھا اور میں ان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور شعر پڑھتا جاتا تھا، یہاں تک کہ میں نے لوٹے ہوئے تمام اونٹوں کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیا،......اب بھی میں ان پر تیر مار رہا تھا کہ انھوں نے اپنا بوجھ کم کرنے کے لیے تیں سے زیادہ نیزے اور تیں سے زیادہ چادریں چھوڑ دیں وہ جو چیز ڈالتے میں اس پر علامت کے لیے ایک پتھر رکھ دیتا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے راستہ کی طرف کر دیتا...... یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت کسی قدر زیادہ ہو گیا ان لوگوں کے پاس عیینہ بن بدر فزاری ان کی مدد کے لیے آ پہنچا، اور یہ لوگ ایک تنگ گھاٹی میں تھے میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور ان سے اونچا ہو گیا، عیینہ نے ان لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟ ان لوگوں نے کہا ہمیں تو اس آدمی سے بڑی سختی پہنچی ہے اس نے صبح سے اس وقت تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا اور اس نے جو کچھ ہمارے ہاتھ میں تھا سب لے کر اپنے پس پشت

کردیا، عیینہ بولا، اگر اسے یہ خیال نہ ہوتا کہ اس کے پیچھے ایک جماعت ہے تو تم کو چھوڑ دیتا...... تمہیں چاہیے کہ چند آدمی تم میں سے اس کے پاس جائیں چنانچہ ان میں سے چار آدمی ان کی طرف چلے اور پہاڑی پر چڑھے جب وہ میرے اتنے قریب آئے کہ میری آواز سن لیں میں نے ان سے کہا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انھوں نے کہا تو کون ہے؟ میں نے کہا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کے چہرہ کو بزرگ بنایا ہے تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو مجھے طلب کرے اور پکڑ لے اور تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ میں اُسے طلب کروں اور وہ بچ جائے ایک آدمی نے ان میں سے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے...... حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے اُس مقام پر یہاں تک بیٹھا رہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سوار درختوں کے جھنڈ میں آتے ہوئے دکھائی دیئے ...... ان سب کے آگے اخرم اسدی رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے پیچھے حضور ﷺ کے سوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ تھے یہ دیکھ کر مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگے، میں پہاڑ سے اُترا اور میں نے اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی لگام پکڑی اور میں نے کہا اے اخرم! ان لوگوں سے بچاؤ حاصل کرو، مجھے خطرہ کہ کہیں وہ آپ پر حملہ نہ کردیں اتنا انتظار کیجیے کہ حضور اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آجائیں ...... حضرت اخرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمہ! اگر تو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لا چکا ہے اور تو جانتا ہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو میری اور میری شہادت کے درمیان حائل نہ ہو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی یہ عبدالرحمٰن بن عیینہ کی طرف لپکے اور عبدالرحمٰن ان کی طرف لپکا دونوں میں نیزہ بازی ہوئی حضرت اخرم رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے کے پیر زخمی کردیے اور عبدالرحمٰن نے انہیں نیزہ مار کر شہید کردیا...... اس کے بعد عبدالرحمٰن حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر منتقل ہوا اتنے میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا ان دونوں میں نیزہ بازی ہوئی اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں انھوں نے اُسے قتل کردیا اور اس کے بعد اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوگئے ...... پھر میں بھی بھاگتا ہوا ان لوگوں کے پیچھے چلا اور اتنی دور ان کے پیچھے جالیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا غبار تک نہ دکھائی دیتا تھا، اور یہ فزاری سورج چھپنے سے پہلے ایک ایسی گھاٹی کی طرف پھرے جس میں پانی تھا جس کو ذوقرد کہتے ہیں ان لوگوں نے اس میں پانی پینے کا ارادہ کیا اور مجھے دیکھا کہ میں ان کے پیچھے بھاگا چلا آرہا ہوں یہ اُس گھاٹی سے ہٹ گئے اور ثنیہ ذی بیر میں جا کر انھوں نے پناہ لی سورج غروب ہوگیا اور میرے سامنے ان کا ایک آدمی آیا اُسے میں نے تیر مارا اور کہا:

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

"اسے پکڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔"

ابن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُس نے کہا کہ اکوع کی ماں صبح نہ پائے میں نے کہا ہاں، اپنی جان کے دشمن! اور وہ وہی آدمی تھا جس کو میں نے صبح بھی تیر مارا تھا پھر میں نے اس کو ایک اور تیر مارا، دونوں تیر اس میں پیوست ہوگئے، دو گھوڑے یہ اور چھوڑ گئے ...... میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ ذوقرد کے چشمہ پر تھے جہاں سے میں نے ان لوگوں کو بھگایا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچ سو کا لشکر تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ ذبح کر رکھا تھا جن کو میں نے اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا جگر اور کوہان بھون رہے تھے، ...... میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کے صحابہ میں سے سو آدمیوں کو چن لوں اور عشاء کے وقت کفار پر حملہ کردوں ان میں سے کوئی بھی خبر دینے والا نہ بچے گا مگر سب کو میں قتل

کر دوں گا، ...... آپ نے فرمایا اے سلمہ! کیا تم ایسا کر گزرو گے؟ میں نے کہا جی ہاں، اُس اللہ کی قسم! جس نے آپ کو بزرگ بنایا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے حتیٰ کہ میں نے آگ کی روشنی میں آپ کی ڈاڑھ مبارک دیکھ لی۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ اب سرزمین غطفان میں ٹھہرے ہیں اتنے میں غطفان سے ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا کہ وہ لوگ فلاں غطفانی پر گزرے اور اس غطفانی نے اُن کے لیے اونٹ ذبح کیا جب ان لوگوں نے اس اونٹ کی کھال اُتارنی شروع کی تو ان لوگوں کو ایک غبار اُڑتا ہوا دکھائی دیا وہ اُس ذبیحہ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے پھر جب ہم لوگوں نے صبح کی، حضور ﷺ نے فرمایا ہمارے بہترین سواروں میں ابوقتادہ ہیں اور بہترین پیادوں میں سلمہ رضی اللہ عنہما ہیں۔

مجھے رسول اللہ ﷺ نے سوار اور پیادہ دونوں کا حصہ دیا پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے غضبا اونٹنی پر بٹھالیا اور ہم لوگ مدینہ کی طرف چل پڑے جب ہم لوگوں کے اور مدینہ کے درمیان اتنا قریب فاصلہ رہ گیا کہ ہم چاشت کے وقت تک مدینہ پہنچ جائیں گے ہم لوگوں کے ساتھ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ تھے اور وہ کبھی بھاگ میں پیچھے نہیں رہے تھے انھوں نے آواز دینی شروع کی، کوئی ہے دوڑ لگانے والا؟ ہے کوئی آدمی کہ مدینہ تک کی دوڑ میں مجھ سے بازی لے جائے؟ ...... جب انھوں نے کئی مرتبہ کہا میں حضور ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میں نے اُس سے کہا کیا تو بڑے کا بڑا پا نہیں رکھتا؟ اور کیا تجھے شریفوں کی ہیبت نہیں؟ انھوں نے کہا سوائے حضور ﷺ کے اور کسی کی نہیں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، مجھے چھوڑیئے کہ میں اس سے بازی لگاؤں۔ ..... آپ ﷺ نے فرمایا جیسے تیری مرضی، میں نے کہا میں تیرے ساتھ دوڑ لگاؤں گا، وہ اپنی سواری پر سے کودا اور میں نے بھی اپنے پیر موڑے اور

اونٹنی سے کودا، پھر میں نے اُسے ایک دوڑ یا دو دوڑ تک مہلت دی یعنی اُس سے خود کو پیچھے رکھا پھر میں دوڑ کر اس سے مل گیا اور اس کے دونوں بازوؤں پر اپنے ہاتھ مارے اور میں نے کہا خدا کی قسم اب تو میں تجھ سے آگے بڑھ گیا......اس جیسی کوئی اور بات کہی، وہ ہنسا اور کہا کہ میرا بھی یہی گمان ہے یہاں تک کہ ہم مدینہ کے قریب آ لگے، اور مسلم میں ہے کہ مدینہ پہنچ کر میں اُس سے آگے بڑھ گیا، اس کے بعد ہم لوگ تین دن نہ ٹھہرے تھے کہ غزوۂ خیبر کے لیے نکلے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد باب غزوۃ ذی قرد حدیث نمبر ۱۸۰۷ و مسند احمد ج ۴، ص ۵۴۔)

یہ تھے اسلامی تربیت یافتہ بچے کہ ۱۳ سالہ سلمہ بن اکوع نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا کہ تاریخ کے اوراق کی زینت بن گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہمارے بچے تاریخی کردار ادا کر کے ہمارے لیے دنیا و آخرت میں نیک نامی اور عزت و وقار کا سبب بنیں۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

✻......✻......✻

تربیت نوجواناں

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

﴿ وَإِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌo ﴾ (النور:۵۹)

''جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں یعنی جوان ہو جائیں تو وہ بھی اجازت لیں جس طرح ان سے پہلے بالغ اجازت لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح تمہارے سامنے اپنی آیات یعنی اپنے احکام بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

جس آیت کو میں نے آپ کے سامنے ترجمہ سمیت تلاوت کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حکم دے رہا ہے کہ جب تمہارے بچے جوان ہو جائیں تو ان کی تربیت

کرو کہ جب وہ کسی کے گھر جائیں تو اجازت لے کر جائیں تو ثابت ہوا کہ جس طرح بچوں کی تربیت کا حکم ہے اسی طرح جوانوں کی تربیت کا بھی ہے۔

پاکدامنی کی تربیت:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

''اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ نکاح نظر کو نیچا کرتا...... اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔''

(بخاری کتاب النکاح باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم حدیث نمبر ۵۰۶۶)

یعنی جو آدمی بیوی بچوں...... رہائش وغیرہ کے (گذارہ لائق بھی) وسائل رکھتا ہے وہ نکاح کرے......

ایہہ جوانوں مسلمانوں عصمت خوب بچاؤ
ویاہ دی طاقت جسدم ہووے شادی جلد کراؤ
بیویاں ولے مڑمڑ تکنا لطف حلال اٹھانا
غیراں ولوں نظر بچانا شرع عمل کمانا
جسدے کول نہ طاقت ہووے ساک نہ کدھروں آوے
نفلی روزے رکھدا جاوے اللہ سبب لگاوے
روزہ جسم انسانی اندر ایہہ تاثیر لیاندا
جنسی جوش نوں ٹھنڈا کردا حراموں نظر بچاندا

شادی سے نظر اور شرمگاہ کیسے محفوظ؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا رَأٰی اَحَدُکُمْ اِمْرَأَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَلْیَأْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا))

''تم میں سے جو آدمی کسی غیر محرمہ عورت کو دیکھے وہ اسے اچھی لگے تو وہ فوراً اپنی اہلیہ کے پاس آئے کیونکہ تکمیل خواہش کا جو ذریعہ اس کے ساتھ ہے وہی اس کی اہلیہ کے ساتھ ہے۔''

(ترمذی کتاب الرضاع باب فی الرجل یری المرأۃ تعجبہ حدیث نمبر ۱۱۵۸ و مسند احمد ج ۳ ص ۳۳۰ سندہ صحیح)

مسلم میں یہ لفظ ہیں...... فَاِنَّ ذَالِكَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ...... اہلیہ سے تکمیل خواہش کا عمل اس کے دل سے غیر محرمہ کا خیال نکال دے گا۔

(مسلم کتاب النکاح حدیث نمبر ۱۴۰۳)

اس حدیث کے مطابق نکاح کا یہ فائدہ ہوا کہ انسان کی شرمگاہ ناجائز استعمال سے محفوظ ہوئی۔

معاملہ ایک ہی ہے اگر اپنی اہلیہ سے کرے گا تو ثواب...... غیر سے کرے گا تو گناہ۔

حدیث:...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مالدار لوگ بہت اجر لے گئے ہماری طرح وہ نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں لیکن وہ ہم سے صدقہ میں بڑھ گئے...... فرمایا تمہارے لیے بھی اللہ نے صدقہ کے مواقع رکھتے ہیں ہر تسبیح صدقہ...... تکبیر...... تحمید...... تہلیل...... اچھی بات سکھانا...... بری سے روکنا بھی صدقہ ہے اسی طرح ہر شخص کے بدن کے ہر حصہ میں صدقہ ہے......

صحابہ نے عرض کیا ہم میں سے کوئی اپنے جسم کے ایک حصہ سے اپنی اہلیہ سے

خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی اجر ہوگا فرمایا:

((اَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرًا))

''بتاؤ اگر یہ حصہ حرام میں استعمال کرے تو گناہ نہیں ہوگا؟...... اسی طرح جب یہ حصہ حلال میں استعمال کرے گا تو اسے ثواب ملے گا۔''

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ان اسم الصدقۃ یقف علی کل نوع حدیث نمبر ۱۰۰۶)

اس حدیث کے مطابق بنظر شہوت غیر محرمہ کو دیکھنا گناہ ہے اگر اسی نظر سے اپنی بیوی کو دیکھے گا تو ثواب ہوگا۔

سبحان اللہ...... نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے نوجوانوں کو ایسا تربیتی خطاب فرمایا جو پاکدامنی کا ضامن ہے کہ نکاح سے انسان کی نظر اور شرمگاہ محفوظ ہو جاتی ہے......

روزہ:

کھانا انسان میں توانائی اور جوش پیدا کرتا ہے...... بھوک اس کے برعکس ہے نکاہت پیدا کرتی جسم سے جوش کم کرتی ہے جب جوش کم ہوگا شہوت بھی کم ہوگی۔

زنا سے بچنے کی تربیت:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قریشی نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے زنا کی اجازت دیجیے تو کچھ لوگوں نے اسے ڈانٹا آپ ﷺ نے اسے قریب بلایا وہ بیٹھ گیا فرمایا: ...... اَتُحِبُّهٗ لِاُمِّكَ...... کیا تو اس کو اپنی ماں کے لیے پسند کرے گا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں یہ پسند نہیں کروں گا فرمایا پھر جان لے کہ لوگ بھی اپنی ماں کے لیے پسند نہیں کریں گے۔

پھر آپ نے پوچھا...... اَفَتُحِبُّهٗ لِابْنَتِكَ...... کیا تو یہ اپنی بیٹی کے لیے پسند کرے گا؟...... اس نے کہا اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم میں ہرگز یہ پسند

نہیں کروں گا...... فرمایا: ...... وَلاَ النَّاسُ تُحِبُّوْنَهٗ لِبَنَاتِهِمْ...... لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کریں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: ...... اَفَتُحِبُّهٗ لِاُخْتِكَ...... کیا تو اسے اپنی بہن کے لیے پسند کرے گا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم نہیں فرمایا: ...... وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهٗ لِاَخَوَاتِهِمْ ...... لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہ کریں گے۔

پھر آپ نے پوچھا: ...... اَفَتُحِبُّهٗ لِعَمَّتِكَ...... کیا تو اسے اپنی پھوپھی کے لیے پسند کرے گا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم نہیں فرمایا: ...... وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهٗ لِعَمَّاتِهِمْ...... لوگ بھی اسے اپنی پھوپھیوں کے لیے پسند نہیں کریں گے۔

پھر آپ نے پوچھا: ...... اَفَتُحِبُّهٗ لِخَالَتِكَ...... کیا تو اسے اپنی خالہ کے لیے پسند کرے گا؟ عرض کیا اللہ کی قسم ہرگز نہیں...... فرمایا: ...... وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُمْ لِخَالَاتِهِمْ...... لوگ بھی اسے اپنی خالاؤں کے لیے پسند نہیں کریں گے۔

اُدْنُ مِنِّی اذن منی ہوجا قریب میرے
کیسیاں گلاں کریں جواناں کیہہ خیال نے تیرے
ماں بھین یا بیٹی پھوپھی یا ہووے تیری خالا
اینہاں بارے خیال کوئی رکھے کیہ تیرا پھر حالا
عرض کیتی ایہہ پیغمبر میں قربانی جاواں
کدی نہ چاہاں کدی نہ چاہاں میں برا بہت مناواں
سجے نال شفیق مربی ایہہ جواب سنایا
لوگ بھی ہرگز پسند نہ کرن تو جو سوچ لیایا

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهٗ وَطَهِّرْ قَلْبَهٗ وَحَصِّنْ فَرْجَهٗ...... نبی کریم ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی اے اللہ اس کے

گناہ بخش دے اور اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کو ناجائز استعمال سے بچا۔ (سبحان اللہ مربی اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ٹیڑھے مزاج والے نوجوان کی ایسے مصلحانہ انداز میں تربیت کی کہ نوجوان کے مزاج میں انقلاب آ گیا) ......فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَتٰى يَلْتَفِتُ اِلَى شَىْءٍ...... اس کے بعد اس جوان کی یہ حالت تھی کہ کسی کی طرف نظر بھی نہ اٹھاتا تھا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۵۶ وطبرانی کبیر ج ۸ ص ۱۶۲ و مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۳۴ اسنادہ صحیح)

دعوت بد کو رد کرنے والا:

رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:...... سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ اِلَّا ظِلُّهٗ...... قیامت کے دن اللہ کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا جو سات قسم کے لوگوں کو نصیب ہوگا ان میں ......وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ...... ایک وہ آدمی جس کو باعزت اور حسین عورت نے برائی کی دعوت دی اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقہ بالیمین حدیث نمبر ۱۴۲۳)

نوجوان پر تربیت کا اثر:

نبی کریم ﷺ ایسے عظیم مربی تھے کہ چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے اور اعمال صالحہ کی عام طور پر وعظ و نصیحت کرتے رہتے غیر اخلاقی عمل سے بچنے کی آپ نے ایسی تربیت کی کہ نوجوان خصی ہونے کو تیار ہو گئے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے ...... لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الا نَسْتَخْصِىْ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ...... ہم (نوجوان) غیر شادی شدہ تھے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کیا ہم خود کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

(بخاری کتاب النکاح باب تزویج المعسر ،حدیث نمبر ۵۰۷۱)

اسی تربیت کا اثر تھا کہ حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں رات کے وقت مسلمان قیدیوں کو اٹھانے گئے تو دور جاہلیت کی محبوبہ عناق مل گئی اس نے اپنے گھر رات گزارنے کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا:......یَا عَنَّاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا......اے عناق اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کردیا ہے۔

(نسائی کتاب النکاح باب تزویج الزانیہ حدیث نمبر ۳۲۲۸ والترمذی کتاب التفسیر سورہ نور حدیث نمبر ۳۱۷۷ وابوداؤد کتاب النکاح حدیث نمبر ۲۰۵۱ سندہ حسن)

جائز جذبات کا احساس:

مشفق مربی ﷺ نے جہاں غلطی پر ابھرنے والے جذبات کو کنٹرول کرنے کی تربیت کی وہاں جائز جذبات کا بھرپور احساس بھی کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفوان بن مُعطّل رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ایک مرتبہ دربار نبوی میں اپنے خاوند کے خلاف شکایت کی......میں نماز پڑھتی ہو تو میرا خاوند مجھے مارتا ہے......روزہ رکھتی ہوں تو روزہ افطار کرا دیتا ہے......خود سورج نکلنے کے بعد نماز پڑھتا ہے......رسول کریم ﷺ نے صفوان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتی ہے میں اس سے روکتا ہوں آپ نے فرمایا: ......لَوْ كَانَتْ سُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسَ......اگر ایک سورۃ بھی پڑھ لی جائے تو لوگوں کو کافی ہے۔

روزے کی بات یہ ہے: ......فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ......یہ نفلی روزے رکھتی ہے تو رکھتی جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں برداشت نہیں کرسکتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ......لَا تَصُوْمُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا......کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ تیسری

بات ہم محنتی لوگ ہیں (رات کو کھیت سیراب کرتے ہیں ہمارے بارے سب کو معلوم ہے کہ رات کو لیٹ سونے کے سبب) صبح جلدی جاگتے نہیں آپ نے فرمایا:
......فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ......تو جب بھی جاگے اسی وقت نماز پڑھ لے۔

(ابوداؤد کتاب الصیام باب المرأۃ تصوم بغیر اذن زوجھا حدیث نمبر ۲۴۵۹ ومسند احمد ج ۳ ص ۸۰ ومستدرک حاکم ج ۱ ص ۴۳۶ سندہ صحیح)

باصلاحیت جوانوں کی قدر:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ اصحاب بدر پر مشتمل تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جوان کو بھی آپ نے اس میں شامل فرمالیا تو (عبد الرحمٰن بن عوف) رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ آپ نے اس جوان کو ہماری مجلس میں شامل کر دیا ہمارے بچے بھی تو اس جیسے ہی ہیں؟ فرمایا تمہیں معلوم ہے میں نے اسے کیوں شامل کیا؟ پھر آپ نے سب سے پوچھا: ......مَا تَقُوْلُوْنَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ...... اس سورۃ کے بارے تم کیا کہتے ہو کسی نے کہا ہمیں اس میں حمد و استغفار کا حکم دیا گیا ہے......بعض خاموش رہے پھر آپ نے حضرت ابن عباس سے پوچھا انہوں نے کہا......هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَ جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُوْلُ...... اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہی چیز بتائی ہے جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی یعنی یہ آپ کی وفات کی علامت ہے......اپنے رب کی حمد و تسبیح بیان کرو اور بخشش مانگو وہ توبہ قبول کرنے والا ہے حضرت عمر نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

(بخاری کتاب تفسیر القرآن سورہ نصر حدیث نمبر ۴۹۷۰)

حفاظت نظر کی تربیت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴾ (النور: ۳۰)

''اے پیغمبر ﷺ مومنوں کو کہہ دو اپنی نظریں (غیر محرمہ) سے جھکا لیں اپنی عصمت کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت پاکیزگی ہے جو وہ کرتے ہیں اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔''

حدیث:...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا...... خثعم قبیلہ کی ایک خوبصورت عورت آنحضرت ﷺ کے پاس مسئلہ پوچھنے آئی تو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے حضرت فضل کا چہرہ اس سے پھیر دیا۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب یایھا الذین امنوا لا تدخلوا حدیث نمبر ۶۲۲۸ و کتاب الحج حدیث نمبر ۱۵۱۳)

ابن عمر جوان کو تہجد کی تربیت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جوان آدمی تھا مسجد میں سویا کرتا تھا میں نے خواب دیکھا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور آگ کی طرف لے گئے ہیں میں نے دیکھا کہ آگ سے بھرا ہوا ایک کنواں ہے اس کے دو جانب تھے اس میں بہت سے لوگ دیکھے جنہیں میں پہچانتا ہوں میں نے کہا...... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ...... پھر ہمیں ایک اور فرشتہ ملا اس نے مجھے کہا نہ ڈرو۔

یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا انہوں نے رسول کریم ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا:...... نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ

اللَّيْلِ...... عبد اللہ اچھا آدمی ہے کاش کہ یہ تہجد پڑھے...... فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا...... اس کے بعد حضرت عبد اللہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب التہجد باب فضل قیام اللیل حدیث نمبر ۱۱۲۲)

جانوروں سے اچھا سلوک کرنے کی تربیت:

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو ایک اونٹ آپ کو دیکھ کر رونے لگا آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش ہو گیا آپ نے پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری جوان آیا عرض کیا میرا اونٹ ہے فرمایا:

((اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ شَكَا اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ))

”ان چوپاؤں کے بارے میں اللہ سے ڈر جن کا تجھے اللہ نے مالک بنایا ہے بے شک اس اونٹ نے تیری شکایت کی ہے کہ تو اس کو کام میں تھکا دیتا ہے اور کھلانے میں اسے پیٹ بھر کر نہیں کھلاتا بلکہ بھوکا رکھتا ہے۔“

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب یومر بہ من القیام علی لدواب والبھائم حدیث نمبر ۲۵۴۹ ومسند احمد ج ۱ ص ۲۰۴ ومستدرک حاکم ج ۲ ص ۹۹ ومسند ابی یعلی ج ۱۲ ص ۱۵۷ مسندہ صحیح)

چادر لٹکانے سے بچنے کی تربیت:

حضرت مسلم بن یناق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں بنو عبد اللہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سے ایک نوجوان تہبند لٹکائے ہوئے گزرا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس جوان کو بلایا پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں بنو بکر بن سعد سے ہوں فرمایا کیا تو پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے نظر رحمت سے دیکھے؟...... عرض کیا جی ہاں...... فرمایا پھر تو اپنی چادر

(ٹخنوں) سے اوپر اٹھا کیونکہ ابوالقاسم ﷺ سے اپنے ان کانوں کے ساتھ سنا ہے:

((مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ لَا يُرِيْدُ بِهٖ اِلَّا الْخُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''جو آدمی خود پسندی اور تکبر سے اپنا تہبند (شلوار...... پینٹ ٹخنوں سے) نیچے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔''

(مسند احمد ج ۲ ص ۶۵ ص ۱۳۱ و مسلم کتاب اللباس باب تحریم جر الثوب خیلاء حدیث نمبر ۲۰۸۵)

جوانی میں احتیاط:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپ سے بحالت روزہ اپنی اہلیہ سے بوس و کنار کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی۔ دوسرا شخص آیا اس نے بھی اجازت مانگی آپ نے اسے منع کر دیا۔ کیونکہ یہ جوان تھا اور جسے اجازت دی وہ بوڑھا تھا۔

(ابوداؤد کتاب الصوم باب کراھیۃ الشاب ۲۳۸۷ وسنن الکبری للبیہقی ج ۴ ص ۲۳۱ سندہ حسن صحیح)

یہ تھی نوجوانوں کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں جو میں نے بڑے اختصار سے عرض کیا اللہ ہمیں اس پر عمل کی توفیق بخشے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

............*

تربیت لقمانی

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

﴿ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۝ ﴾ (لقمان:۱۲)

''البتہ ہم نے جناب لقمان کو دانائی بخشی تھی کہ اللہ کا شکریہ ادا کر جو بھی شکر کرتا ہے وہ اپنے نفع کے لیے شکر کرتا ہے اور جو کفر کرتا جان لو اللہ تعالیٰ بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

گذشتہ خطبہ میں نے بچوں کی تربیت کے حوالہ سے عرض کیا آج ان شاء اللہ نوجوانوں کی تربیت کے بارے میں عرض کروں گا کہ والدین کی تربیتی ذمہ داری اولاد کے بچپنہ تک ہی محدود نہیں بلکہ ان کی جوانی میں بھی ان کی تربیت کریں ہاں

البتہ انداز بدل لیں کیونکہ بچپن میں بچہ مار پٹائی برداشت کر لیتا ہے لیکن جوانی میں بہت کم...... جوان اولاد کی تربیت دانشمندانہ انداز میں کریں۔

خیر خواہانہ انداز:

بعض جذباتی والدین اولاد کے ساتھ بڑا غلط وطیرہ رکھتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کی غلطیوں پر بجائے تربیت کے تنقید...... عدم موجودگی میں لوگوں کے سامنے ان کے شکوے...... موجودگی میں حوصلہ شکنی...... دوست احباب کی موجودگی میں کسی غلطی پر ڈانٹ گالیاں اور مار پٹائی وغیرہ۔

حضرات ایسے رویّے سے اولاد کی اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اولاد بغاوت پر اتر آتی ہے جوان اولاد کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ ان کی غلطیوں پر ڈانٹ ڈپٹ یا وعظ و نصیحت گھر میں بٹھا کر کرو اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے حضرت لقمان نے یہ طریقہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے طریقہ تربیت کو قرآن بنا دیا۔

عقیدہ توحید کی تربیت:

﴿ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝ ﴾ (لقمان: ۱۳)

''جب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا میرے پیارے بیٹے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک بڑا بھارا ظلم ہے۔''

اے بیٹا میں دساں تینوں وڈا ظلم کمانا
رب دی ذات صفات اندر ہور شریک بنانا
اسدی ذات صفات اندر جو شریک بناوے
جنت ہووے حرام اس پر سدھا دوزخ جاوے

ابودرداء کی تربیت:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے دلی دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی...... لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ اَوْ حُرِّقْتَ...... اللہ کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرنا اگرچہ تو کاٹ دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء نمبر ۴۰۳۴ سندہ حسن)

تقویٰ کی تربیت:

﴿ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴾ (لقمان:١٦)

''اے میرے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانہ برابر ہو...... پتھر میں ہو...... آسمان یا زمین میں ہو اللہ تعالیٰ اسے (سامنے) لے آئے گا کیونکہ وہ بڑا باریک بین ہے۔''

سن پترا کوئی نیکی ہووے ہووے یا برائی
دانے رائی جتنی ہووے یا پتھر وچ چھپائی
یا کوئی وچ زمیں دے ہووے یا ہووے آسمانے
روز قیامت اسنوں اللہ لیاوے وچ میدانے
سب عملاں نوں جانے اللہ ظاہر ہون پوشیدہ
ظاہر باطن سب کچھ جانے اس دی ذات حمیدہ

یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا برائی کتنی ہی چھپ کر کی ہو قیامت کو اللہ تعالیٰ بندے کے سامنے لے آئے گا جیسا کہ سورہ الزلزال میں ہے:

﴿ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗO ﴾

(الزلزال :۶تا۸)

''قیامت کے دن لوگ مختلف جماعتوں کی شکل میں (اللہ کی طرف) لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیے جائیں جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا......اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

سورکہف میں ہے:

﴿ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًاO ﴾

(الکہف : ۴۹)

''اور نامہ اعمال (سامنے) رکھ دیے جائیں گے پس آپ دیکھیں گے کہ مجرم اسے دیکھ کر خوفزدگی کے عالم میں کہیں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹی بڑی چیز نہیں چھوڑی سب گھیر لی اپنے کیے ہوئے سب اعمال حاضر پالیں گے آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔''

وہ کون سی چیز ہے؟ جس نے انسان کی زندگی کا ذرہ ذرہ ریکارڈ کیا فرمایا:

﴿ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ O كِرَامًا كَاتِبِيْنَ O يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَO ﴾ (الانفطار : ۱۰تا۱۲)

''یقیناً تم پر لکھنے والے معزز نگران ہیں تم جو بھی کرتے وہ جانتے ہیں۔''

تیرے کندھیاں تے بیٹھے نی بندے خدا   نوٹ کردے نے تیری اوہ اک اک ادا
سوہنی کر کے تو بندیا اوہ ڈائری لکھا   جیہڑی رب نے قیامت نوں دینی وکھا

اینویں مفت چ نہ عاشق بنی دا سدا
پہلاں سیرت تے صورت نبی دی بنا

جدوں سورج اک میل تے آوناں ہائے زمیں جل کے سرخ ہوجاوناں
پھر سائیہ عرش دا کم آوناں اس سائے لئی بندیاں تو عمل کما

اینویں مفت چ نہ عاشق بنی دا سدا
پہلاں سیرت تے صورت نبی دی بنا

نماز کی تربیت:

﴿ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ﴾ (لقمان : ۱۷)

''اے بیٹا نماز قائم رکھنا۔''

قائم سے مراد صرف دل سے ہی قائم رکھنا نہیں بلکہ قائم کا معنٰی ہے پورے حقوق کے ساتھ ادا کرنا وقت مقررہ پر..... خشوع خضوع کے ساتھ..... باجماعت..... سنت کے مطابق ادا کرنا۔

وقت مقررہ:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾ (النساء: ۱۰۳)

''یقیناً مومنوں پر مقررہ اوقات پر نمازیں فرض ہیں۔''

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:..... اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا..... اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب فضل الصلوۃ لوقتها حدیث نمبر ۵۲۷)

اس لیے نماز کو قائم کرو یعنی اس کے وقت پر ادا کرو سستی نہ کرو اللہ تعالیٰ کو سستی گوارا نہیں:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ ﴾ (الماعون)

''ان نمازیوں کے لیے افسوس ہے یا جہنم کی ویل نامی جگہ ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔''

خشوع خضوع:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○ ﴾

(المومنون : ا تا۲)

''یقیناً وہ مومن کامیاب ہو گئے جنھوں نے اپنی نمازوں کو خشوع (پوری) توجہ سے ادا کیا۔''

باجماعت:

﴿ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ○ ﴾ (بقرہ: ۴۳)

''رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔''

حدیث:

نبی کریم ﷺ نے جماعت سے غیر حاضر رہنے والوں پر اس قدر غصہ کا اظہار کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو بعض نمازوں میں غیر حاضر پایا فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں آگ کا شعلہ پکڑ کر ان لوگوں کو جلا دوں جو باجماعت نماز پڑھنے کے لیے نہیں گئے۔

(مسلم کتاب المساجد باب فضل صلوۃ الجماعۃ ... حدیث نمبر ۶۵۱ و بخاری کتاب الآذان باب فضل العشاء فی الجماعۃ نمبر ۶۵۷)

سنت کے مطابق:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ○ ﴾

''تمہارے لیے رسول مکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔''

حدیث:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ))

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

(بخاری کتاب الآذان باب الآذان للمسافر حدیث نمبر ۶۳۱)

یعنی رسول کریم ﷺ نے نماز کا جو نمونہ پیش کیا اس کے مطابق پڑھو یہ ہے نماز قائم کرنا۔

تبلیغ کی تربیت:

﴿ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴾ (لقمان:۱۷)

''اچھے کاموں کا حکم کر اور برے کاموں سے روک پھر جو تجھ پر مصیبتیں آئیں ان پر صبر کر...... یقیناً مصائب پر صبر کرنا بڑی ہمت کا کام ہے۔''

اے پترا توں لوکاں تائیں رب دا حکم سنائیں
برائی کولوں لوکاں تائیں کر تبلیغ ہٹائیں
کر کر مسئلے لوکاں کارن دین الٰہی سمجھاناں
اسدے پاروں جو دکھ آوے صبروں خوب نبھانا
واصبر علی ما اصابک ڈاھڈیاں چیسن ماراں
لگے جھڑکاں لمن نہ چھڈیں ایہہ نیکی دیاں کاراں
نیکی حکم سنایاں کئی برا بہت منا ندے
پٹھیاں سدھیاں کلاں کردے اُٹھ اُٹھ مارن آندے

توحید دا مسئلہ دنیا اندر ڈاھڈا کوڑا ہویا
جس نے وعظ توحید سنائی وچ مصیبت ڈھویا

نبی کریم ﷺ نے پوری امت کو تبلیغ کا حکم دیا فرمایا:...... بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً...... تمہارے پاس میری طرف سے اگر چہ ایک آیت بھی ہو تو اسے آگے پہنچاو۔
(بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۴۶۱)

خیر امۃ کا لقب:

تبلیغ کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خیر امۃ کے لقب سے نوازا:

﴿ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (آل عمران : ۱۱۰)

”تم بہترین امت ہو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور تم خود بھی اللہ پر ایمان لاتے ہو۔“

تبلیغ نبی کریم کا مشن:

﴿ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

”جو لوگ اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو امی نبی ہے جس کا تذکرہ اپنی کتابوں تورات انجیل میں بھی پاتے ہیں وہ انہیں اچھے کاموں کا حکم کرتا اور برے کاموں سے روکتا ہے۔“

صحابہ کا مشن:

﴿ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''توبہ کرنے والے...... عبادت کرنے والے...... حمد بیان کرنے والے...... روزہ رکھنے والے...... رکوع کرنے والے...... سجدہ کرنے والے...... اچھے کاموں کا حکم کرنے والے...... برے کاموں سے روکنے والے...... حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے...... اے پیغمبر مومنوں کو خوشخبری دے دو۔''

مومنوں کا مشن:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (التوبہ:۷۱)

''مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں...... اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔''

کامیاب لوگ:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(آل عمران : ۱۰۴)

''تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے برے کاموں سے روکے یہ لوگ کامیاب لوگ ہیں۔''

تبلیغ چھوڑنا نامرادی:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ

الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ))

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور تم ضرور برائی سے منع کرو گے اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے گا پھر تم دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعا بھی قبول نہ کرے گا۔'' (ترمذی کتاب الفتن باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر حدیث نمبر ۲۱۶۹ ومسند احمد ج۵ ص ۳۸۸ وسنن الکبری للبیہقی ج ۱۰ ص ۹۳ سندہ حسن)

تکبر سے بچنے کی تربیت:

﴿ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ ﴾ (لقمان :۱۸)

''لوگوں کے سامنے اپنے رخسار نہ پھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل یقیناً اللہ تعالیٰ ہر فخر کرنے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا۔''

لوکاں دے نال نرمی کرنا سختی مول نہ کرنا
فخر تکبر چال نہ چلنا رب سچے تھیں ڈرنا
فخر تکبر دا ہر کم رب نوں مول نہ بھاوے
جس نے فخر تکبر کیتا بے شک ماریا جاوے
فخر تکبر کم شیطاناں رد ہووے درگاہوں
اس پر کدے نہ رحمت ہووے پاک جناب الٰہوں
اوپر دھرتی چلیں پترا ایسی چال نرالی
نہ تیزی نہ پستی ہووے چال میانے والی

صعر اونٹوں کی گردن میں میں ایک بیماری ہوجاتی ہے جس سے گردن ٹیڑھی

ہو جاتی ہے عرب لوگ تکبر کے موقع پر یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔

یعنی تکبر اور غرور سے لوگوں کی طرف سے اپنا منہ نہ موڑنا ہر وقت موڈ میں نہ رہنا بلکہ لوگوں سے میل جول رکھنا اچھی باتیں کرنا۔

حدیث:...... حضرت سواد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کی یارسول اللہ مجھے زیب و زینت بڑی پسند ہے اللہ نے جو مجھے عطا کیا وہ آپ کے سامنے ہے میں نہیں پسند کرتا کہ کوئی زیب و زینت کرنے میں مجھ سے جوتی کے تسمہ برابر بھی آگے بڑھے...... اَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَالِكَ...... کیا یہ ذہنیت تکبر ہے؟ فرمایا نہیں...... وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ...... تکبر یہ ہے کہ جس نے حق کا انکار کیا اور لوگوں کو حقیر سمجھا۔

(ابوداؤد کتاب اللباس فی الکبر۴۰۹۲ وطبرانی کبیر ج۷ ص۹۶، نمبر ۶۴۷۸ صحیح الاسناد)

یعنی لوگوں سے میل جول رکھو خندہ پیشانی سے پیش آؤ اچھی نرم اور پیاری گفتگو کرو۔

اکڑ کر نہ چلو:

چلنے میں بھی تکبر سے بچو اکڑ کر چلنے سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑو گے بلکہ اپنا ہی نقصان کرو گے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ ﴾ (الاسراء:۳۷)

"زمین میں اکڑ کر نہ چل کیونکہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔"

میانہ روی چال کی تربیت:

﴿ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ ۝ ﴾ (لقمان:۱۹)

اپنی چال میں میانہ روی کر نہ تکبر کی چال نہ بیماروں کی طرح...... بلکہ نیک لوگوں کی چال چلو جو درمیانی چال بغیر کسی تکلف کے بغیر کسی تکبر کے ہے۔

﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا ﴾

(الفرقان : ٦٣)

''رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں۔''

رب دے بندے ٹرن زمین پر واہ واہ چال شریفاں
اینہاں دے چلیاں نہ کسے نوں پہنچن دکھ تکلیفاں
اوپر زمیں دے چلدے جیویں کہے شریعت عالی
نہ تکبر نہ تکلف چال میانے والی

لغو آواز سے بچنے کی تربیت:

﴿ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴾ (لقمان:١٩)

''اپنی آواز پست کر لے یقیناً تمام آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔''

سن پترا تو جسدم مونہوں سخن زبانوں بولیں
پست آواز نرمی دے نال سچے موتی رولیں
کڑک آوازہ سختی دے نال ہرگز بولیں ناہیں
سب تھیں بری آواز گدھے دی سن پترا کن لائیں
کبر غرورت بلا ضرورت اینویں بولی جانا
نہیں ایہہ صفت ربدے بندیا دیکھ قرآن ربا ناں

بعض نوجوان کسی عورت کو دیکھ کر یا کسی مخالف کو دیکھ کر بے معنی الفاظ یا متکبرانہ الفاظ کے ساتھ آوازیں کستے یا بعض نوجوان چار دوستوں میں مل کر ہاہا ھوھو یا فلمی

ڈائلنگوں کے ساتھ آوازیں بلند کرتے ہیں انہیں اس آیت پر غور کرنا چاہیے کہ گدھوں کی طرح بے مقصد آوازیں نہ کسیں کیونکہ گدھے کی آواز اس قدر بری ہے۔

حدیث...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:......اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا ......جب تم گدھے کے (ھینکنے) کی آواز سنو تو ......اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ...... کہو کیوں وہ شیطان دیکھتا ہے۔

(بخاری، کتاب بدء الخلق باب خیر للمسلم غنم ، رقم: ۳۳۰۳)

یہ تھی حضرت لقمان رحمہ اللہ کی کہانی جو انہوں نے اپنے جواں بیٹے کی تربیت کی اللہ تعالیٰ کو ان کا تربیتی انداز اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اسے قرآن بنا کر اپنے محبوب نبی پر نازل فرما دیا جو ہمارے لیے عظیم درس بن گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس طرح اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

............*

تربیت یافتہ نوجوان

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

گذشتہ خطبہ میں نوجوانوں کی تربیت کے حوالہ سے گزارشات کیں آج ان شاء اللہ عرض کروں گا کہ جن نوجوانوں پر تربیت کی محنت کی گئی۔ انھوں نے معاشرہ کی اصلاح اور دین کی سربلندی کے لیے کیا کارنامے انجام دیئے اور کیسے مقام پائے؟

جناب ابراہیم علیہ السلام:

﴿ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ○ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ○ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ○ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ○ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ○ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا

تَاْكُلُوْنَ o مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ o فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ o ﴾

(الصفات ۸۳ تا ۹۳)

''حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نوح علیہ السلام کی جماعت موحدین میں سے تھے...... اپنے دل کو رب کا مطیع کر دیا، جب اپنے باپ اور قوم سے پوچھا تم کس کی عبادت کرتے ہو، کیا تم اللہ کے علاوہ جھوٹے اِلٰہ بنانا چاہتے ہو؟...... اگر یہ الٰہ ہیں تو پھر اللہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ (قوم کہنے لگی، ابراہیم ان باتوں کو چھوڑ آؤ ہم تجھے اپنا میلہ دکھائیں) تو آپ علیہ السلام نے ستاروں کو ایک نظر دیکھا...... فرمایا میں بیمار ہوں۔ (اہل لغت نے بیماری کے تین درجے بیان کیے ہیں، جب شروع بیماری میں طبیعت کچھ خراب ہو اس کو کہتے ہیں علیل، جب بیماری تیز ہو جائے تو اسے سقیم کہتے ہیں اور جب بیماری آخری اسٹیج پر پہنچ جائے تو اسے کہتے ہیں مریض) پس وہ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے...... تو ابراہیم علیہ السلام چپکے سے ان کے مندر میں چلے گئے اور بتوں سے کہنے لگے یہ چڑھاوے تمہارے سامنے ہیں، انہیں کھاتے کیوں نہیں؟ تمہیں کیا ہے، بولتے کیوں نہیں؟ پھر بڑے غصہ اور جوش سے دائیں ہاتھ سے انہیں مارنا شروع کیا۔''

سورۂ انبیاء میں مزید وضاحت فرمائی:

﴿ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ o قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ o قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ o قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ o قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ o

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء: ۵۸ تا ۶۷)

''ابراہیم علیہ السلام نے بڑے بت کے علاوہ تمام بتوں کو توڑ دیا، تا کہ جب وہ واپس آئیں تو بڑے سے پوچھ گچھ کریں، جب وہ میلہ سے واپس مندر میں آئے تو کہنے لگے، کسی ظالم نے ہمارے معبودوں کو توڑ دیا...... کچھ لوگوں نے کہا، ہم نے ابراہیم نامی جوان سے ایک مرتبہ سنا تھا کہ میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا...... پھر قوم نے کہا اس کو تمام لوگوں کے سامنے پیش کرو، تا کہ وہ جو بھی کہے تمام لوگ اس سے سن بھی لیں اور اسے دیکھ بھی لیں...... ابراہیم علیہ السلام لائے گئے، قوم نے پوچھا، اے ابراہیم! کیا ہمارے الٰہوں کو تو نے توڑا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا، اس بڑے بت کا کام ہوگا، اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے ہی پوچھ لو، وہ خود ہی بتائیں گے کہ انہیں کس نے مارا ہے...... پھر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے کہ ظالم تو تم خود ہی ہو کہ بے حس اور بے اعتبار اور بے اختیار بتوں کی پوجا کر رہے ہو۔ اعتراف کرنے کے باوجود پھر ضد میں آ گئے...... شرمندگی سے سر جھکائے ضد کی طرف لوٹے، اے ابراہیم تو بھی جانتا ہے یہ بولتے نہیں، ہم ان سے کیسے پوچھیں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں فائدہ دے اور نہ نقصان دے...... تم پر اور تمہارے معبود بتوں پر بڑا افسوس، تم عقل کیوں

نہیں کرتے؟‘‘

ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کا منصوبہ:

﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۝ ﴾

(الانبیاء:۶۸)

’’کہنے لگے اگر کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو جلا دو اپنے الٰہوں کی مدد کرو۔‘‘

دوسری جگہ فرمایا: جب ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دلائل سے لاجواب کر دیا تو:

﴿ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ۝ ﴾ (الصافات:۹۷)

’’کہنے لگے اس کے لیے ایک آتشکدہ بناؤ، پس دہکتی ہوئی آگ میں اسے ڈال دو۔‘‘

آگ گلزار بن گئی:

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے جانے لگے تو آپ کی زبان پر آخری کلمہ ’’حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ‘‘ نکلا۔

(بخاری، کتاب التفسیر، سورۂ آل عمران، باب ان الناس قد جمعوا الکم، حدیث:۴۵۶۴)

پھر جب آگ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۝ ﴾ (الانبیاء:۶۹)

’’ہم نے کہا، اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔‘‘

تمام جانور آگ بجھاتے رہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَأَتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزَغِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِقَتْلِهٖ.))

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ کو بجھاتے تھے سوائے چھپکلی یا کرلے کے یہ پھونکے مار مار کر آگ کو تیز کرتا تھا اسی لیے آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الصید باب قتل الوزغ نمبر ۳۲۳۱، سندہ صحیح)

بخاری کی حدیث...... ام شریک بیان کرتی ہیں کہ:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغ وَقَالَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ .))

''کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی یا کرلے کو مارنے کا حکم دیا کیونکہ یہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو بھڑکاتا تھا۔''

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا رقم: ۳۳۵۹)

چھپکلی مارنے کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذَالِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذَالِكَ .))

''جو کرلے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارے، اسے سو نیکی ملے گی،...... اور جو دوسری ضرب میں مارے اسے اس سے کم ثواب ملے گا...... اور جو تیسری ضرب پر مارے اسے اس سے کم ثواب ملے گا۔''

(مسلم، کتاب السلام باب استحباب قتل الوزغ رقم: ۲۲۴۰)

یہ تھے حضرت ابراہیم جوان کہ جوانی میں ایسا کارنامہ سرانجام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو قرآن بنا کر آخر الزمان نبی پر نازل کر دیا۔

ابو جہل کے قاتل:

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع میں صف

میں کھڑا تھا "اِذَا الْتَفَتُّ فَاِذَا عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ یَّسَارِیْ فَتَیَانِ حَدِیْثَا السِّنِّ" اچانک میں نے دائیں بائیں دو نوجوان دیکھے ابھی میں ان کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک نے مجھ سے اپنے دوسرے ساتھی سے چھپ کر پوچھا "یَا عَمِّ اَرِنِیْ اَبَا جَهْلٍ" اے چچا جان مجھے ابوجہل تو دکھا دو میں نے کہا بھتیجے تو اسے دیکھ کر کیا کرے گا؟ عرض کیا "عَاهَدْتُ اللّٰهَ اِنْ رَاَیْتُهٗ اَنْ اَقْتُلَهٗ اَوْ اَمُوْتَ دُوْنَهٗ" میں نے اپنے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو اسے ماروں گا یا مر جاؤں گا...... دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ ابوجہل جب صفوں کو درست کرتا ہوا سامنے آیا تو میں نے اشارہ سے بتایا یہ ہے ابوجہل "فَشَدَّا عَلَیْهِ مِثْلَ الصَّقْرَیْنِ حَتّٰی ضَرَبَاهُ" وہ دونوں اس پر باز کی طرح جھپٹے حتیٰ کہ اسے مار گرایا۔ (یہ دونوں معاذ اور مُعَوَّذ جموع کی بیٹی عفراء کے بیٹے تھے باپ کا نام حارث بن رفاعہ ہے)۔

(بخاری، کتاب المغازی باب قتل ابی جہل حدیث نمبر ۳۹۸۸)

عوف دا بیٹا آکھے عبد الرحمٰن آں صف ہے پہلی موقع بدر میدان آں
سجے تے کھبے ڈِٹھے دو جوان آں ہوئی حیرانی میرے تاہیں
سجے پاسے والا مینوں بڑھک کے آکھدا کیا پتہ جے تہانوں ابوجہل ناپاک دا
سنکے گل اوہدے دل میں جھاکدا کیہ کہنا ای ابوجہل تاہیں
سنیاں ایں کہندیاں میں مومن عوام نوں دیندا اے گالی ساڈے نبی سلطان نوں
کھادی اے قسم ماراں اوس پئی مان نوں یا مرجاں گا آپ اوہنوں جائیں
اجے اوہ نہ ہٹیا مینوں دوجا پچھاوندا چاچا جی کدھرے ابوجہل دسیاوندا
اجے میں دوجے نوں ساں پچھناں چاہوندا دسیا ابوجہل میرے تاہیں
سندیاں سار دوہاں بنھیاں نے تاریاں جیویں باز ہے پیندا اوپر چڑیاں نکاریاں
جوڑ کے کندھے پہنچے مار اُڈاریاں خوف نہ رہیا دوہاں تاہیں

ابو جہل گھوڑے تے ایہہ پیدل وچارے پیا صفاں بناوے اوہ بھی پہنچ گئے تارے
سدھے وچ وجے ڈر خوف اتارے ماری تلوار گھوڑے تاہیں
گھوڑے دی لت وڈھی ایہدی تلوار جے کافر دی لت وڈھی دوجے سردار جے
زخمی سخت ڈگا کافر بدکار جے اڑنگدا رہیا او نہیں جائیں

یہ تھے اسلام کے تربیت یافتہ نوجوان جن کے سنہری کارنامے نے تاریخی اوراق کو مزین کر دیا۔

غیر مندی کا درس:

حضرت ابو سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا۔
ان کے گھر کے کونے میں پڑی ہوئی لکڑیوں سے اچانک حرکت سنی میں نے لکڑیوں میں دیکھا تو سانپ تھا میں اسے مارنے لگا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بحالت نماز ہی مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا میں بیٹھ گیا...... نماز کی فراغت کے بعد ایک کمرے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ”كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ“ اس کمرے میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی انہیں ایام میں ہمیں خندق کھودنے کا حکم ملا دوپہر کے وقت یہ نوجوان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر گھر آ جاتا دوپہر گھر گزارتا ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْضَةَ“ اپنے ساتھ ہتھیار لازمی رکھ مجھے خدشہ ہے کہیں بنو قریظہ کے یہودی تجھے نقصان نہ پہنچا دیں...... اس نے ہتھیار لے لیا گھر تک پہنچا تو ”فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ“ اچانک دیکھا کہ اس کی بیوی گلی والے دروازے میں کھڑی ہے ”فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ“ تو وہ جوش غیرت میں بیوی پر نیزہ سے حملہ کرنے لگا تو اس نے کہا

نیزہ روک لے اندر جا کر دیکھ میں باہر کیوں کھڑی ہوں نوجوان نے اندر جا کر دیکھا تو بستر پر بڑا سانپ بیٹھا ہوا ہے..... نوجوان نے اسے نیزہ پر اٹھایا اور صحن میں گاڑ دیا ہمیں نہیں معلوم کہ سانپ پہلے مرا یا نوجوان پہلے فوت ہوا...... ہم نے رسول کریمؐ کو سارا واقعہ سنایا اور عرض کی کہ یا حضرت دعا فرمایں اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو زندہ کردے، آپؐ نے فرمایا بھائی کے لیے بخشش مانگو۔

پھر فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ جنات کی ایک جماعت مسلمان ہو کر مدینہ میں آباد ہوئی ہے پس جب تم گھروں میں سانپ دیکھو تو اسے تین دن تک نکلنے کا کہو اگر اس کے بعد نظر آئے تو اسے مار دو وہ کافر شیطان ہے۔

(مسلم، کتاب السلام باب الحرم بقتل الحیۃ حدیث نمبر ۲۲۳۶)

یہ ہے اسلامی تربیت یافتہ نوجوان کے جس نے نئی دلہن کی محبت پر اپنی ایمانی غیرت کو ترجیح دے کر نوجوانان اسلام کو غیرت کا سبق دیا جیو تو غیرت مندی سے مرو تو غیرت مندی سے۔

تزکیہ نفس کا درس:

حضرت جلاج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بازار میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ ایک عورت بچہ اٹھائے ہوئے گزری لوگ اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی چلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے آپ نے اس سے پوچھا اس بچے کا باپ کون ہے وہ خاموش رہی قریب کھڑے ایک نوجوان نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بچے کا باپ ہوں آپ نے پھر اس عورت سے پوچھا اس بچے کا باپ کون ہے اس نوجوان نے کہا میں اس کا باپ ہوں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان کے پاس کھڑے لوگوں سے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا "فَقَالُوْا مَاعَلِمْنَا اِلَّا خَیْرًا" ہم تو اسے بھلا ہی جانتے ہیں آپ نے پوچھا کیا تم شادی

شدہ ہو؟ عرض کیا جی ہاں...... آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا ہم اسے لے کر باہر چلے گئے گڑھا کھودا اس میں اسے گاڑا پھر ہم نے اس پر پتھر مارے حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔

ایک آدمی آیا وہ اس نوجوان کے بارے میں پوچھنے لگا ہم اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے، عرض کیا یہ شخص اس خبیث کے متعلق پوچھتا ہے آپ نے فرمایا "لَهُوَ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ" وہ تو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ طیب اور پاکیزہ ہے۔

پھر معلوم ہوا کہ وہ پوچھنے والا اس کا باپ ہے پھر ہم نے غسل اور تکفین و تدفین میں اس کی معاونت کی۔

(ابوداؤد، کتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالک حدیث نمبر ۴۴۳۵، سندہ صحیح)

ابومسلم خولانی:

ان کا نام عبداللہ بن ثوب یمانی ہے یہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اسود عنسی نے یمن میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا کئی لوگ اس کے تابع ہو گئے حضرت ابومسلم رحمہ اللہ خولانی کو اس نے پکڑا پوچھا: "اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ" کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ فرمایا نہیں...... پھر اس نے پوچھا: "اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں پھر اس نے حکم دیا کہ ابومسلم کو آگ میں جلا دیا جائے...... پھر آگ میں ڈال دیا گیا لیکن آگ نے انہیں کوئی نقصان نہ دیا...... پھر جھوٹے نبی نے انہیں چھوڑ دیا یہ سیدھے مدینہ آ گئے نبی ﷺ وفات پا چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے آپ نے فرمایا تو کس علاقہ سے آیا ہے؟ عرض کیا یمن سے فرمایا: "مَا فَعَلَ الْفَتٰى الَّذِيْ اُحْرِقَ" اس نوجوان کا کیا ہو جس کو جلایا گیا تھا؟ عرض کیا اسے آگ نے نہیں جلایا عظیم فہم و

فراست کے مالک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی گفتگو سے اندازہ لگا کر فرمایا تو ہی ابومسلم ہے عرض کیا جی ہاں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں خلیفہ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔

حضرت ابومسلم خولانی نے پھر سارا واقعہ بیان کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خوش ہوکر فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَرَانَا فِی هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ اُحْرِقَ فَلَمْ يَحْتَرِقْ مِثْلُ اِبْرَاهِيْمُ" اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس امت کا وہ آدمی دکھایا جس کو آگ میں جلایا گیا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اسے آگ نے جلایا نہیں۔

(صحیح ابن حبان، ج ۲ ص ۳۳۸، نمبر ۵۷۷، قال شعیب الارناؤوط اسنادہ جید)

یہ ہے اسلام کا تربیت یافتہ نوجوان جو حق پر قائم رہا اللہ نے انہیں کرامت بخشی کہ آگ سے سلامت بچ نکلا۔

ابومسلم خولانی اک تابعی ابرار سی دل وچ رکھے سچا نبوی پیار سی
عنسی نے سدیا اوہنوں وچ دربار سی پھر آکھدا ابومسلم تاہیں
نال ایمان اتھے دیویں گواہی میں پیغمبر سچا نبی الٰہی
ابومسلم نے کہیا مینوں سمجھ نہ آئی کیہ میں دساں تیرے تاہیں
میں مرید سچے نبی سلطان دا نام محمد سوہنا صاحب قرآن دا
تو کذاب کافر جھوٹا جہان دا کدی نہ مناں تیرے تاہیں
چڑھ گیا غصہ سن کے ظالم بے پیر نوں حکم سنایا اک پاپی شریر نوں
بال کے اگ ساڑو ایس اسیر نوں زندہ میں جان دینا ناہیں
لا انبار ظالم اگ جلاوندے پکڑ کے مسلم تائیں وچ وگاوندے
حضرت زبانوں کلمہ بول سناوندے اگ توں ڈرے ہرگز ناہیں
ابومسلم نوں ڈٹھا اوتھے کل لوکائی بڑا بے فکر کردا ذکر الٰہی

نار گلزار اللہ پاک بنائی اوہ کلمے دی برکت سڑیا ناہیں

﴿اس عنوان میں ضعیف اور من گھڑت روایات﴾

عمرو بن جموع کا ایمان لانا:

محمد بن اسحاق نے کہا مدینہ میں اسلام پھیلا کچھ لوگ ابھی تک اپنے آبائی دین پر تھے جن میں عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا لکڑ کا مناۃ نامی بت تھا۔ ان کے بیٹے معاذ بن عمرو جو موحد مسلمان تھے اپنے ساتھیوں سمیت آئے۔ بت کو اٹھایا بنوسلمہ کے کسی گندے گڑھے میں پھینک دیا...... عمرو صبح بیدار ہوئے بت کو غائب پایا...... تلاش کیا تو گڑھے میں پایا نکال کر نہلایا دھلایا خوشبو لگائی پھر صحن میں گاڑ دیا۔

دوسری دفعہ مسلم جوانوں نے پھر بت کو اٹھایا اور گندے گڑھے میں پھینک دیا عمرو بن جموح صبح بیدار ہوئے بت کو غائب پایا گڑھے سے نکالا نہلا دھلا کر گلے میں تلوار ڈالی کہا اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم یہ کام کون کرتا ہے جو تیرے پاس آئے اسے تلوار سے روک دینا...... رات کو جوانوں نے اسے پھر اٹھایا اور ایک مردہ کتے کے ساتھ باندھ کر گندے گڑھے میں پھینک دیا۔ عمرو نے صبح جب یہ حالت دیکھی تو اس سے تائب ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

(اسد الغابۃ ج:۴، ص: ۲۲۰، ترجمہ عمرو بن جموح والاصابہ فی تمیز الصحابہ ج:۴، ص: ۵۰۶ ترجمہ عمرو بن جموح ۵۸۰۱، فتح الباری کتاب العتق باب کراھیۃ التطاول علی الرقیق قبل حدیث...... والبدایۃ والنھایۃ ج ۳ ص ۱۶۶ دلائل النبوہ لابی نعیم تمام کتب میں محمد بن اسحاق سے آگے سند نہیں لہٰذا یہ روایت منقطع ہے)

اللہ تعالیٰ ہمارے اس معاشرے کے ہر جوان کو اپنا پسندیدہ بندہ بنائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فضائل علم

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ○ ﴾ (المجادلہ: ۱۱)

’’اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور جو علم دیے گئے ہیں جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔‘‘

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

گزشتہ کئی خطبات میں اولاد کی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کر رہا ہوں آج عرض کروں گا کہ اپنی اولاد (بیٹی ہو یا بیٹا) کو علم کے زیور سے آراستہ کرو۔

عصری تعلیم بھی ہماری ضرورت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم ضرور دلواؤ...... اس علم مبارک سے انسان کو دنیا میں رہنے کا شعور ملتا ہے......

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پہچان ہوتی ہے...... حق و باطل کی تمیز ہوتی ہے...... فہم و فراست ملتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (الزمر:۹)

''اے پیغمبر ﷺ پوچھیے کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ یقیناً اس بات سے عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔''

شکار سے بے علم کتا:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .))

''تمہارے برتن میں جب کتا منہ ڈال جائے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے پہلی مرتبہ مٹی سے مل کر سات مرتبہ دھویا جائے۔''

(مسلم، کتاب الطہارۃ باب حکم ولوغ الکلب نمبر ۲۷۹)

سدھایا کتا:

﴿ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ٥ ﴾ (المائدہ:۴)

''جن شکاری جانوروں کو تم نے اللہ کے دیے علم کے ساتھ سدھایا ہے وہ جس جانور کو تمھارے لیے پکڑ کر روک رکھیں اس پر اللہ کا نام لے کر (کھاؤ) اللہ سے ڈرو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔''

حدیث......: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ:

((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَاَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَيُّهَا قَتَلَ))

''جب تو نے اپنے شکاری کتے کو بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر شکار پر چھوڑا کتے نے شکار پکڑا اور مار دیا پس تو کھالے...... اگر اس نے شکار سے خود کھالیا تو وہ نہ کھا کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے اور دوسرے کتے جن کو اللہ کا نام لے کر نہیں چھوڑا انہوں نے اس کے ساتھ مل کر شکار کو مار ڈالا وہ نہ کھا کیونکہ تجھے نہیں معلوم کہ شکار کو کس نے مارا۔''

(بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب الصید اذا غاب عنہ یومین اوثلاثۃ رقم:۵۴۸۵)

ان احکام میں پڑھے اور ان پڑھ کتے کا فرق ظاہر ہو گیا ہے کہ ان پڑھ کتا برتن میں منہ ڈالے اس کے جراثیم اتنے زہریلے ہیں کہ اسے ایک مرتبہ مٹی اور سات مرتبہ پانی سے دھولیں۔ اگر کتا شکار کا علم سیکھ جائے تو پھر یہی کتا اپنے منہ سے شکار کو پکڑ کر مار بھی دے تو اسے کھالو (علم کی برکت سے منہ کے زہریلے جراثیم مر گئے)

جب علم نے حقیر مخلوق کتے میں ان پڑھ اور پڑھے کا فرق کر دیا انسان تو احسن المخلوقات ہے اس میں فرق کیوں نہ آئے گا؟ آیئے میں فرق عرض کروں۔

جناب آدم علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں بتایا تو ملائکہ نے اعتراض کیا کہ یہ خون خرابہ کرے گا تیری تسبیحات و تعریفات اور عبادات ہم بڑی کر رہے ہیں فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

﴿ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ

اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ○ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ○ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ○ وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ وَ كَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ○﴾ (البقرہ: ۳۱تا۳۴)

’’حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا تو پاک ہے ہمیں تو وہی علم ہے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے تو جاننے والا حکمت والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا انہیں ان چیزوں کے نام بتا دو جب آدم علیہ السلام نے انہیں ان چیزوں کے نام بتا دیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں زمینوں کی چھپی چیزوں کو جانتا ہوں تم جو ظاہر کرتے یا چھپاتے ہو اس کو بھی جانتا ہوں۔ (جب آدم علیہ السلام کا علم ملائکہ سے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا درجہ بھی ان سے بلند کیا) کہ انہیں کہا سب آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا (تو علم کی وجہ سے بلند درجے والا آدم اونچا رہا اور ادنیٰ درجات والے ملائکہ جھک کر آدم سے نیچے ہو گئے۔‘‘

سچ فرمایا: وَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ اللہ تعالیٰ علم والوں کے درجات بلند کر دیتا ہے۔

فرشتیاں نوں رب حکم سنایا سجدہ کرواس تائیں علم پاروں آدم کارن شان دتی رب سائیں
سب فرشتے پے گئے سجدے سنکے حکم ربانا نال تکبر شیطاں کہیا میں نہیں سجدے جانا

اللہ پچھیا جھکیا کیوں نہیں دس ابلیساں مینوں حکم میرا تو منیاں نا ئیں بڑا تکبر تینوں
شیطان کہیا آدم خاکی میں ہاں اُچا ناری میں نہیں جھکنا اسدے اگے مینوں ہے سرداری
علم و عالم دی شان دا منکر ہویا شیطان نکارا تیک قیامت لعنت استے پاوے جہان سارا

طالوت بادشاہ:

موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے کچھ عرصہ بعد بنی اسرائیل کی اکثریت شریعت الٰہی سے منحرف ہوگئی۔ انبیاء علیہم السلام انہیں روکتے رہے لیکن معصیت سے نہ رکے۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا اور ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیا جنھوں نے ان کی اکثریت کو بے گھر کر دیا اور بعض کو قیدی بنالیا...... ایک عرصہ کے بعد کچھ لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت شموئیل نبی مبعوث فرمائے۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ۝ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا قَالُوْٓا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۝ ﴾ (البقرہ: ۲۴۶تا۲۴۷)

”کیا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد اسرائیلی سرداروں کی طرف نہیں دیکھا جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا ہمارا کوئی بادشاہ مقرر کرو تا کہ ہم اللہ کی

راہ میں لڑائی کریں۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اگر قتال فرض ہو گیا شاید تم قتال نہ کرو؟...... انہوں نے کہا بھلا ہم قتال کیوں نہ کریں گے جب کہ ہم اپنے گھروں اور بچوں سے نکال دیے گئے جب ان پر قتال فرض ہوا تو ان کی اکثریت اپنے عہد سے پھر گئی اللہ تعالیٰ ظالموں کو جانتا ہے۔ حضرت شمویل نے انہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے (چونکہ طالوت شاہی خاندان سے نہ تھا بلکہ غریب گھرانے کا فرد تھا) انہوں نے کہا بھلا وہ ہمارا بادشاہ کیسے بن سکتا ہے ہم اس سے زیادہ حقدار ہیں (کیونکہ ہم مالدار ہیں) یہ مالدار بھی نہیں...... فرمایا...... اللہ نے اس کو اس لیے چنا ہے کہ وہ جسمانی طور پر بھی مضبوط اور علمی طور پر بھی مضبوط ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت والا جاننے والا ہے۔''

یہ ہے علم کا درجہ کہ طالوت علم میں ان سے بڑا تھا اللہ نے دنیاوی رتبہ میں بھی ان سے بڑا بنا دیا۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ.

حضرت یوسف علیہ السلام:

حضرت یوسف علیہ السلام کو بچپن کی عمر میں ایک خواب آیا تو انہوں نے اپنے والد گرامی سے خواب بیان کیا۔

﴿ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ○ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ○ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ﴾ (یوسف:۴تا۶)

’’حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنے ابو سے کہا اے ابو جان میں نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں......
فرمایا اے بیٹا اپنے بھائیوں کو یہ خواب نہ بتانا کہیں وہ تیرے ساتھ کوئی دشمنی نما پروگرام نہ بنا دیں کیونکہ شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تیرا پروردگار تجھے چن لے گا اور تجھے معاملہ فہمی اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھائے گا۔‘‘

﴿ وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (یوسف:۳۶)

’’جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی جیل میں گئے تو وہاں دو جوان بھی جیل میں تھے ایک نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا میں نے خواب دیکھا کہ میں سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں، جنھیں پرندے کھا رہے ہیں آپ ہمارے خوابوں کی تعبیر بتائیں کیونکہ آپ بڑے نیک آدمی لگتے ہیں۔‘‘

جناب یوسف علیہ السلام نے پہلے انہیں توحید کا وعظ کیا پھر تعبیر بتائی:

﴿ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ﴾ (یوسف:۴۱)

’’اے میرے جیل کے ساتھیو تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہوجائے گا اور دوسرا سولی چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچیں گے۔‘‘

خوابوں کی تعبیر سچی ثابت ہوئی:

کچھ وقت بعد حاکم وقت کو عجیب خواب آیا تو اس نے اپنے حواریوں سے تعبیر پوچھی کسی نے نہ بتائی بلکہ کہا یہ فضول خواب ہے..... تو یوسف علیہ السلام کا قیدی ساتھی (جو بری ہوا تھا) نے کہا مجھے کچھ موقعہ دو میں تمہیں تعبیر بتاؤں گا وہ سیدھا جیل یوسف علیہ السلام کے پاس گیا، کہا:

﴿ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ٥ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ٥ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ٥ ﴾ (یوسف:۴۶تا۴۸)

''اے یوسف صدیق ایک خواب کی تعبیر بتائیں کہ سات موٹی گائیں کو سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز بالیاں اور خشک بالیاں ہیں میں واپس جا کر لوگوں کو یہ تعبیر بتلاؤں گا لوگوں کو معلوم ہو جائے گا..... فرمایا تم سات سال تک پے در پے غلہ بویا کرو گے اور کاٹ کر حسب ضرورت دانے نکال لیا کرو گے بقیہ بالیوں میں ہی رہنے دو گے اس کے بعد سات سال سخت قحط کے آئیں گے وہ بونے والے بیج کے علاوہ سب ذخیرہ کو کھا جائیں گے۔''

سفنہ آیا حاکم تائیں گائیاں ست پیارے
موٹیاں تازیاں رنگ ڈھنگ سوھنے ویکھیاں بڑے نظارے
پھر ست گاواں ماڑیاں لسیاں مارن موٹیاں تائیں

موٹیاں جرأت نہ کیتی کوئی کھا گئیاں تھاؤں تھائیں
ست سٹے نے دانیاں والے ست نے سُکے بھائی
سُکے کھا گئے ہریاں تائیں مشکل ڈاھڈی آئی
فرمایا یوسف غور تھیں سن لے تعبیر دساں میں تینوں
علم خوابی تعبیر والا اللہ دتا مینوں
ست برساں تک اللہ سائیں بارش برکت پاوے
فصلاں ہوسن بیشماراں غلہ خوب ہوجاوے
پھر ست سالاں تک فصل نہ ہوسی دانے سب مک جاسن
بھکھے لوکی ترلے مارن مشکل ویلے آسن

یہ تعبیر سن کر بادشاہ نے کہا ایسے عظیم (عالم) کو میرے پاس لاؤ قاصد رہائی کا پیغام لے کر یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا واپس جا اور بادشاہ کو کہہ کہ پہلے عورتوں والے معاملے کی تحقیق کرے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

بادشاہ نے تحقیق کی تو یوسف علیہ السلام مکمل بے گناہ ثابت ہوئے۔

پھر یوسف علیہ السلام جیل سے باہر آئے اور وزیر خزانہ بنے پھر بعد میں حاکم مصر بن گئے پھر ایک وقت آیا تو والدین سمیت تمام بھائیوں کو مصر بلا لیا۔

﴿ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ٥ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ﴾

(یوسف: ۹۹تا۱۰۰)

”جب سارے یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور فرمایا ان شاء اللہ تم امن و امان سے رہو گے...... اپنے تخت پر

والدین کو اونچا بٹھایا تو سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے کہا میرے ابا جان یہ ہے میرے پہلے خواب کی تعبیر جسے اللہ نے سچ کر دکھایا۔"

یوسف پیارے کنبہ سارا مصر وچ بلایا
مدتاں بعد اللہ سوہنے وچھڑیاں میل کرایا
اوپر تخت بٹھایا یوسف پیارے ماپیاں تائیں
بھائیاں دی بھی عزت کیتی کیتا کرم رب سائیں
سجدے پے گئے یوسف اگے ماپیو بھائی سارے
تاں باپ دے اگے یوسف سوہنا سوہنی عرض گزارے
اج سفنہ میرا سچ وکھایا میرے رب الٰہی
سورج چن نے ماپے میرے تارے میرے بھائی

بات چل رہی ہے علم کی...... یوسف علیہ السلام پردیسی کو مصر کی جیل سے نکال کر مصر کے تخت پہنچانے کا ذریعہ کیا چیز بنی؟

مال و دولت؟ .... نہیں
کنبہ و برادری؟ .... نہیں
ووٹر سپوٹر؟ .... نہیں

ایک ہی چیز ہے علم...... یوسف علیہ السلام کا علم کی وجہ سے درجہ اس طرح بلند کیا کہ بھائی سارے سجدہ کرتے ہوئے نیچے ہوئے......اور یوسف علیہ السلام سجدہ کرواتے ہوئے اونچے رہے۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ﴾

جناب سلیمان علیہ السلام:

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے نبی اور وقت کے حکمران تھے حضرت سلیمان علیہ السلام اس وقت بچے تھے عدالتی فیصلے بڑے غور سے دیکھتے اور سنتے اللہ نے انہیں معاملہ فہمی کا علم عطا فرمایا تھا۔

﴿ وَدَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ○ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ﴾ (الانبیاء: ۷۸تا۷۹)

''حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو یاد کرو جب کہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے جس کو رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریوں نے چر لیا تھا ہم ان کے فیصلے کے گواہ تھے۔''

ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا ہم نے دونوں کو ہی علم و حکمت عطا کیا تھا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں ایک جھگڑا آیا کہ رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریوں نے انگوروں کے باغ کو خراب کر دیا ہے آپ نے فرمایا (اگر بکریاں دن کو چرتی تو ہم کہتے کہ باغ والے نے نگرانی کیوں نہیں کی؟ یہ تو رات کو چری ہیں لہٰذا قصور بکریاں والوں کا ہے) فیصلہ یہ فرمایا کہ بکریاں باغ والے کو اس کے نقصان کے عوض دے دی جائیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے والد گرامی کی اجازت سے فیصلہ پر نظر ثانی فرماتے ہوئے کہا کہ بکریاں باغ والے کو دے دو وہ ان سے فائدہ اٹھاتا رہے اور باغ بکریوں کے مالکان کو دو وہ اس کی نگرانی کریں جب باغ موجودہ حالت پر قائم ہو جائے تو باغ والے کو باغ دے دو اور بکریاں والوں کو بکریاں دے دو حضرت

داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے فیصلہ کو پسند فرماتے ہوئے اپنا فیصلہ منسوخ کر دیا۔
(مستدرک حاکم، ج:۲، ص:۵۸۸)

یہ ہے علم کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بچے کو یہ دولت بخشے تو اس کی عزت کو چار چاند لگا دیتا ہے اسی لیے میں نے عرض کیا ہے۔

علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

علم پڑھنا لوگو ساڈی مجبوری اے
علم تو بغیر عقل ہووندی نہ پوری اے
علم دے نال عقلاں ودھ دیاں جان

علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

سورہ زمر وچ مولا خود فرماوندے
ان پڑھ پڑھیاں برابر نہیں ہو جاوندے
پڑھیاں نوں دیوے مولا علم پاروں شان

علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

علم ہے جے ایسی دولت لازوال
ایہدے نال شان دیوے اللہ ذوالجلال
دسیا اے نسخہ ساہنوں حدیث تے قرآن

علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

آدم تاہیں علم دیکے شان ودھایا اے
فرشتیاں توں اچا مولا رتبہ عطایا اے
پے گئے سجدے جدوں آدم علم سنان
علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

بچپن وچ ویکھو سلیمان فیصلے سناوندا
سنکے باپ سنے جگ سارا ہو حیران جاوندا
ایہہ علم وچوں دولت ملی دسدا! قرآن
علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

یوسف تائیں کھوہ وچ سٹدے بھرا
علم نے شاہی تخت اتے دتا اے بٹھا
بھراواں تائیں مننی پئی یوسف دی اے شان
علم پڑھو علم پڑھو ہووے پہچان
کیہڑا ساڈا اللہ کیہڑا نبی سلطان

علم کی برکت سے مصیبت دور:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہدہد پرندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا تھا کہ اس کے سامنے زمین شیشہ نما تھی حضرت سلیمان علیہ السلام جب سفر پر نکلتے تو اسے ساتھ رکھتے جہاں پانی کی ضرورت پیش آتی تو ہدہد انہیں پانی بتاتا کہ زمین کے اس ٹکڑے میں پانی قریب ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جنات کو حکم دیتے وہ کنواں کھودتے (ایک دن آپ یمن سائیڈ سفر میں تھے کہ ہدہد بلا اطلاع سباء شہر کی طرف

نکل گیا۔) (مستدرک حاکم، ج:۲، ص:۴۰۵، کتاب التفسیر، سورۂ نمل)

﴿ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ ﴾ (النمل: ۲۰ تا ۲۵)

''حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا کیا بات ہے میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا کیا واقعتاً ہی وہ غائب ہے...... میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا کوئی واضح دلیل پیش کرے۔ تھوڑی دیر بعد ہی ہدہد آ گیا عرض کیا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں جس کی آپ کو خبر نہیں کہ میں قوم سبا کی ایک سچی خبر آپ کے پاس لایا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ان کی حکمران عورت ہے جسے دنیاوی ہر نعمت سے نوازا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑا عظیم تخت ہے...... وہ اور اس کی قوم اللہ کے علاوہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں شیطان نے ان کے کاموں کو مزین کر کے انہیں اللہ کی راہ سے روکا ہے۔ وہ ہدایت نہیں پاتے حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ صرف اللہ ہی کو سجدہ کرتے جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے...... جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اسے بھی بخوبی جانتا ہے۔''

یہ ہے علم کی برکت اگر ہدہد یہ علم پیش نہ کرتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے عہدہ

کے مطابق اسے سخت سزا دیتے یا ذبح کر ڈالتے اتنی بڑی مصیبت سے اللہ تعالیٰ نے علم کی بدولت بچایا۔

جنت کا راستہ آسان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ))

''جو آدمی علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔''

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع حدیث نمبر ۲۶۹۹ و ترمذی، کتاب العلم باب فضل طلب العلم نمبر ۲۶۴۶، سندہ صحیح)

علم اللہ کا فضل ہے:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا٥ ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا اور آپ کو وہ علم سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

شخصیت علم سے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا))

''تم لوگوں کو معدن (کان) پاؤ گے (یعنی کوئی بھلائی کی کان ہیں ان سے بھلائی ہی بھلائی نکلتی ہے اور کوئی برائی کی کان) جاہلیت میں جو اچھی شخصیات

تھیں وہ اسلام میں بھی اچھی شخصیات ہیں اگر وہ دین کا علم سمجھ حاصل کریں۔"

(بخاری، کتاب المناقب، باب یایھا الناس انا خلقنا کم حدیث نمبر ۳۴۹۳)

اچھا اخلاق علم سے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا اِذَا فَقِهُوْا))

"تمہاری اچھی شخصیات وہ ہیں جن کے اخلاق تم سے اچھے ہیں جب کہ وہ دین کا علم حاصل کریں۔"

(مسند احمد، ج ۲ ص ۴۶۶، اسنادہ صحیح)

علم صدقہ جاریہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ.))

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال بھی رک جاتے ہیں...... البتہ تین اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے...... صدقہ جاریہ...... نفع مند علم...... نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔"

(مسلم، کتاب الوصیہ باب یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ نمبر ۱۶۳۱)

یعنی ان اعمال کا ثواب انسان کے فوت ہونے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے کہ انسان نے علم پڑھا پھر آگے پہنچایا اس کا پھیلایا ہوا علم جہاں جہاں پہنچتا رہے گا وہاں وہاں سے اسے ثواب ملتا رہے گا۔

نفع مند علم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَلُوْا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ))

''اللہ تعالیٰ سے نفع مند علم مانگو اور غیر نفع مند علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

(ابن ماجہ، کتاب الدعاء باب ما تعوذ منہ رسول اللہ نمبر: ۳۸۴۳، ومسند ابی یعلی ج ۳، ص ۴۳۷ اسنادہٗ حسن)

دوسری حدیث...... : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح نماز فجر کے سلام کے بعد کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا))

''اے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم ...... پاک رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

(ابن ماجہ، باب کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما یقال بعد التسلیم نمبر ۹۲۵، وصحیح ابن حبان ج ۱ ص ۲۸۳، نمبر ۱۸۲ اسنادہ حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا .))

''اے اللہ مجھے اس علم کے ذریعہ نفع عطا کر جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مزید مجھے وہ علم سکھا جو مجھے نفع عطا کرے اور میرے علم کو زیادہ کرے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیہ نمبر ۳۵۹۹، وابن ماجہ کتاب المقدمہ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ نمبر ۲۵۱، سندہ حسن)

عبادت سے بھی افضل علم:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ))

"مجھے عبادت کی فضیلت سے علم کی فضیلت زیادہ پسند ہے۔"

(مستدرک حاکم ج ۱ص ۹۲، سندہ حسن)

نبی کریم ﷺ کی دعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ))

"اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ یعنی آباد وشاد رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا جیسے سنا اسی طرح آگے پہنچایا۔"

(ترمذی، کتاب العلم باب فی الحث علی التبلیغ نمبر ۲۶۵۷ وابن حبان ج ۱ص ۲۶۸ اسنادہ حسن)

حصول علم صرف رضا الٰہی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ))

"تم علماء پر فخر کرنے اور نادان لوگوں کو شک میں ڈالنے کے لیے علم نہ سیکھو اور علم کے ذریعہ عزت کی مجلسیں نہ ڈھونڈو جس نے ایسا کیا تو یہ آگ ہی آگ ہے۔"

(ابن ماجہ، کتاب المقدمہ باب الانتفاع العلم والعمل بہ نمبر ۲۵۴، سندہ صحیح)

دوسری حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا))

''جس نے اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے علم سیکھا (وہ ٹھیک ہے) لیکن جس نے دنیا کمانے کے لیے علم سیکھا تو وہ قیامت کو جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔''

(ابن ماجہ، کتاب المقدمہ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ نمبر ۲۵۲ وابوداؤد کتاب العلم باب فی طلب العلم لغیر اللہ ۳۶۶۴، سندہ صحیح)

پہلے علم پھر عمل:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:۱۹)

''پس جان لے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق ہی نہیں۔''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے علم کی تلقین کی کہ سب سے پہلے اپنے معبود حقیقی کو پہچانو...... اگر علم ہی نہ ہو تو ہم ارکان اسلام کی صحیح ادائیگی ہی نہیں کر سکتے۔

میں نے بڑے ہی اختصار سے علم کے فائدے بیان کیے ہیں کہ:

- علم سے دنیا و آخرت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔
- علم کی برکت سے مشکلات دور ہوتی ہیں۔
- جنت جانے کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔
- علم اسے اچھا اخلاق ملتا ہے۔
- علم سے انسان ایک عظیم شخصیت بنتا ہے۔
- علم ایک صدقہ جاریہ ہے...... علم سے اللہ کی رضا ملتی ہے۔
- علم سے انسان دعائے نبوی کا مستحق بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خود بھی علم حاصل کریں اور اپنے بچوں کو بھی علم پڑھائیں تاکہ اللہ ہمیں علم کی برکات نصیب فرمائے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

علم کی تلاش

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ٥ ﴾ (التوبہ:۱۲۲)

''مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب کے سب محاذوں پر چلے جائیں بلکہ ان کے ہر قبیلہ اور جماعت سے کچھ لوگ گھوم پھر کر ہی دینی فہم وتعلیم حاصل کریں تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف لوٹیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو گھوم پھر کر علم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اس لیے جائز فنون کے علوم جہاں جہاں سے ملیں حاصل کرو تمہارے یہ سفر تمہا

تمہارے خاندان کے لیے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوں گے۔

علم کا حصول اولاد کی تربیت کا ایک بڑا جزو ہے لہٰذا اس میں کوتاہی نہ کرنا اپنے لاڈلوں کو طلب علم کی راہوں پر چلاؤ۔

وصیت نبوی:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

((سَيَأْتِيكُمْ اَقْوَامٌ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ فَقُوْلُوْا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاقْنُوْهُمْ (اَىْ عَلِّمُوْهُمْ))

''تمہارے پاس عنقریب کچھ لوگ علم کی طلب میں آئیں گے جب تم انہیں دیکھو تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا مرحبا کہو اور انہیں علم سکھاؤ۔''

(ابن ماجہ، کتاب المقدمہ باب الوصاۃ، بطلبۃ العلم نمبر ۲۴۷، سندہ حسن)

حصول علم کا سفر جنت کا سفر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک لمبی حدیث بیان کرتے ہیں اس میں ہے:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ))

''جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس لیے اس سفر کی وجہ سے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔''

، کتاب الذکر والدعا باب فضل الاجتماع نمبر ۲۶۹۹)

علم کے سفر میں ملائکہ کا پر بچھانا:

حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ

کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا عرض کیا اے ابودرداء رضی اللہ عنہ میں مدینۃ الرسول سے آپ کی خدمت میں صرف ایک حدیث نبوی سننے کے لیے آیا ہوں سفر کا اور کوئی مقصد نہیں آپ نے فرمایا میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتِهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ))

''جو آدمی طلب علم میں سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور ملائکہ طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔''

(ترمذی، کتاب العلم، باب فی فضل الفقہ نمبر ۲۶۸۲ وابوداؤد کتاب العلم باب الحث علی طلب العلم ۳۶۴۱ ومسند احمد ج ۵ ص ۱۹۶ اسنادہ صحیح)

یہی وجہ تھی کہ ہمارے اسلاف نے طلب علم میں بڑے بڑے پرکٹھن سفر کر کے علم کی برکات وثواب کو حاصل کیا۔

موسیٰ علیہ السلام کا سفر:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب فرما رہے تھے کہ کسی نے سوال کیا اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ ''لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا میں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تنبیہ فرمائی کہ انہوں نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ ہی سب سے بڑا عالم ہے ''فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ'' ...... ''اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی کی کہ البحرین پر میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے بڑا عالم ہے۔'' عرض کیا میری ان سے ملاقات کیسے ہوگی؟ فرمایا تھیلے میں ایک مچھلی لے

لو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں میرا بندہ ملے گا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھ یوشع بن نون علیہ السلام کو لیا مچھلی اٹھائی چل دیے۔

﴿ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا○ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا○ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا○ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَ مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا○ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا○ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ (الکھف: ۶۰تا۶۵)

”موسیٰ علیہ السلام نے یوشع جوان کو فرمایا میں نے دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر جانا ہے خواہ سالہا سال چلنا پڑے جب دونوں مجمع البحرین پر پہنچے تو (زمین پر سر رکھ کر سو گئے) وہ مچھلی بھول گئے مچھلی نے تھیلے سے نکل کر دریا میں سرنگ جیسا اپنا راستہ بنالیا...... بیدار ہوئے تو چلے (حضرت یوشع کو مچھلی کا دریا میں جانا بتانا یاد نہ رہا) رات یا دن میں جتنا وقت باقی رہتا تھا چلے صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم یوشع سے کہا کہ ناشتہ لاؤ آج تو سفر نے تھکا دیا ہے...... حضرت یوشع نے عرض کیا مجھے شیطان نے بھلا دیا آپ کو بتانا یاد نہ رہا کہ جب ہم صخرہ پر تھے تو مچھلی نے تھیلے سے نکل کر دریا میں بڑا عجیب راستہ بنالیا تھا۔ فرمایا وہی تو ہماری منزل تھی پھر اسی راستے واپس آئے تو ہمارے ایک بندے سے ملاقات ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کپڑا لپیٹے ہوئے موجود ہے موسیٰ علیہ السلام نے

انہیں سلام پیش کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا تعارف کرایا۔"

﴿ قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ ﴾ (الکھف:٦٦)

"اور موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ آپ کو جو اچھا علم دیا گیا ہے وہ مجھے سکھا دو۔"

﴿ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ

فَخَشِينَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۝ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ ﴾ (الکھف:۶۷تا۸۲)

''حضرت خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے کیونکہ جس چیز کی آپ کو خبر ہی نہیں اس پر آپ کیسے صبر کریں گے؟ (یَا مُوْسٰی اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ عَلَّمَکَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ...... کیونکہ اے موسیٰ اللہ نے جو مجھے علم دیا ہے وہ آپ کو نہیں جو آپ کو دیا ہے وہ مجھے نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ان شاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی کام میں تمہاری نافرمانی بھی نہیں کروں گا۔

خضر علیہ السلام نے کہا اگر آپ میرے ساتھ چلنے کا اصرار ہی کرتے ہیں تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک میں تم کو خود نہ بتاؤں...... وہ دونوں دریا کے کنارے چلے (ایک کشتی پاس سے گزری انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور بغیر کرایہ کے بٹھالیا ایک چڑیا آئی کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماری خضر علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں اتنا کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے) پھر خضر علیہ السلام نے اس کشتی کے تختے توڑ دیے (موسیٰ علیہ السلام نے کہا انہوں نے آپ کو مفت سوار کیا) آپ ان کی کشتی توڑ

کر سواروں کو غرق کرنا چاہتے ہیں یہ تو آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں نے آپ کو کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرنا میرے کام کو مشکل میں نہ ڈالنا۔ پھر دونوں کشتی سے اتر کر چلے (ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا) خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے ایک معصوم کو ناحق قتل کر دیا...... خضر علیہ السلام نے کہا کیا میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے...... موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اب میں کوئی اعتراض یا سوال کروں تو بے شک مجھے ساتھ نہ رکھنا...... پھر دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ ایک گاؤں میں پہنچے اہل دیہی سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کر دیا وہیں ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی حضرت خضر نے اسے درست کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا چاہیے تو یہ تھا کہ آپ ان سے مزدوری لے لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا اب میرے اور تیرے درمیان جدائی کا وقت آ چکا ہے میں ان باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر تو صبر نہ کر سکا۔''

۱: کشتی تو دریا کے چند مسکین مزدوروں کی تھی میں نے اسے اس لیے توڑا کہ آگے ایک جابر بادشاہ تھا جو اچھی کشتی کو چھین لیتا تھا۔

۲: اور وہ بچہ اس کے والدین مومن تھے ہمیں ڈر تھا کہیں یہ اپنی سرکشی اور کفر سے پریشان نہ کر دے ہم نے چاہا ان کا رب انہیں اس کے بدل پاک اور پیار والا بچہ عطا کرے۔

۳: وہ دیوار شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا ان کا باپ بڑا نیک تھا آپ کے رب نے چاہا کہ خزانہ محفوظ رہے تا کہ جوانی کے

وقت اللہ کی مہربانی سے یہ خزانہ نکال لیں۔

(بخاری، کتاب العلم، باب ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم نمبر ۱۲۲)

نوٹ...... میں نے یہ واقعہ سورۃ کہف سے ہی خطیبانہ ترجمہ میں پیش کیا البتہ جو مزید وضاحت حدیث سے ملی وہ میں نے بریکٹ میں پیش کردی)

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ طلب علم میں سفر کرنا تو انبیا کی سنت ہے۔

طلب علم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سفر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا کہ صحابی رسول حضرت ابودرداءؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اور وہ صحابی شام میں رہائش پذیر ہیں میں نے ایک اونٹ خریدا اور ایک مہینہ کا پر دشوار سفر کیا شام میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچا خادم کو کہا کہ صحابی رسول کو بتاؤ میں مدینہ سے جابر بن عبداللہ آیا ہوں۔

وہ سنتے ہی باہر تشریف لائے مجھ سے معانقہ کیا میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قصاص کے بارے میں ایک حدیث سنی ہے میں ڈرا کہیں حدیث سننے سے پہلے میں یا آپ میں سے کوئی فوت نہ ہو جائے سپیشل حدیث سننے کے لیے آیا ہوں۔ صحابی نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا" قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبروں سے نکال کر اکٹھا کرے گا ننگے پاؤں ننگے جسم بے ختنہ خالی ہاتھ پھر اللہ تعالیٰ ان کو آواز دے گا جس کو ہر کوئی قریب سے سن لے گا "اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّیَّانُ" میں بادشاہ ہوں میں بدلہ لینے والا ہوں...... جس جنتی نے کسی دوزخی سے کوئی حق لینا ہے وہ اس وقت جنت میں نہ جائے گا جب تک میں دوزخی سے اس کا حق نہ دلوادوں گا...... اسی طرح جس دوزخی نے کسی جنتی سے کوئی حق لینا ہو جب تک میں اس کا حق نہ دلواؤں گا وہ دوزخ میں نہ جائے گا...... حتیٰ کہ تھپڑ تک کا بدلہ دلواؤں گا ہم نے عرض

کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کیسے حق دلائے گا جب کہ ہم پاؤں اور جسم سے ننگے اور خالی ہاتھ ہوں گے فرمایا "بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ" نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ بدلہ دلائے گا۔

(مسند احمد، ج ۳ ص ۴۹۵ ومستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۳۷، ومسند شامیین للطبرانی، حدیث: ۱۵۶، ج: ۱ ص ۱۰۴ ۱۵۶ اسنادہ حسن)

یہ تھے ہمارے اسلاف جنہیں علم کی قدر تھی کہ ایک حدیث کی خاطر اونٹ خریدا آنے جانے دو ماہ کا سفر کیا۔

ابوایوب انصاری کا طلب علم میں سفر:

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ایک حدیث کے لیے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس مصر گئے۔

سیدھے گورنر مصر مسلمہ بن مخلد انصاری کے پاس گئے کہا میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجو جو مجھے حضرت عقبہ بن عامر کے گھر پہنچادے چنانچہ آپ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو ملے کہا ایک حدیث نبوی کے لیے آیا ہوں اس وقت صرف میں اور آپ ہیں جنہوں نے یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جو کہ ستر مومن کے بارے میں ہے حضرت عقبہ نے کہا ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى خَرْبِهِ سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

"جو دنیا میں کسی مومن کے عیب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔"

حضرت ابوایوب نے فرمایا تم نے صحیح کہا پھر واپس لوٹ گئے۔

(الرحلۃ فی طلب الحدیث للخطیب بغدادی ص ۱۱۹ حدیث نمبر ۳۴)

سفر طلب علم میں غیبی مدد:

حضرت ابو عباس کبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ امام محمد بن جریر طبری امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ...... امام محمد بن نصر...... اور امام محمد بن ہارون علم حاصل کرنے کے لیے مصر گئے ایک مکان کرایہ پر لیا...... ایک دن ان سے خرچ ختم ہو گیا نوبت فاقہ کشی تک پہنچی...... آپس میں مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے؟ مشورہ طے پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے جس کے نام قرعہ نکلے وہ شہر سے کھانا مانگ کر لائے۔

قرعہ امام ابن خزیمہ کے نام نکلا...... امام ابن خزیمہ فرمانے لگے ساتھیو صبر سے کام لو پہلے نماز پڑھ لینے دو...... نماز پڑھ کر دعا کی...... کچھ دیر بعد حاکم مصر کا ایک غلام آیا دروازے پر دستک دی دروازہ کھولا تو وہ اجازت سے اندر آیا پوچھا تم میں سے محمد بن نصر کون ہے؟ تو محمد بن نصر سامنے آئے اس نے پچاس دینار کی تھیلی اسے دے دی اس طرح باقی تین بزرگوں کے نام پوچھتا گیا اور پچاس پچاس دینار دیتا گیا۔

پھر بتایا کہ حاکم مصر دوپہر کو قیلولہ کر رہے تھے (یعنی دوپہر کو سوئے ہوئے تھے) خواب میں معلوم ہوا کہ مصر میں محمد نامی چار بزرگ آئے ہوئے ہیں اور انہیں فاقے بھوک نے نڈھال کر دیا ہے تو اس نے یہ رقوم آپ کو بھیجی ہیں اور آپ کو قسم دے کر کہا کہ جب یہ مال ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ (تذکرۃ الحفاظ، تذکرہ نمبر ۷۵۵)

یہ تھے ہمارے اسلاف کے طلب علم میں سفر...... بڑے بڑے دشوار اور پر کٹھن سفر کر کے علم حاصل کیا اور دونوں جہانوں میں عظیم مراتب حاصل کیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علوم اسلامیہ کی دولت سے نوازے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

............*

احترام وفضائل علماء

((اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا' مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ' وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ' اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَo ﴾

(العنکبوت:۴۳)

''یہ مثالیں تو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور ان کو علماء لوگ ہی سمجھتے ہیں۔''

برادران اسلام!

معزز سامعین وسامعات!

اللہ تعالیٰ نے انسان وجنات کو پیدا فرمایا پھر دنیا میں زندگی گزارنے اور آخرت کو سنوارنے کے کچھ اصول وضوابط قائم کیے جو صحائف اور کتابی شکل میں نازل فرمائے۔ سب سے آخر پر قرآن حکیم اور اس کی شرح حدیث رسول نازل فرمائی پھر ان اصول وضوابط کو دنیا میں پھیلانے کے لیے صحابہ کرام جیسی مقدس جماعت رسول

کریم ﷺ کو عطا فرمائی پھر ان کے تابعین تبع تابعین محدثین مفسرین مشن محمدی کو لے کر قطع ارضی پر پھیلے اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے مصداق بنے۔

اسلام کے خلاف اندرونی اور بیرونی کئی فتنے اٹھے علماء حق نے ہر دور میں ہر فتنے کا ہر طرح مقابلہ کیا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے علماء حق کے مراتب کو بلند کیا اور ان کے قدردانوں کی قدر کی۔

دین کا فہم:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ))

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے علم عطا کرتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔''

(بخاری، کتاب العلم باب من یرد اللہ یفقھہ فی الدین رقم:۷۱)

سبحان اللہ علماء کو یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں علم عطا کر کے بھلائی نصیب کرتا ہے۔

انبیا کے وارث:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.))

''بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام کا ورثہ درہم و دینار نہیں بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے علم حاصل کیا اس نے

وراثت انبیاء کا وافر حصہ حاصل کرلیا۔“

(ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علم طلب العلم، حدیث نمبر ۳۶۴۱ سندہ صحیح)

سبحان اللہ کیا شان ہے علماء کی؟ جرنیلوں...... وزیروں...... مالداروں کی اولادیں فخر کرتی ہیں کہ ہم بڑے نامورلوگوں کے وارث ہیں۔

علماء کی شان کے کیا کہنے جو کسی جرنیل کے وارث نہیں...... کسی کرنل کے وارث نہیں...... کسی وزیر کے وارث نہیں...... بلکہ دنیا کی مقدس ترین جماعت انبیاء کے وارث ہیں۔

علماء کے لیے مخلوقات کی دعائیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِي جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ))

”یقیناً عالم دین کے لیے آسمانوں کی مخلوقات یعنی ملائکہ اور زمین کی مخلوقات حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں اللہ سے بخشش مانگتی ہیں۔ عالم دین ایک عابد سے اس طرح افضل ہے جس طرح چودھویں رات کا چاند تمام ستاروں سے افضل ہے۔“

(ابوداؤد، کتاب العلم باب الحث علی طلب العلم، رقم: ۳۶۴۱ سندہ صحیح)

عالم دی رب شان ودھائی وچ حدیث دے آیا
عالم علم نبوت وارث پاک نبی فرمایا
علم قرآن حدیث ہے اچھا جیہڑے پڑھن پڑھاون

عالم علم سناون والے اُچے رتبے پاون
علم نبوت وارث عالم دولت ایہہ ہتھ آئی
نائب نبی دے عالم سچے اللہ شان عطائی
آسمانی زمینی ملائک سارے کردے خوب دعائیں
بخش خدایا بخش خدایا عالم بندے تائیں
ہور بھی کئی مخلوق خدا دی مچھیاں جو وچ پانی
عالم دے حق دعاواں والی پاندے خوب کہانی
عبادت گزارتھیں افضل ہے جے عالم اک ربانی
تاریاں نالوں افضل جیویں دسے چن آسمانی

علم علماء کے ساتھ ہی قائم ہے:

علم ایک مبارک دولت ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندوں کے درجات بلند کرتا ہے یہ دولت علماء کے ساتھ ہی قائم ہے علماء گئے تو یہ دولت بھی ختم ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَافْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا.))

''اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم چھینے گا نہیں بلکہ علماء کے فوت ہونے سے علم اٹھتا جائے گا حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا پھر لوگ جاہل لوگوں کو اپنے مفتی و امام مان لیں گے ان سے مسئلہ پوچھیں گے وہ انہیں بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

(بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم حدیث نمبر ۱۰۰)

ثابت ہوا کہ علماء کی حیات سے ہی علم کی بہار ہے اس لیے علماء حق کی قدر کرو اگر ان سے کوئی چھوٹی بڑی کوتاہی کمزوری ہوجائے تو اس کو اچھالو نہیں...... بلکہ مصلحانہ انداز میں ان کی اصلاح کرو کیوں علماء بھی انسان ہیں ان سے بھی کمزوری ہوسکتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ علماء کی تذلیل کرنے والے ذلیل ورسوا ہوگئے۔

عالم اور غیر عالم میں فرق:

﴿ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ۝ ﴾

(العنکبوت: ۴۳)

''ہم لوگوں کے لیے یہ مثالیں بیان کرتے ہیں جنہیں عالم لوگ ہی سمجھتے ہیں۔''

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ مثالوں کو صرف مضبوط علم والے ہی سمجھتے ہیں۔

سبحان اللہ: ...... اہل علم کی کتنی شان ہے کہ جس چیز کو بڑی بڑی دنیاوی ڈگریوں والے سمجھنے سے قاصر ہوں، اس کو سمجھیں تو اہل علم ہی سمجھیں۔

قوم کے مربی علماء:

﴿ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ﴾

(النحل: ۴۳ تا ۴۴)

''اگر تمہیں (زیادہ) علم نہیں تو کتابی دلائل کے ساتھ اہل علم علماء سے پوچھ لو۔''

اس مقام مبارک سے ثابت ہوا کہ آسمانی کتب کے دلائل دے کر مسائل کا حل علماء ہی کرتے ہیں اگر علماء ختم ہوجائیں تو علم اٹھ جائے گا اگر علم اٹھ جائے گا تو لوگوں

میں اچھے برے کی تمیز...... چھوٹے بڑے کا فرق...... حقوق کی پہچان ختم ہو جائے گی انسان حیوانوں سے بھی بدتر نظر آئیں گے۔

علماء کرام کے حقوق کا احترام:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَّمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهٗ))

''جو ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور ہمارے بچوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے علماء کے حق کو نہیں پہچانتا وہ میری امت میں سے نہیں۔''

(مسند احمد ج۵ ص۳۲۳ ومستدرک حاکم ج۱ ص۱۲۲ اسنادہ حسن)

نبی کہیا میری امت وچوں اوہ بندہ ہرگز ناہیں
وڈیاں دی نہیں عزت کردا نہ شفقت چھوٹیاں تاہیں
علماواں دی نہیں قدر کریندا نہ کوئی حق پچھانے
میری امت وچوں ناہیں کہیا نبی ربا نے

علماء کی مجلس:

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (واعظ ونصیحت) فرما رہے تھے اسی دوران تین آدمی آئے دو آپ کے سامنے مجلس میں کھڑے ہوگئے ایک نے مجلس میں کچھ خالی جگہ دیکھی وہاں بیٹھ گیا...... دوسرا لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا...... تیسرا واپس چلا گیا:

((فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاَوَاهُ اللّٰهُ...... وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ...... وَاَمَّا الْاٰخَرُ

فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ))

''جب آپ ﷺ وعظ ونصیحت سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں بتاؤں؟ ایک نے اللہ سے ٹھکانہ مانگا اللہ نے اسے (اپنی رحمت کا) ٹھکانہ عطا کیا...... دوسرے نے شرم کی (کہ لوگوں سے شرماتے پیچھے ہی بیٹھ گیا) اللہ نے اس سے شرم قبول کی...... تیسرے نے منہ موڑا اللہ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔''

(بخاری، کتاب العلم باب من قعد حیث ینتھی بہ مجلس، نمبر ٦٦)

یہ ہے علماء کی مجلس...... یعنی جلسے دروس کی مجالس کی برکات کہ اللہ نے رحمت کا ٹھکانہ دیا...... شرم کا بھرم رکھا۔

نوٹ فرمالو کہ شریعت مطہرہ نے علماء کی کتنی شان بیان کی کتنے انعام سے نوازا کتنا فضل عطا کیا...... لوگوں پر ان کا احترام ضروری قرار دیا۔

آج کے اس پرفتن دور میں کفر کی طرف سے علماء حق کے خلاف جو زہریلا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے افسوس کہ ہمارے بعض مسلمان بھی اس سے متاثر ہوگئے۔

علماء کے عیوب کو تلاش کرنا...... علماء کی چھوٹی چھوٹی کمزوریوں کو پہاڑ جیسے عیب بنا کر نشر کرنا...... بلکہ بعض جائز افعال کو (جنہیں ہمارا معاشرہ معیوب جانتا ہے) کو عیوب بنا کر لوگوں میں پیش کرنا بعض لوگوں کا وطیرہ بن چکا ہے دیکھو جی مولویوں کو آگ لگی ہوئی ہے فلاں نے دوشادی کی فلاں نے تین فلاں نے چار۔

مغربی پراپیگنڈے سے متاثرین لوگوں کو میں درخواست کروں گا کہ وہ شریعت مطہرہ کا لحاظ کرتے ہوئے علماء کا احترام کریں اگر ان کے خلاف کوئی خبر ملے تو اسے آگے بیان کرنے سے پہلے تحقیق کرلیں۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا

قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ﴿ (الحجرات:٦)

''اے ایمان والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو تکلیف پہنچادو پھر اپنے کیے پچھتاؤ۔''

کسی عام آدمی کے بارے میں بھی کوئی خبر ملے تو تحقیق کا حکم ہے چہ جائیکہ کسی عالم دین کے بارے ہو اگر تحقیق کے بعد الزام ثابت ہو جائے تو پھر بھی اس حدیث پر عمل کیا جائے۔

پردہ پوشی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ'' جو آدمی کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ص ۳۶۹)

یہ تو عام مسلمان کے بارے میں حکم ہے...... عالم دین کے بارے میں تو یہ بالاولیٰ حکم ہوگا۔

علماء حق کی صفات:

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (الفاطر:۲۸)

''اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے (صحیح طور پر) صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

خشیت الٰہی بہت بڑی صفت ہے اس صفت کے حامل لوگ اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں۔

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ

يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَo ﴾ (التوبہ:۱۸)

''مسجدوں کو تعمیر اور آباد وہ لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں صرف اللہ سے ڈرتے ہیں یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَo ﴾ (النور:۵۲)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے اور اللہ سے ڈریں گے اور تقویٰ اختیار کریں گے یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔''

حدیث...... : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ))

''جو آدمی اللہ سے ڈر کر رویا وہ جہنم میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک دودھ تھن میں واپس نہ لوٹ جائے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل جہاد باب فضل العباد فی سبیل اللہ حدیث نمبر ۱۶۳۳ سندہ صحیح)

دوسری حدیث...... : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ......عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ...... وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ))

''دو آنکھوں کو آگ نہ چھوئے گی...... ایک وہ جو اللہ سے ڈر کر روئی...... دوسری جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے رات گزاری۔''

(ترمذی، کتاب فضائل جہاد باب فضل الحرس فی سبیل اللہ نمبر۱۶۳۹ سندہ صحیح)

یہ ہے خشیت الٰہی جو سب سے زیادہ علماء حق میں پائی جاتی ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

وعدہ وفا کرتے ہیں:

﴿ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل:۳۴)

''وعدے پورے کرو کیونکہ وعدوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔''

دوسرا مقام:

﴿ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾

(آل عمران:۷۶)

''ہاں جو کوئی وعدہ پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے یقیناً اللہ تعالیٰ متقین کو پسند کرتا ہے۔''

تیسرا مقام:

﴿ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ ﴾ (الرعد:۱۹تا۲۰)

''کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ آپ کے رب نے آپ کی طرف جو اتارا ہے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اندھا ہے؟ عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں...... عقل والے وہ ہیں جو اللہ کے وعدوں کو پورا کرتے ہیں، توڑتے نہیں۔''

کسی کی خواہشات کی اتباع نہیں کرتے:

﴿ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۖ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

﴿الَّذِیْ جَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ o﴾

(البقرة)

''اے پیغمبر ﷺ! ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے، اگر آپ نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ان کی خواہشات کی اتباع کی تو اللہ کے پاس آپ کا کوئی ولی و مددگار نہ ہوگا۔''

چونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، اس لیے علماء حق کی یہ صفت ہے کہ وہ ہر مسئلہ اپنے علم کے مطابق شریعت مطہرہ سے ہی بتاتے ہیں، کسی لالچ یا دھمکی کسی کا لحاظ کرتے ہوئے کسی کی خواہش وتمنا کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے۔

مسئلہ بتاتے وقت ٹھٹھہ مذاق نہیں کرتے:

موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک آدمی نے لالچ میں اپنے چچا کو خفیہ طریقے سے قتل کر دیا...... لاش مخالف فریق کے دروازہ پر پھینک دی۔

اب قاتل کا پتہ نہ چلنے کی صورت میں ایک بڑی لڑائی کا خطرہ نظر آنے لگا تو کچھ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اللہ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قاتل کا پتہ بتائے۔

موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ ...... ''اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔'' ﴿قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ﴾ ...... ''انھوں نے کہا: اے موسیٰ! کیا تو ہم سے مذاق کر رہا ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا: ''اللہ مذاق سے بچائے، میں جاہل نہیں کہ میں مذاق کروں۔''

انبیاء کے ورثاء علماء کی یہ صفت ہے کہ وہ تقریر وتحریر میں وعظ وتذکیر میں ہنسی

مذاق نہیں کرتے، بلکہ وہ سنجیدگی سے دین سمجھاتے ہیں۔

لوگوں کو ہنسانے کے لیے باتیں نہیں بناتے:

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ .))

"اس آدمی پر افسوس جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات بنا کر بیان کرے اس پر افسوس ہے افسوس ہے۔" (ابوداود، نمبر: ۴۹۹۰، سندہ حسن)

جو خطیب اپنے خطبہ وخطاب میں لوگوں کو ہنسانے اور خوش کرنے کے لیے اپنی طرف سے کوئی بات گھڑے یا کسی تھوڑی بات کو بڑھائے وہ اس حدیث میں مذکور وعید پر خود ہی غور کرے۔

جہلاء سے اُلجھتے نہیں:

﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ۝ ﴾ (الفرقان: ٦٣)

"رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، جب جہلاء سے بحث وتکرار ہوتا ہے تو انھیں سلام کہہ کر (بحث وختم کر دیتے ہیں۔)"

دوسرا مقام:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۝ ﴾

(الاعراف: ١٩٩)

"آپ درگذر ہی کریں اور بھلائی کا حکم کریں اور جاہلوں سے اعراض ہی کریں۔"

ان احکام سے ثابت ہوا کہ اللہ کے بندے علماء کی یہ صفت ہے کہ وہ جہلاء سے بحث وتکرار نہیں کرتے۔

بغیر علم کے فتویٰ نہیں دیتے:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ ﴾ (الاسراء:۳۶)

''ایسی بات کے پیچھے نہ پڑو، جس کا آپ کو علم نہیں کیونکہ کان آنکھ دل کو قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔''

نوح علیہ السلام کو حکم:

جب نوح علیہ السلام کا بیٹا ان کے دیکھتے دیکھتے پانی میں غرق ہونے لگا تو نوح علیہ السلام نے عرض کی:

﴿ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ ﴾ (هود:۴۵)

''اے میرے رب! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ حق ہے، کیونکہ تو حاکموں کا بھی حاکم ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ ﴾

(هود:۴۶)

''اے نوح! یہ تیرا اھل نہیں کیونکہ اس کے اعمال غیر صالح ہیں، جس چیز کا تجھے علم نہیں وہ سوال نہ کر میں تجھے سمجھاتا ہوں۔''

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بغیر علم کے کوئی بات نہ کرو، علماء انبیاء کے

وارث ہیں، اس لیے علماء کی یہ صفت ہے وہ بغیر علم کے فتویٰ نہیں دیتے۔

ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ .))

(بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب فلا یر بوا عند اللہ من اعطیٰ عطیہ، نمبر:۴۷۷۴)

''یہ بھی علم ہے کہ آدمی جو چیز نہیں جانتا وہ صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔''

موضوع روایات کی نشاندہی کر کے جہالت مٹاتے ہیں:

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن البدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ .))

''اس علم کو ہر جماعت سے آئندہ ایسے نیک ثقہ عادل لوگ حاصل کرینگے جو غلو کرنے والوں کی تحریف کو دُور کریں گے اور مبطلین لوگوں کے جھوٹ کا رَدّ کریں گے......اور جاہل لوگوں کی تاویلوں کی نفی کریں گے۔''

(سنن الکبریٰ للبیہقی، ج:۱۰، ص:۲۰۹، ومسند شامیین للطبرانی، ج:۱، ص:۳۴۴، ومجمع الزوائد، ج:۱، ص:۳۵۹، والبدایہ والنہایہ، ج:۶، ص:۲۵۶، سندہ صحیح)

دین سکھاتے ہیں:

اہل علم کی یہ صفت ہے کہ وہ قصے کہانیوں میں لوگوں کا وقت صرف نہیں کرتے، بلکہ مسائل بیان کر کے لوگوں کو دین سکھاتے ہیں کیونکہ دین سکھانا اللہ اور اس کے

رسول کی سنت ہے۔

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرہ: ۲۸۲)

"اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں (دین) سکھاتا ہے وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ ﴾

"وہ رحمٰن جس نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا، پھر اسے بیان سکھایا۔"

رسولِ کریم ﷺ بھی دین سکھاتے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

"اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ انھی کی جنس سے ان میں رسول مبعوث فرمایا جو ان کے سامنے احکام الٰہی تلاوت کرتا ہے اور انھیں کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے گمراہی میں مبتلا تھے۔"

انبیاء لوگوں کو احکامِ الٰہی سمجھاتے گئے چونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، ان کی یہ صفت ہے کہ وہ لوگوں کو بجائے من گھڑت کہانیوں کے مسائل بیان کرکے دین سمجھائیں۔

وعظ و تبلیغ بڑے حسن انداز میں کرتے ہیں:

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ (النحل: ۱۲۵)

"اے میرے نبی ﷺ! آپ لوگوں کو اپنے رب کی طرف بڑی دانائی

اور اچھی وعظ کے ذریعے بلائیں اور ان سے علمی مباحثہ کریں تو انتہائی شائستہ زبان میں۔"

حدیث:

((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً .))

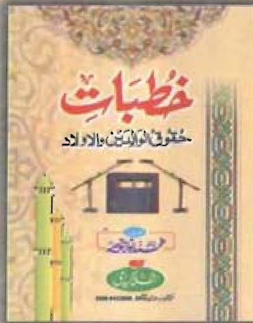
"میری طرف سے تمہارے پاس ایک حکم بھی پہنچے تو اُسے آگے پہنچاؤ۔"

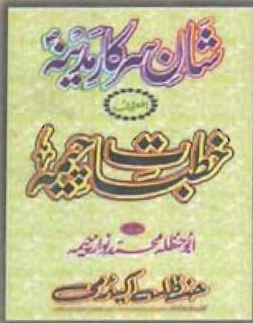
(بخاری، کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، نمبر: ۳۴۶۱)

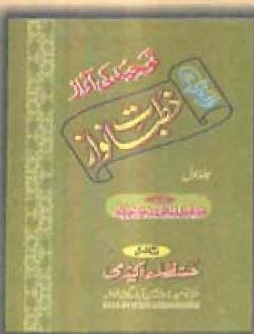
اللہ تعالیٰ ہمیں علماءِ حق کی صفاتِ عالیہ سے مستفید فرمائے اور ہمیں علماء کا احترام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

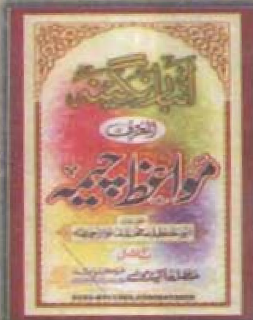
آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

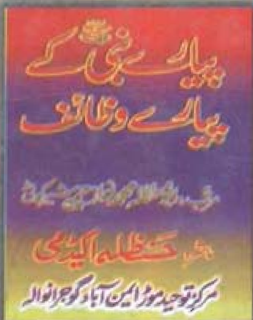
............*

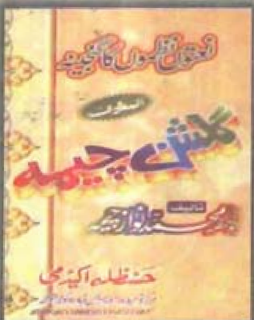


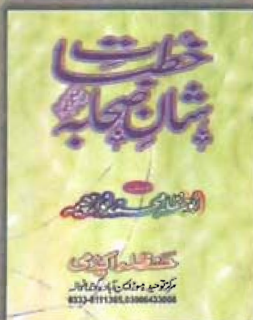


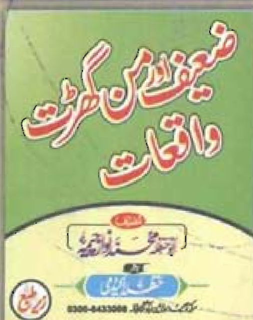


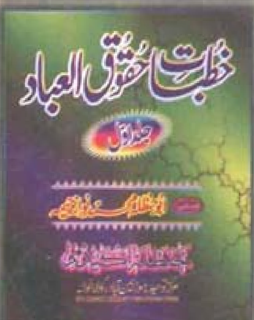


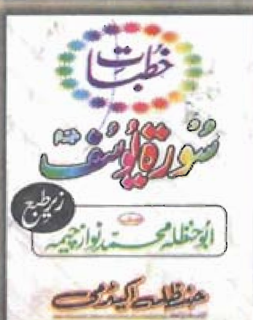


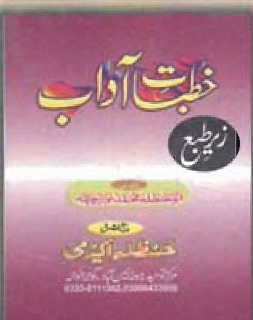


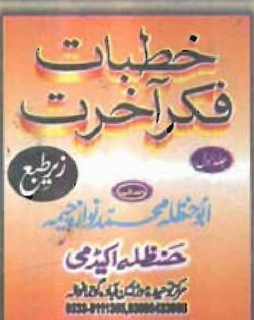












Printed & Designed By Saeed Art Lahore -0300-4553850